السلسلة الذهبیہ فی احوال اکابر نقشبندیہ المجددیہ

اعنی حصہ اول

مجموعہ حالات و مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی

حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

خلیفہ خاص حضرت خواجہ صفا کیشان خواجہ محمد باقی باللہ قدس سرہ

جسمین

آپکا نسب نامہ کیفیت ولادت صوری ـ حلیہ مبارک ـ تحصیل علوم ظاہری باطنی ـ حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت مین پہنچنا اور انکے فیض صحبت سے مشرف ہونا ـ سلطان نورالدین جہانگیر کے ساتھ مکالمہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا مناقشہ ـ تصنیفات کی فہرست ـ شان مجددیت کا اظہار ـ علماء دیار و امصار کی ارادت ـ آپکے فضائل و محامد کی تفصیل ـ مکاشفات کا ذکر ـ خوارق عادات و کرامات کا سلسلہ ـ عادات اور عبادات کا طریقہ ـ وصال یعنی وفات کا واقعہ مفصلاً مندرج ہے

مرتبہ

خاکسار محمد عبدالاحد عفی عنہ مدیر مطبع ہذا

مطبع مجتبائی واقع دہلی مین بہ حسن آرایش طبع ہوا

کاپی رائٹ محفوظ ہے

Marfat.com

اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویھدی الیہ من ینیب

بحمد اللہ والمنة کہ دیباچہ نسخہ نفیس تو امان گفتا مستطاب تذکرہ کمل اولیاے امت واقف اسرار سبحانی ماہر مقطعات قرآنی یعنی

مجموعہ حالات و مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی

حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہ

از تالیف بندۂ مستہام احقر انام محمد عبد الاحد عفا عنہ اللہ الصمد بماہ شعبان المعظم ۱۳۲۹ھ

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت شاہد لایزال کی حمد سے قلم زبان گنگ اور زبان قلم لال ہے۔ شبدیز فکر عرصۂ ثنا مین قدم رکھ سکے کیا مجال ہی بلبل بوستان اُس کی معرفت کا راگ گا رہا ہے اور سرو چمان انگشت شہادت اُٹھا کر اُسے وحدہٗ لاشریک لہٗ بتا رہا ہی۔ اُسکی قدرت کا انداز رنگ کی طرح پھولون سے عیان۔ اُس کی صنعت کا راز بو کی طرح گلون مین پنہان۔ ہر ورقِ گل مضمون توحید سے صفحۂ خط گلزار ہی اور ہر غنچۂ مطالب وحدت سے مخزن اسرار۔ نرگس دیدۂ دور بین سے اُسکے جمال جہان آرا کی نگران۔ اور سوسن بہزار زبان اُسکی حمد مین رطب اللسان۔ اور نعت جناب سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ و اصحابہ الطیبین الطاہرین۔ چھوٹا منھ بڑی بات۔ نہ ہاتھ کو تاب حرکت نہ کلک کو پائے ثبات۔ سچ تو یہ ہی کہ لالہ اُسکے روی گلگون کا تماشائی فی وجہ الرمان کے داغ فراق سے خونین کفن ہی اور سنبل گیسوی عنبر بو کی یاد مین پرشکن سبزہ صحن گلشن اُس سرو چمنستان محبوبی کے نشان قدم پر لوٹا جاتا ہی اور نسیم سحر کا سحر آفرین چلن اُس طوبیٰ بہشت خوبی کی دلکش رفتار کا پتہ بتاتا ہی علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات

امّا بعد ہیچمدان زبان خادم العلماء والفقراء **عبد الاحد** ابن مولوی سید غلام محمد حنفی عاملہ اللہ بلطفہ الخفی والجلی منتسبان سلسلۂ طریقت و سالکان بادیۂ معرفت کی خدمت مین عرض رسا ہی کہ حضرات ولایت دستگاہ یعنی اولیاء اللہ کے حالات موجب ترقی عرفان ہوا کرتے ہین اور باعث تجدید ایمان۔ عرفان کیا چیز ہی؟ خدا کی پہچان۔ اور حتی الامکان ادراک مضمون کل یوم ھو فی شان آئینہ ہستی مین اُسی ایک کا جلوہ پرتو فگن اور ظلمتکدۂ دہر پر وہی ایک آفتاب روشن ہی۔ ہر شئے مین اُسی کا نور ہی۔ اور استعداد ازلی کے مطابق کسی مین زیادہ۔ اور کسی مین ذرا ظہور۔ ذرہ ذرہ سے شعاع مہر ہویدا۔ اور قطرہ قطرہ سے دریا کی لہر پیدا ہے دل دانا و چشم بینا مین کرشمۂ قدرت آشکار۔ اور شکستہ دلون مین اُسکے آثار نمودار ؎

جو دیکھا باغ ہستی چشم بینا سے حقیقت مین + نشان بے نشان پیدا ہوا وحدت سے کثرت مین

حقیقت ہر طرف پرتو فگن ہر رنگ صنعت مین شجر مین شاخ مین غنچے مین برگ مین گل مین نکہت مین

اکثر مشہور بزرگون اور واجب التعظیم خانوادون کے ملفوظات و حالات طبع ہو چکے ہین اور بیشتر اہل دل و منشور معانی رشتہ تحریر مین پرو چکے ہین مگر سر خیل سلسلۂ ولایت و کرامت تا لمتعائ دفتر شریعت و طریقت الفانی بفنا ء اللہ والباقی ببقاء اللہ **امام ربانی حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی مجدد الف ثانی** کے یکجائی مجموعہ حالات کو مدت سے آنکھین ڈھونڈھ رہی تھین دل بیقرار تھا۔ تمنا آرزو مند تھی شوق طلبگار تھا۔ یہ کیون؟ اسلیے کہ یہان سے وہان تک گہری نظر سے دیکھ جائیے۔ من بعد خیر القرون کوئی مجدد صاحب جیسا متبع شریعت و متبع معرفت و حقیقت نظر آجائے تو ہمین دکھائیے۔ مجدد صاحب کے فیض باطن کو کوئی عدد فرض کیجیے تو ایک ہوگا جس سے بیشمار اعداد پیدا ہوتے ہین۔ اور ظاہری علوم کے ہر لفظ کو بار یک نکمہ جانیے تو نقطہ ہوگا جس سے ہزارون شکلین و خطوط ہویدا ہوتے ہین۔ آپ جامعیت ظاہر و باطن کی ہیئت مجموعی مین اسطرح جلوہ کنان ہین جسطرح جسم مین جان۔ اور کالبد مین روح روان۔ مکتوب شریف کے حرف حرف سے بحث و تحقیق نمایان ہین۔ اور لفظ لفظ مین خزانۂ حقیقت پنہان۔ گو آپ کے اجمالی حالات مکتوبات سے ظاہر ہوتے ہین مگر ہم نے تفصیلی نظر سے کتابین دیکھین ہین تاریخین ٹٹولی ہین اور معتبر ذریعون کو پیش نظر رکھکر یہ بیش بہا مجموعہ مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی رح بطور ارمغان احباب کی خدمت مین پیش کیا ہے حضرت موصوف کے تمام ضروری حالات کو حتی الامکان مفصل لکھدیا ہے۔ آپکا نسب نامہ کیفیت ولادت صوری۔ حلیۂ مبارک تحصیل علوم ظاہر و باطن کا حال۔ ابو الفضل اور فیضی کی ملاقات۔ اور حضرت خواجہ باقی باللہ کی خدمت مین پہونچنا۔ سلطان نور الدین جہانگیر کے ساتھ مکالمہ۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا مناقشہ۔ تصنیفات کی فہرست۔ شان مجددیت کا اظہار۔ عموماً علماء دیار و امصار اور خصوصاً مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی کی ارادت۔ آپکے فضائل و محامد کی تفصیل۔ مکاشفات کا ذکر۔ خوارق عادات و کرامات کا سلسلہ۔ عادات و عبادات کا طریقہ۔ وصال یعنی وفات کا واقعہ۔ اور ان باتون سے قطع نظر حضرت مجدد کا کوئی دلچسپ واقعہ ایسا نہین جو اس مجموعہ مین نہ ملے۔ اور آپکی سوانحعمری کا کوئی قابل یادداشت سانحہ ایسا نہین جو اس کتاب مین نظر نہ پڑے۔ یہ مجموعہ جو بہت عرق ریزی اور لاگت سے تیار کیا گیا ہے مشام جان تازہ کرنے کے لیے عطر مجموعہ کا حکم رکھتا ہے۔ آپ اسے ایک نظر دیکھ لین گے تو بیشک یہ کہتے ہین گے

اے در دل من است و دل من بدست او چون آئینہ بدست من و من در آئینہ

نسب نامۂ امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا سلسلہ نسب ۲۸ واسطون سے خلیفۂ دوم امیر المومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ تک اس طرح پہونچتا ہے کہ آپ کا اسم مبارک شیخ احمد فرزند شیخ عبد الاحد کے اور وہ شیخ زین العابدین کے اور وہ شیخ عبد الحی کے اور وہ شیخ محمد کے اور وہ شیخ حبیب اللہ کے اور وہ قطب الاقطاب غوث العالمین امام رفیع الدین کے اور وہ شیخ خواجہ نور الدین کے اور وہ خواجہ نصیر الدین کے اور وہ خواجہ سلیمان کے اور وہ شیخ یوسف کے اور وہ شیخ اسحاق کے اور وہ خواجہ عبد اللہ کے اور وہ شیخ شعیب کے اور وہ شیخ احمد کے اور وہ شیخ یوسف ثانی کے اور وہ شیخ سلطان شہاب الدین علی المعروف بہ فرخ شاہ کابلی فاروقی کے اور وہ خواجہ نصیر الدین ثانی کے اور وہ خواجہ محمود کے اور وہ خواجہ سلیمان ثانی کے اور وہ خواجہ مسعود کے اور وہ خواجہ عبد اللہ واعظ اصغر کے اور وہ خواجہ عبد اللہ واعظ اکبر کے اور وہ خواجہ ابو الفتح کے اور وہ خواجہ اسحاق کے اور وہ خواجہ ابراہیم کے اور وہ خواجہ ناصر الدین کے اور وہ حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے اور وہ سیدنا امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ۵

نسب کان علیہ من شمس الضحی ا نورا و من فلق الصباح عمود ا

ذکر اجداد حضرت مجدد و ذکر سلطان شہاب الدین المعروف بہ فرخ شاہ

آپ کے اجداد کبار مین سے بعد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے یہ دو بزرگوار یعنی حضرت سلطان شہاب الدین علی اور حضرت امام ہمام رفیع الدین قدس سرہما جملہ اولیاء کاملین سے ہین۔ حضرت سلطان شہاب الدین علی کا لقب فرخ شاہ ہے جو سلوک صوفیہ سے پہلے والی کابل رہے ہین۔ سلاطین غزنویہ سے پہلے اور سلطنت غزنویہ کی سلطنت کے زوال کے بعد آپ ہی کابل سے خروج کر کے کئی بار فوج کثیر کے ساتھ واسطے ترویج اسلام اور جہاد کفار اور توہین اصنام کے ہندوستان مین تشریف لائے ہین اور پھر بامراد بہت سا غنیمت کا مال لیکر دار السلطنت کابل کو مراجعت فرما ہوئے ہین آخر الامر ایسی عنایت الہی ہوئی کہ آپ کی توجہ سلوک طریقہ علیہ حضرات چشتیہ کی طرف مصروف ہوئی اور اس طریقہ عالیہ کے بزرگون سے مستفید ہو کر کمال کے درجہ کو پہونچے اور ایک عالم آپکے چشمۂ فیض سے سیراب و کامیاب ہوا۔ آپ کا نسب نامہ عارف اکبر حضرت شیخ فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ملتا ہے ترک سلطنت اور قبول فقر کے بعد کوہستان کابل مین آپنے سکونت اختیار کر لی اور تا مدت عمر وہین رہکر

Marfat.com

فیض رسانی خلق مین مشغول ہوئے اور انتقال کے بعد وہین دفن ہوئے۔ چنانچہ آج تک یہ موضع بدرہٗ فرخ شاہ معروف ومشہور ہے اور قبر مبارک زیارت گاہ خاص وعام ہے۔

ذکر امام نماز شاہ رفیع الدین رح حضرت مخدوم جہانیان جہاں گشت

اور امام نماز رفیع الدین رح جو حضرت مجدد درح کے جد ششم ہین جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ حضرت سید جلال بخاری رح سے جو مخدوم جہانیان جہان گشت سے ملقب ہین فیضیاب ہوکر نسبت خلافت اور شرف دامادی سے مشرف ہوئے۔ جب حضرت مخدوم بخارا سے کابل مین تشریف لائے تو امام رفیع الدین کو ساتھ لیکر ہندوستان کا قصد کیا تو آپ نے سرہند سے پانچ کوس کے فاصلہ ایک گانون ہی وہان قیام کیا تو وہ گانون والے آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپ دہلی تشریف لیے جاتے ہین ہماری طرف سے بادشاہ سے کہیئے گا کہ وہ آپ کا مرید ہی یہان جنگل بڑا وحشتناک ہے شیر۔ بھیڑیئے۔ درندے۔ موذی جانور بہت ہین لوگون کی آمد ورفت بہت کم ہے۔ سامانہ شہر جو یہان سے بہت دور ہی وہان تک مالگذاری کا روپیہ داخل کرنے مین ہمین بڑی دقت ہوتی ہی اور ہر وقت جان کا خوف لگا رہتا ہے اگر بادشاہ یہان کا انتظام کرکے ایک شہر بسا دے تو بہت ہی خوب ہو آپ نے اُنکی استدعا قبول کرلیا اور اُن کو اپنے ہمراہ لیکر راہی دار الخلافت ہوئے جب دلی دو منزل رہی تو سلطان فیروز شاہ خبر پاکر آپکے استقبال کو آیا۔ اور شرف ملازمت سے مشرف ہوا۔ حضرت مخدوم نے ان لوگون کو سلطان کے روبرو پیش کیا۔ اور ساری کیفیت بیان کی سلطان نے اپنی سعادت سمجھکر اُسے قبول کیا اور وہان شہر بسانے کا حکم دے دیا۔ اور خواجہ فتح اللہ کو جو امام رفیع الدین کا بھائی اور

سرہند مین شہر کی بنیاد اور حضرت بوعلی شاہ قلندر

بادشاہی مقرب تھا دو ہزار سوار سے وہان بھیجا گیا کہ وہان کا انصرام کرے چنانچہ خواجہ فتح اللہ نے اُس سرزمین پر پہونچکر قلعہ کی بنیاد ڈالی اور تعمیر شروع کرادی۔ مگر دن کو جتنا تعمیر ہوتا تھا شب کو سب گر جاتا تھا حیران ہوکر خواجہ فتح اللہ نے سلطان کو عرضی لکھی سلطان نے حضرت مخدوم سے عرض کیا حضرت مخدوم نے امام رفیع الدین کو فرمایا کہ تم جاؤ اور وہان کی کیفیت دریافت کرو اور اس کا عمدہ طور سے انتظام کرو جیسے تمہارا بھائی سلطان کیطرف سے مامور ہے تم ہماری طرف سے مامور ہوگے لو یہ ایک اینٹ لیجاؤ اسے ہماری طرف سے اپنے ہاتھ سے اُسکی بنیاد پر رکھنا۔ جب امام رفیع الدین وہان پہونچے تو اُنہون نے نسبت باطنی سے معلوم کیا کہ حضرت شیخ شرف الدین بوعلی قلندر کو نادانستگی سے بیگار مین پکڑ رکھا ہی اور اُنھون نے اپنے آپکو چھپا رکھا ہے کوئی اُنھین پہچانتا نہین

وہ غیرت باطنی سے ہر شب قلعہ کو منہدم کر دیتے ہیں۔ امام رفیع الدین انھیں پہچان کر ان کی خدمت میں گئے اور اپنے بھائی کی تقصیر کا عذر بیان کیا اور خطا معاف کرائی انہوں نے کہا اچھا میں تمہاری خاطر سے درگزر کرتا ہوں ورنہ قیامت تک اسکی آبادی نہونے دیتا۔ القصہ جب وہ قلعہ بن کر تیار ہوا تو سلطان نے حکم دیا چونکہ یہ قلعہ حضرت امام رفیع الدین رح کے تصرف سے تیار ہوا ہے لہذا وہ ہی اُس جگہ سکونت اختیار کریں اور وہاں کے محصولات کی جو کچھ آمدنی ہے فقرا پر صرف کیا کریں اس دن سے حضرات اسلاف مجددیہ کی سکونت شہر سرہند میں مقرر ہوئی۔ حضرت امام رفیع الدین تا آخر حیات وہیں سکونت پذیر رہے۔ اور بعد رحلت تربت شریف آپ کی شہر کے باہر بنائی گئی مگر اب قبر مبارک آپکی کثرت آبادی سے شہر کے اندر ہے۔

شہر سرہند میں حضرات اسلاف مجددیہ کی سکونت کی ابتدار

بعض حالات مخدوم حضرت شیخ عبدالاحد قادری چشتی والد ماجد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ اسرارہم

آپ[1] کا لقب مخدوم ہے شروع جوانی میں جبکہ آپ علوم ظاہری کی تحصیل کر رہے تھے یکایک راہ باطنی کا شوق دامن گیر ہوا اور اپنے آپ کو مطہر النفوس حضرت شیخ **عبد القدوس گنگوہی** رح کی خدمت میں پہنچایا اور شرف بیعت سے مشرف ہو کر اذکار و اشغال میں مشغول ہوئے جب آپ نے آستانہ شریف پر رہنے اور درویشوں کی مصاحبت کی درخواست کی تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ پہلے آدمی کو تحصیل علوم دین اور شریعت رسول الثقلین پر مستحکم ہونا چاہیے پھر اس راہ میں قدم دہرنا چاہیئے لہذا تم کو بھی چاہیئے کہ پہلے علوم دینی کی تکمیل کرو اور پھر یہاں آؤ کہ بے علم درویش کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ جب حضرت مخدوم نے یہ سُنا تو شیخ رح کی کبر سنی پر خیال کر کے عرض کیا کہ مجھے یہ خوف ہے کہ میں علوم دینی کے انصرام کے بعد اگر حاضر ہوا اور اس گرامی صحبت کو نہ پایا تو خالی ہی رہا اور اس نعمت عظمیٰ سے محروم چلا۔ تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ اگر مجھے نہ پاؤ گے تو میرے فرزند رکن الدین کو ضرور پاؤ گے اُن سے حاصل کرنا جس بات کے مجھ سے طالب ہو وہی بات اُن سے پاؤ گے۔ حسب الحکم حضرت شیخ۔ مخدوم صاحب تحصیل علم کے لیئے رخصت ہوئے۔ ابھی یہ تحصیل علم سے فارغ بھی نہ ہوئے تھے کہ حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرمائے ملک بقا ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پس حضرت مخدوم بعد فراغ اکتساب علوم و فنون و سیر و سیاحت بعض بلاد بحکم اشارت فیض بشارت شیخ

حضرت مخدوم کا شیخ عبدالقدوس گنگوہی کی خدمت میں پہونچنا اور انکا تحصیل علم کیلئے واپس بھیجنا

[1] اس بیان میں جہان کہیں مخدوم کا لفظ آئیگا اس سے آپ ہی کا اسم مبارک مراد ہوگا

Marfat.com

حضرت مخدوم شیخ رکن الدین کی خدمت میں آنا اور بتکمیل علوم باطنی سند تکمیل کا حاصل کرنا

علیہ الرحمہ شیخ رکن الدین قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنھوں نے بھی اپنے والد ماجد کی وصیت
کے موافق بعد ملاحظہ علوِ استعداد طریق شفقت و عنایت بیشتر فرمائی اور نظرات تربیت سے اُنکے
بارے میں کسیطرح مدریغ نہیں رکھا جب کہ آپ کی فیض صحبت سے بہرہ ور ہوئے تو خرقۂ خلافت
دو طریقہ مبارک قادری و چشتی قدس اسرارہما سے آپ کو پہنایا اور تلقین و تربیت طلاب کے لیئے ارشاد
فرمایا اور اجازت نامۂ عالی نہایت بلاغت معانی اور فصاحت الفاظ کے ساتھ تحریر فرمایا اور وہ نامۂ
گرامی یہ ہے جسے بجنسہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم بشری لقد انجز الاقبال ما وعدا ۔ وکوکب المجد من افق العلی صعدا

نسخہ اقبال نقل سند

بشری ترا کہ دولت دارین رو نمود انجاز وعدہ کرد و نقاب از رخ کشود
در آسمان رفعت شمسے بر آمدہ نورے ازان بتافتہ اندر جہان نمود

الحمد للہ الذی خلق الآدم علی صورتہ ۔ وکرمہ بخلافتہ ۔ واجری تلک النسبۃ
بین انبیائہ واولیائہ وقدم احسانہ علی منّہ واخر شکرہ علی نعمتہ و
ہو الاول والآخر ۔ والظاہر ۔ والباطن ۔ لا مؤخر لما قدم ۔ ولا مقدم
لما اخر ۔ ولا معلن لما ابطن ۔ ولا مخفی لما اظہر ۔ وسمت ہمم
اولیائہ عن الرکون الی الاکوان عارا واعتلقت الجنان بارافدارت
علیہم بکرۃ وعشیۃ کاس المحبۃ من کوثر محبوبہم دارا کلما جن علیہم
اللیل جعل قلوبہم من شوق لقاء الخلیل نارا ۔ وتفیض اعینہم
من الدمع مدرارا ۔ لیلا ونہارا ۔ ویشتغلون بذکرہ سرا وجہارا
ویتمتعون بمناجات المحبوب اعلانا واسرارا ۔ ویطوفون حول سرادقات
الوحدۃ افکارا ۔ لا یزال منہم فی کل زمان من یعرف فی وجہہ نضارۃ
العرفان وہو عطشان وحیران لہ فی فضاء العشق والولولۃ طیران
غایۃ مطلوبہ لقاء الرحمن ۔ ونہایۃ مقصودہ رضاء المنان
فینظر فی اقطار الارض آثارہ ویظہر فی الآفاق انوارہ لسانہ
ناطق بالحق وہو داع الی الرب للخلق لیخرجہم من الظلمات الی النور

Marfat.com

ويقربهم ويحببهم الى الله الغفور والصلوة والسلام على من هو خير خلقه واحبائه وخاتم انبيائه واصفيائه وهو رسول الرحمة وصاحب الشريعة الغراء والطريقة الزهراء والحقيقة البيضاء وعلى اله وخلفائه الاربعة و اصحابه الكرام البررة **اما بعد** فان الدعوة الى الله العلام من اوثق دعائم الاسلام والايمان واكرم مناهج العمل والاحسان على ما ورد فى الخبر عنه عليه الصلوة والسلام والذى نفس محمد بيده صلى الله عليه واله وسلم ان احب عباد الله الى الله الذين يحببون الله الى عباده ويحببون عباد الله الى الله ويمشون فى الارض بالوعظ والنصيحة كما قال الله تعالى قل هذه سبيلى ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعنى انما يكون برعاية اقواله وافعاله ثم ان الاخ الاعز الرضى والصاحب المرضى المتوجه الى رحمة رب العالمين المتوكل الى مالك يوم الدين اخانا العالم الشيخ عبد الاحد ابن زين العابدين لما صح قصده ولبس الخرقة منا وتفقه بالعلم واشتغل بالذكر والفكر شغلا كاملا اجزنا له اجازة بالباس الخرقة للطالبين كما اجاز لنا شيخنا ووالدنا شيخ الاسلام قطب الاقطاب الشيخ عبد القدوس قدس الله سره العزيز وهو من شيخه شيخ الاسلام الشيخ محمد عارف وهو من شيخه شيخ الاسلام الشيخ احمد عبد الحق وهو من شيخه الشيخ جلال الدين پانی پتی وهو من شيخه الشيخ شمس الدين ترك پانی پتی وهو من شيخه الشيخ علاء الدين على احمد صابر وهو من شيخه الشيخ فريد الحق والدين مسعود اجودهنی وهو من شيخه قطب الحق والملة والدين خواجه قطب الدين بختيار اوشی وهو من شيخه خواجه معين الدين سنجری وهو من شيخه الشيخ عثمان الهارونی وهو من شيخه ووالده سيد الساحات محی الدين ابی النصر وهو من شيخه ووالده سيد الحسب والنسب ابی صالح وهو من شيخه حاج شريف زندنی وهو من شيخه الشيخ مودود چشتی وهو من شيخه الشيخ

Marfat.com

ابو یوسف چشتی وهو من شیخه الشیخ ابی محمد الچشتی وهو من شیخه ابی اسحاق شامی
وهو من شیخه الشیخ علو الدینوری وهو من شیخه الشیخ هبیرة البصری و
هو من شیخه الشیخ سلطان البلخ ابراهیم الادهم وهو من شیخه الشیخ فضیل
بن عیاض وهو من شیخه الشیخ عبد الواحد ابن زید وهو من شیخه الشیخ
حسن البصری وهو من شیخه الشیخ امیر المؤمنین وامام المسلمین علی المرتضی
کرم الله وجهه وهو من حضرة الرسالة الرفیعة القدسیة محمد رسول الله
صلی الله تعالی علیه وآله وصحبه وسلم وهو من الله تعالی عز وجل وایضا
اجاز فالدامت برکاته وزیدت درجاته بالباس الخرقة المبارکة القادریة
المحمدیة لمن یطلبها ویراه اهلا ومستحقا لها کما اجازنا بالباس الخرقة
للطالبین استاذ علماء المشرق والمغرب علامة الوری علم الهدی
المحقق المدقق الکامل المکمل سید السادات امیر سید ابراهیم معین
الحسنی الحسینی الایرجی القادری وهو من شیخه الشیخ بهاء الدین الانصاری
الحسنی الحسینی القادری وهو من السید السند الشیخ احمد الحلبی القادری
وهو من شیخه ووالده سید السادات سید موسی القادری وهو من شیخه
ووالده سید عبد القادر وهو من شیخه ووالده سید السادات سید حسن
وهو من شیخه ووالده سید السادات محی الملة والدین ابی نصر وهو من شیخه
ووالده سید الحسب والنسب سید السادات ابی صالح وهو من والده
السید الجنید السند المستند عبد الرزاق وهو من والده سید السادات قبلة
ارباب الکرامات قطب الکونین غوث الثقلین محی الحق والشریعة والطریقة و
الحقیقة ابی محمد عبد القادر الحسنی الحسینی الجیلانی رضی الله تعالی عنه و
قدس الله سره وروحه وهو من شیخه الشیخ ابی سعید المخزومی وهو من شیخه شیخ
الاسلام ابی الحسن علی القرشی الهنکاری وهو من شیخه شیخ الاسلام ابی فرح
یوسف الطرطوسی وهو من شیخه شیخ الاسلام عبد الواحد بن عبد العزیز

التمیمی وھو من شیخہ شیخ الاسلام ابی بکر الشبلی وھو من شیخہ شیخ الاسلام سید الطائفۃ الصوفیۃ جنید البغدادی وھو من شیخہ شیخ الاسلام سری المفلس السقطی وھو من شیخہ شیخ الاسلام معروف الکرخی وھو من شیخہ شیخ الاسلام ابی سلیمان داؤد الطائی وھو من الامام علی موسی الرضا وھو من ابیہ الامام جعفر الصادق وھو من ابیہ الامام محمد الباقر وھو من ابیہ الامام السعید الشھید حسین وھو من ابیہ امام المسلمین وامیر المؤمنین اسد اللہ الغالب علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالی عنہ وعن اولادہ واحفادہ وانصارہ وھو من سید المرسلین امام المتقین خاتم النبیین المبعوث رحمۃ للعالمین محمد النبی الامی صلی اللہ تعالی علیہ وبارک علیہ والہ الطیبین الطاھرین ووصیتنا الدامت برکاتہ ان یشتغل بالعلوم الصوفیۃ واوراد المشائخ واعمالھم راعیا حقوق الشرع من الاصل والفرع ممتثلا لاوامر اللہ تعالی ومجتنبا لنواھیہ ومتادبا باداب الصوفیۃ حق الادب وان لا یتردد لارباب الدنیا واصحابھا وان لا یحضر فی مجلسھم لطلب الدنیا وان یحب اولاد الشیخ واقربائہ ویراعی حقوق ادابھم کما قال اللہ تعالی لحبیبہ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وان یشتغل باللہ اشتغالا ما طلا معرضا عن غیر اللہ کما قال اللہ تعالی لحبیبہ صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا زاھدا فی الدنیا راغبا الی العقبی ثابتا علی السعادۃ والسخاوۃ من غیر الالتفات الی رسوم اھل البطالۃ وان یجعل الوحدۃ والعزلۃ راس مالہ فانھا متمسک ارباب الصدق والصفا فان استطاع ان یستمر وقاتہ علی ملازمۃ بالخلوۃ فھو اولی واحری وان لم یتیسر لہ ذلک فیجعل لنفسہ نصیبا منھا وینبغی ان لا یکون سنۃ خالیۃ عن خلوۃ او خلوتین فان کان ھکذا فھذا العزیز نائب عن یدنا وبین الناس خلیفتنا فیرحم اللہ

من اکرمہ وعظم من اکرمناہ وعظمناہ واھان اللہ من اھانہ فاسئل اللہ العظیم المنان ان یکون الاخ المشار الیہ مرضیا عنداللہ ومحبوبا عندالناس اللھم بلغہ الی منتھی مطالب اھل الیقین واوصلہ الی اعلی درجات العارفین الکاملین المکملین بحرمۃ النبی والہ وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین من الفقیر الحقیر المجیز المرخص رکن الدین بن عبدالقدوس اسمعیل الحنفی کتبہ وحررہ فی سنۃ تسع وسبعین وتسعمائۃ والسلام علی من اتبع الھدیٰ

حضرت مخدوم نے کس کس بزرگ سے علم باطنی و دینی استفادہ کیا ہے

حضرت مخدوم اول تو مظہر النفوس حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رح سے مستفیض و مستفید ہوئے پھر بحکم اشارت فیض بشارت بعد تکمیل علوم دین حضرت شیخ رکن الدین فرزند دوم و خلیفہ اول حضرت شیخ عبدالقدوس قدس سرہما سے مستفید ہوئے اور بوجہ پیر بھائی ہونے کے حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رح کی ہم صحبت بھی رہے۔ اور زمان مجالست حضرت شیخ جلال رح ہی میں حضرت شاہ کمال کیتھلی رح سے بھی ملاقی ہوئے اور ان دونوں بزرگوں میں بہت ہی ربط و ضبط ہوا اور الفت و محبت حد درجہ کو بڑھ گئی یہان تلک کہ شاہ کمال مع عیال و اطفال حضرت مخدوم ہی کے مکان پر فروکش ہوتے اور دیر تک قیام پذیر رہتے اور پھر اپنے وطن کو مراجعت فرماتے خلاصہ یہ ہے کہ مجالست و مصاحبت شاہ کمال رح سے بہت سے فوائد آپ کو نصیب ہوئے اور عجیب و غریب معاملات اور خرق عادات اُن سے مشاہدہ فرمائے۔

حضرت مخدوم کا شاہ کمال کیتھلی سے ملاقی ہونا اور اُن سے استفادہ کرنا

تذکرہ حضرت شاہ کمال الکیتھلی رح

حضرت شاہ کمال باوجودیکہ اویسی تھے اور نسبت ظاہری حضرت شیخ فضیل رح سے رکھتے تھے مگر نو واسطہ سے شیخ الجن والانس قطب ربانی محبوب سبحانی حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تک اس تفصیل سے سلسلہ پہونچتا ہے کہ حضرت شیخ فضیل رح کو سید گدا رحمان ثانی سے ارادت تھی اور ان کو سید شمس الدین صحرائی سے اور ان کو سید عقیل سے اور اُن کو سید برہان الدین سے اور اُن کو سید عبدالوہاب سے اور ان کو سید شرف الدین سے اور اُن کو سید عبدالرزاق سے اور ان کو اپنے والد ماجد امام الفریقین غوث الثقلین رح سے حضرت شاہ کمال کی یہ حالت تھی کہ اکثر شوریدہ سر اور آشفتہ حال جنگلوں میں رہتے۔ جب انھیں کچھ کھانے کی حاجت ہوتی ایک شہر نمودار ہوتا اور اس شہر کے لوگ باعزاز و اکرام انھیں لیجاتے اور آپ کی دعوت کرتے۔ شب کو جب آپ کو غنودگی آتی تو صبح کو اس شہر کا نہ نام دیکھتے نہ نشان پاتے۔ حضرت مجدد رح

Marfat.com

فرماتے ہین کہ از روئے کشف یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت غوث الثقلین رح کے بعد مشائخ علیہ قادریہ رضی اللہ تعالی عنہم سے سوائے حضرت شیخ کمال کے کریم الطرفین بہت کم ہین عمر شریف شیخ کمال کی اسّی سے تجاوز کر گئی تھی کہ ۲۹ تاریخ جمادی الاخری ۹۸۱ھ کو راہی ملک بقا ہوئے مزار پرانوار آپ کا قصبہ کیتھل مین ہے پھر حضرت مخدوم سیر و سیاحت مین مشغول ہوئے اور بہت سے ملکون کی سیر کی اور بڑے بڑے بزرگون سے مستفید ہوئے حضرت مخدوم نے سیر و سیاحت مین یہ عہد کر لیا تھا کہ مین کسی جگہہ اپنی علمیت یا نسبت سے کچھ ظاہر نہ کرون گا بلکہ ہر جگہہ طالب ہی رہونگا۔ آپ بدعت سے کمال متنفر تھے جہان کہین بدعت کے آثار دیکھتے اُنکی صحبت ترک کر دیتے چنانچہ اثنا سفر مین بڑے بڑے علماء اور عرفاء سے ملاقات کی اور اُنکی فیض صحبت سے بہرہ یاب ہوئے اور شیخ اللہ داد کہ بڑے بزرگ اور معمر شخص تھے آنسے بھی ملاقی ہوئے اور ایک عرصہ تک اُنکے پاس رہے۔ پھر سید قوام علی کے ساتھ جونپور مین گرم صحبت رہے یہ بزرگ بھی بڑے صاحب سکر و وجد و سماع و خوارق ظاہرہ و کرامات باہرہ اور ذوالتوکل و التبتّل والانقطاع تھے اور خواجہ معین الدین سنجری رح کے سلسلہ مین شیخ بہاء الدین رح جونپوری کے مرید تھے کہ جو تین واسطے سے حضرت شیخ نصیر الدین محمود تک سلسلہ پہنچتا ہے حضرت مخدوم روایت کرتے ہین کہ حضرت سید قوام علی رح نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ حضور فرما رہے ہین کہ اے علی تو اپنے دروازے پر ڈھول تو بجاتا ہے اور خلق کی خبر نہین رکھتا تو اُنھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر کوئی اہل دل ہے تو وہ بھی آپکے ملک سے ہے اور موجود ہے تو وہ بھی آپکے ملک سے ہے ہیچ مین علی بیچارہ کون۔ فرمایا خلق کے لیئے دعا کر کہ حق تعالی کی جناب مین اُنکے لیے تیری دعا مقبول ہے سنہ ۹۵۰ ہجری مین انتقال فرمایا۔ غرضکہ حضرت مخدوم بہت سے بزرگان اہل معرفت سے مستفیض ہو کر اپنے وطن مین آئے۔ اور آخر عمر تک بلدۂ مبارک سرہند ہی مین رہے۔

ہمیشہ راتون کو گریہ و زاری اور طاعات و عبادات مین گذارتے اور دن مین ہمیشہ مستفیدان کتب معقول و منقول کو نہایت تحقیق و تدقیق سے درس دیتے کل علوم مین آپ علامۂ زمان تھے چنانچہ آپ سے زمانہ کے کل علماء و فضلاء سند شاگردی حاصل کرتے تھے اور آپکے سحاب فیض سے سیراب و شاداب ہوتے تھے۔ اور طالبان سلوک باطنی بھی آپکی خدمت کثیر البرکت سے کمال و اکمال کے درجون کو پہونچتے تھے اور کتب صوفیہ علیہ الرحمہ مثل تعرف عوارف المعارف۔ فصوص الحکم وغیرہ

حضرت مخدوم کا سیر و سیاحت اختیار کرنا

حضرت مخدوم کا بعد سیر و سیاحت و استفاضہ بزرگان وطن مین آنا اور طالبان علم باطنی کو درس دینا۔

Marfat.com

نہایت ذوق وشوق اور علو ہمت کے ساتھ درس دیتے تھے۔ اس لیئے بہت سے ارباب شوق اور اصحاب ذوق ان کتابون کی قراءۃ اور استماع کے لیئے دور دور سے آتے اور کامیاب ہوکر جاتے چنانچہ قدوۃ المشائخ جناب شیخ میرک جو لاہور مین گذرے ہین آپکے مجاز اور خاص شاگرد ہین۔ حضرت مخدوم کو اتباع سنت نبویہ علیہ الصلوۃ والتحیۃ کا کمال درجہ خیال تھا آپ کوئی سنت سنن عادیہ مین سے ترک نہ کرتے تھے یہانتک کہ آپ لنگی باندھتے اور نعلین ذو قبالین پہنتے اور تحقیق کرکے کل لباس مین آپکی متابعت کرتے۔ اور طاعات مسنونہ کے بعد دعوات ماثورہ اور بعض وظائف واوراد بعض مشائخ قدس اللہ اسرارہم کے بھی بجالاتے حضرت مجدد خود فرماتے ہین کہ عبادت نافلہ کی توفیق مجھے اپنے والد بزرگوار سے ہی حاصل ہوئی ہے چنانچہ اسکی تفصیل انشاءاللہ تعالیٰ بیان ہوگی۔ مولانا ہاشم قدس سرہٗ اپنی کتاب مین تحریر فرماتے ہین کہ ایک دن آپکے صادق مخلصون مین سے آپ کے حجرے مین آیا تو حضرت مخدوم کو ایسا مقتول اور مقطوع الاجزا پایا کہ سارے اعضاء شریفہ سر کے پاس کٹے پڑے ہین وہ شخص یہ حالت دیکھکر سمجھا کہ کسی دشمن نے آپ کو قتل کیا وہ روتا پیٹتا چلاتا خاک سر پر ڈالتا ہوا باہر آیا اور لوگون کو اس حال سے آگاہ کیا جب یہ اور ایک اور شخص دونون آپکے حجرے مین آئے تو حضرت مخدوم کو سالم وزندہ اور مراقب پایا حیران ہوکر روتے ہوئے آپکے قدمون مین سر دیکر کہنے لگے کہ حضور اس حال سے ہم کو بھی آگاہ فرمایئے کہ یہ کیا معاملہ تھا آپ نے فرمایا جب تک میری حیات مستعار باقی ہے اس راز کو افشا نہ کرنا اور یہ ایک ایسا راز ہے کہ بیان نہین کیا جا سکتا جب لوگ آپکے بہت ہی سر ہوئے تو آپ مولانا روم کے یہ اشعار زبان پر لائے

دشمن خویشیم اے یاران کہ مارا می کشد — غرق دریائیم مارا موج دریا می کشد
نیست عزرائیل را بر عاشقان او رہے — عاشقان دوست را ہم عشق وسودا می کشد
تشنگان نعرہ زنان یَا لَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ — خفیہ صد جان می دہد دلدار پیدا می کشد
بس کنم من چون بگویم سر قتل عاشقان — زانکہ منکر خویش را از خشم وصفرا می کشد

جب کہ زبان قلم آپ کی شہادت کبریٰ سے گویا ہوئی تو اب یہ موقع ہے کہ آپ کی موت صغریٰ کا بیان بھی کیا جائے چنانچہ جب آپکی اسّی برس کی عمر ہوئی تو آپکے نفس نفیس نے یہ نداسنی کہ ارجعی بس آپنے قبول کی اور سنہ ۱۰۰۷ مین رحلت فرمائے جانب رفیق اعلیٰ ہوئے اور شہر سرہند کے باہر جانب

حضرت مخدوم کو اتباع سنت کمال درجہ تھا۔

کمالات حضرت مخدوم۔

وفات حضرت مخدوم سنہ ۱۰۰۷

Marfat.com

شمال مدفون ہوئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ تاریخ وصال آپکی اس رباعی سے ظاہر ہوتی ہے **رباعی**

آن شیخ کہ بود اعلم اندر فن — جانش گہر سر ازل را معدن
چون شیخ زمانہ بود در علم و عمل — تاریخ وصال آن بگو شیخ زمن

حضرت مخدوم صاحب کے سات صاحبزادے تھے۔ چوتھے صاحبزادے حضرت مجدد تھے چنانچہ مراتب حساب مین چوتھا مرتبہ۔ الف یعنی ہزار کا ہی تو حضرت مجدد الف ہوئے اور چونکہ آفتاب سب ستارون سے انور و اعظم ہے اور اُس کا مقام فلک رابع ہے لہذا حضرت بھی مثل شمس بین النجوم آفتاب فلک ولایت ہین سب صاحبزادے حضرت مخدوم کے فاضل اور صالح اور بانسبت ہوئے ہین چنانچہ ایک اُن مین سے حضرت شیخ **شاہ محمد** ہین جو کہ انھون نے علم ظاہری اور نسبت باطنی اپنے والد حضرت مخدوم سے حاصل کی حضرت مجدد خود فرماتے ہین کہ مین نے اپنے والد کی زبانی بارہا سُنا کہ حضرت فرماتے تھے شاہ محمد قال و حال مین ہمارا تلمیذ رشید ہے۔ افسوس کہ حضرت مخدوم ہی کے سامنے آپ رحلت فرمائے ملک بقا ہوے رحمہ اللّٰہ سبحانہ رحمۃ واسعۃ۔ حضرت مجدد فرماتے ہین کہ مین احتضار موت کے وقت حاضر تھا کہ یکایک بھائی شاہ محمد نے تبسم کیا مین نے سبب پوچھا کہا حقیقت محمدی علیہ و علی آلہ الصلوۃ والسلام مجھپر منکشف ہوئی ہے اور مین اُسکے مشاہدے مین ہون الحمد للّٰہ علی احسانہ۔ اور حضرت مخدوم کے صاحبزادون مین سے ایک **محمد مسعود** ہین کہ جنہون نے ذکر کی تلقین حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللّٰہ سے پائی تھی اور آپ ہی کی برکات نظر کیمیا اثر سے مراتب حالات و مکاشفات کو پہونچے تھے چنانچہ اس فقرے سے ظاہر ہے جو کہ حضرت خواجہ قدس سرہ نے ایک عنایت نامہ مخدوم زادہ بزرگ خواجہ **محمد صادق** علیہ الرحمہ کو تحریر فرمایا تھا اُسی مین دو نصیحتین شیخ **محمد مسعود** کو بھی تحریر فرمائی تھین اور وہ فقرہ یہ ہے۔

مولانا محمد مسعود۔ از کشف قبور اعتباری نگیرد کشف صوریہ محل خطا و لغزش است سعی کند کہ حضور مع اللہ ظہور یابد و دوام پذیرد۔ ہر چند کہ عالم صاف شدہ باشد و معنے نور است نیز از نظر بصیرت اسقاط یافتہ در کار و سعی باشد کہ جذبہ و حضور ایشان دیگر است در ان مواطن از ما سوی نامے و نشانے نیست گاہے بالکلیۃ و اکثر بالاصالۃ بوجہی ست از شش جہت معرا گاہے فوق بجہت تحصیص بینی کہ عرش مجید راست در وہم می آید و گاہے ہمہ جہات

حضرت مخدوم کے صاحبزادونکا حال

حضرت مخدوم کے صاحبزادے ... مسعود حضرت خواجہ باقی باللہ کے مرید تھے

... صالح حضرت خواجہ باقی باللہ رح

... مسعود برادر ... بعد

را فرو می گیرد معنے وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَائِہِمْ مُّحِیْطٌ بظہور میرسد و اگر صور معنویہ و اشکال صوتیہ محو شدہ اند و ہمچو سراب و خیال بی اعتبار افتادہ و ہمین وقت نزود دریافت صور خیالیہ ہو الاول و الآخر درمیان می آید و اگر در وقت فرو گرفتن آن توجہ ہمہ جہات را یا اکثر را صور و اشکال بالکلیہ محو شود و صفائی اتم بظہور رسد و معنے لیس فی الدار غیرہ دیاری در جلوہ آید بہوش باید بود کہ کسوت معنویہ درمیان ست لا اقل صنعۃ حیوتہ و ہستی اکنون یک دقیقہ دیگر بشناسند کہ در وقت ظہور وَاللّٰہُ مِنْ وَّرَائِہِمْ مُّحِیْطٌ میتواند بود کہ ہمچنین کسوتے درمیان باشد و می تواند بود کہ بالکلیہ نظر محبتش مجرد شدہ باشد بارے حقیقۃ مقصود دریافت و ادراک نمی آید آنجا عشق و محبت ست و تصفیہ نیز از ماسوائے الی آخر المکتوب الشریف

حضرت مجدد کے اور صاحبزادے اپنے بھائی حضرت مجدد سے مستفید

اور حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کا ذکر تو بالتفصیل اس کتاب مین بیان ہی ہوگا۔ باقی اور صاحبزادے جو حضرت مجددؒ سے چھوٹے ہین وہ خود حضرت مجدد ہی کی خدمت مین رہے ہین۔ اور آپکی نظر عنایات سے بہرہ ور ہوئے ہین۔ ان مین سے ایک شیخ غلام محمدؒ اور دوسرے شیخ مودود ہین انکے نام کے اکثر مکاتیب مکتوبات قدسی آیات مین متعدد ہین از انجملہ یہ ایک مکتوب ہے جو حضرت مجددؒ نے اپنے بھائی شیخ مودود کو اسوقت لکھا تھا جب کہ وہ حصول اسباب دینویہ مین مشغول تھے۔

حضرت مجدد کا مکتوب اپنے بھائی شیخ مودود کے نام در ترک طلب دنیای دنیہ

اے برادر وفقنا اللہ سبحانہ و ایاک۔ فرصۃ حیات بسیار قلیل است و عذاب ابدی متفرع بران حیف باشد کہ کسے این فرصت را در تحصیل امور لاطائل صرف نماید و ملتزم آلام مخلد گردد اے برادر مردم از اطراف و جوانب در رنگ مور و ملخ مے ریزند و شما قدر دولت خانگی را ناشناختہ۔ در طلب دنیای دنیہ بذوق می دوید و بشوق خواہان حصول آذا ید الحیاء شعبۃ من الایمان۔ حدیث نبوی ست علیہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا۔ اے برادر این نوع اجتماع اہل اللہ و این قسم جمعیت للہ فی اللہ کہ امروز در سرہند میسر است اگر گرد عالم گردید معلوم است کہ عشر عشیر این دولت بیدار آرید و شما ازان ماجرا حاصل کنید و شما این چنین دولت را مفت از دست دادید و از جواہر نفیس نجور و مویز در رنگ طفلان اکتفا نمودید ع شربت یا دا ہزار شربت یاد باد اے برادر تا وقت دیگر شاید فرصت نہ دہند و اگر دہند این اجتماع بر پا نگذارند آن زمان علاج چیست و تدارک آن بچہ بود

Marfat.com

تلافی بہ چیز حاصل آید غلط کردہ اید وخطا فہمیدہ اید بلقمہائے چرب وشیرین مفتون نشوید وبلباسہای نفیس ومزیب غریب نخورید کہ نتائج آن غیر از حسرت وندامت چہ در دنیا و چہ در آخرت ہیچ نیست بواسطہ رضا طلبی اہل وعیال خود را در ہلاک انداختن واختیار عذاب اُخروی نمودن از عقل و دوراندیشی دور ست حق سبحانہ وتعالیٰ عقل دہاد و تنبہ کناد اے برادر در دنیا کہ در بیوفائی مثل ست واہل دنیا کہ در دناءت وخست مشہور حیف باشد کہ کسے عمر گرامی خود را درپئے بے وفا وخسیس صرف نماید وما علی الرسول الا البلاغ۔

ولادت صوری قطب ربانی حضرت شیخ مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

منقول ہے کہ حضرت مخدوم علیہ الرحمۃ یعنے آپ کے والد ہمیشہ انقطاع اور سیر وسیاحت ہی میں رہا کرتے تھے اور اکثر مسافرت وغربت ہی مین بسر کرتے تھے جیسا کہ اس کا ذکر کسی قدر پہلے آچکا ہے غرضکہ حضرت مخدوم سیاحت کرتے ہوئے تھوڑے دنوں سکندرہ مین کہ جو قریب پانادہ کے ہے بطریق نشر علوم شرعی واداے عبادات سنیہ اقامت پذیر ہوئے چونکہ انوار صلاح اور آثار معرفت و ذکا آپ کی پیشانی مبارک سے ہویدا تھے۔ ایک دن ایک عورت جو نہایت صالحہ اور خدا طلبی مین مشہور تھی اور اُس شہر کے اشرافون مین سے تھی صاحب برکات احمدیہ لکھتے ہین کہ وہ قوم افاغنہ سے تھی اُسنے اپنی فراست صادقہ سے کہ بحکم اِتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى متصف تھی آپکے احوال کو دریافت کیا اور آکر عرض کیا کہ میری ایک چھوٹی بہن ہے کہ جو نہایت عصمت وعفت کے ساتھ خاص میری ہی زیر تربیت ہے مین چاہتی ہون کہ آپ کے ساتھ اُس کا عقد کر دون لہذا امیدوار ہون کہ میری یہ التماس قبول فرمائی جائے۔ چونکہ حلاوت تفرید اور ذوق تجرید آپ کے باطن عالی پر چھائی ہوئی تھی فی الحال آپ نے فرمادیا کہ مجھے منظور نہین اور غور کیا چونکہ اُس صالحہ عورت نے بہت ہی التماس کی اور تقدیر ورضائے الٰہی بھی اُسی کے موافق تھی چار و ناچار آپ کو قبول ہی کرنا پڑا اور عقد ہوگیا چنانچہ چند مدت آپ وہان رہے حق تعالےٰ نے اُس صالحہ عورت کی نیک نیتی کی برکت سے آپ کو ایسا فرزند عنایت فرمایا کہ مجدد وقت ہوا اور یہ قصہ بعینہ ایسا ہوا کہ حضرت ثابت والد امام ابوحنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کا کہ اتقیاء کوفہ کے بزرگون مین سے ایک بزرگ نے آپکی کثرت ورع وتقوی پر خیال کرکے اپنی بیٹی سے عقد کر دیا تھا او

حضرت مخدوم کا نکاح ہونا

Marfat.com

حق تعالیٰ نے اس صالحہ کے بطن سے امام الائمہ سراج الامۃ نعمان بن ثابت ابی حنیفہ کوفی کو پیدا کیا۔

حضرت شیخ احمد کا پیدا ہونا۔

ولادت حضرت مجددؒ کی سنہ ۹۷۱ ہجری شہر سرہند میں واقع ہوئی لفظ خاشع (۹۷۱) سے سال سعادت اقبال آپکا ہویدا ہوتا ہے۔ ایام طفولیت میں جو کوئی آپ کو دیکھتا بیساختہ آیہ یکاد زیتہا یضیئ ولو لم تمسسہ نار زبان پر لاتا۔ اور حضرت شاہ کمال قادری کہ جن کا ذکر کسی قدر پہلے گذر چکا ہے بہت ہی توجہ فرماتے

حضرت مخدوم کا اپنے فرزند دلبند حضرت شیخ احمد کو شاہ کمال کے پاس لانا اور ان کا توجہ فرمانا۔

ایک دن حضرت مخدوم آپ کو گود میں لیکر حضرت شاہ کمال کے پاس لائے کہ وہ اُن دنوں میں حضرت مخدوم ہی کے ہاں مہمان آئے ہوئے تھے کہ حضرت انکی طرف دعا والتفات فرمائیے شاہ صاحب نے آپ کو گود میں لیا اور اپنی انگشت مبارک آپکے منہ میں دی آپنے خوب اُسے چوسا تو شاہ صاحب فرمانے لگے کہ بابا بس کرو اتنا ہی کافی ہے ذرا سا ہماری اولاد کے لیئے بھی چھوڑو کہ تم نے ہماری نسبت ساری کی کھینچ لی قدرے قلیل ہی ہماری اولاد کے لیئے بھی چھوڑی ہے۔ پھر شاہ صاحب نے حضرت مخدوم سے کہا کہ یہ تمہارا بچہ بڑا ہی متشرع اور متبع سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ ہوگا اور مولانا بدرالدین صاحب حضرات القدس میں تحریر فرماتے ہیں کہ آپکا رنگ گندم گون مائل بہ سفیدی تھا۔ کشادہ پیشانی تھے آپکی

حلیہ مبارک حضرت شیخ احمد

پیشانی اور رخسار مبارک سے ایسا نور چمکتا تھا کہ دیکھنے والوں کی آنکھیں چندھیا جاتی تھیں کشادہ ابرو مثل قوس منحنی دراز و سیاہ و باریک آنکھیں سیاہ اور بڑی اور کشادہ اور سفیدی نہایت صاف و شفاف بینی مبارک نہایت بلند و باریک۔ اور ہونٹ آپکے سرخ پتلے دندان مبارک آپس میں ملے ہوئے اور گنجان اور چمکتے ہوئے مثل لعل بدخشان اور سارا جسم آپ کا نازک میل کچیل سے بالکل پاک و صاف رہتا کبھی آپکے پسینے سے بو نہ آتی جیسی کہ گرمیوں میں آنے لگتی ہے۔ غرضکہ آپکا حسن حسن یوسفؑ یاد دلاتا تھا اور وجاہت آپکی وجاہت خلیل سے خبر دیتی تھی جو آپکو دیکھتا تھا ما ھذا بشرا ان ھذا الا ملک کریم زبان پر لاتا۔ الخ صاحب **برکات احمدیہ** لکھتے ہیں کہ حالت طفلی میں ایک

حضرت شیخ کا بیمار ہونا اور شاہ کمال کا تسلی دینا اور کلمات بشارت آیات فرمانا۔

دفعہ آپ ایسے بیمار ہوئے کہ بہت ہی ضعف لاحق ہوگیا اور آپکے والد گھبرا کر حضرت شاہ کمال کی خدمت میں لائے شاہ صاحب نے نہایت جذبہ و شورش کے ساتھ زبان مبارک سے فرمایا کہ خاطر جمع دارید کہ این طفل عمر دراز خواہد یافت و عالم عامل و عارف کامل خواہد شد و مثل من و تو از دامن این بسیار خواہند بر آمد اکثر حضرت شاہ صاحب آپکے والد بزرگوار سے آپکے حق میں کلمات بشارت آیات فرمایا کرتے تھے حضرت کی عمر سات برس کی تھی کہ شاہ کمال نے اس جہان سے انتقال فرمایا حضرت کے

Marfat.com

شاہ صاحب کا حلیہ خوب یاد تھا اور جس جگہہ آپکے والد بزرگوار شاہ صاحب کے ساتھ مجلس رکھتے تھے وہ بھی خوب یاد تھا غرضکہ جب آپ مکتب مین بیٹھے چند ہی روز مین آپنے کلام مجید حفظ کرلیا پھر اپنے والد کے پاس تحصیل علوم مین مشغول ہوئے اور چند ہی روز مین حضرت مخدوم کی توجہ سے ایسی فتح اور کشادگی حاصل کی کہ آپ بڑے بڑے دقیق مسائل کو پانی کی طرح حل کر دیا کرتے اور جہان کہین دقیق عبارت ہوتی تو آپ اُسے بہایت فصاحت اور کشادگی کے ساتھ حل کر کے حاشیہ پر تحریر فرمادیتے اکثر علوم تو آپنے اپنے والد بزرگوار حضرت مخدوم ہی سے پڑھے ہین اور بعض اُس زمانہ کے علماء کبار سے بھی حاصل کیئے ہین اور سیالکوٹ پہونچکر **مولانا ای محقق کمال کشمیری** رح سے بھی (کہ جو بڑے متبحر شخص تھے) بعض کتب مشکلہ مثل عضدی وغیرہ کے تحصیل کی ہی۔ اور حدیث کی بعض کتابین **شیخ یعقوب کشمیری** علیہ الرحمۃ سے پڑھی ہین اور یہ شیخ یعقوب شیخ معظم وقطب مکرم **شیخ حسین** خوارزمی کبروی قدس سرہ کے بڑے خلفاء مین سے تھے جنہون نے مدتون حرمین شریفین (زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً) مین رہ کر وہان کے بڑے بڑے محدثین سے حدیثون کی تصحیح کی تھی اور تفسیر واحدی مع جمیع مؤلفات صاحب تفسیر مثل وسیط بسیط۔ اسباب نزول تفسیر بیضاوی مع جمیع مصنفات قاضی بیضاوی مثل منہاج الوصول۔ غایۃ القصوی وغیرہما اور صحیح بخاری مع جمیع مؤلفات صاحب صحیح مثل ثلاثیات۔ ادب المفرد۔ افعال العباد۔ تاریخ وغیر ذلک مشکوۃ ترمذی۔ وشمائل ترمذی وجامع صغیر سیوطی وقصیدہ بردہ شیخ سعید بوصیری اور حدیث مسلسل جو عنقریب مع اسناد بیان کی جاتی ہے یہ سب کتابین عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی رحمہ اللہ سے پڑہی ہین اور قاضی بہلول کو اجازت کتب مذکورالصدر مع حدیث مسلسل شیخ معظم عبدالرحمن ابن فہد سے ہے کہ وہ اور اُنکے آبا اجداد بڑے بڑے محدثین مین سے ہین اور اُن کا گھرانا ہی بیت الحدیث تھا۔

ہم یہان پر بخوف تطویل صرف اسناد اجازت مشکوۃ اور سند حدیث مسلسل ہی پر اکتفا کر کے درج ذیل کرتے ہین اما الحدیث المسلسل بالاولیۃ قال الشیخ عبدالرحمن بن فہد سمعتہ من لفظ سیدی والدی عبدالقادر بن عبدالعزیز بن فہد وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنی جدی الحافظ الرحلۃ تقی الدین محمد بن فہد الہاشمی العلوی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنی بہ جمع من المشائخ الاعلام اجلہم العلامہ

حضرت شیخ احمد رح کا مکتب مین بیٹھنا اور بعد حفظ کلام مجید اپنے والد بزرگوار سے تحصیل تمام کرنی۔

حضرت شیخ کے دیگر اساتذہ کے نام

حضرت شیخ رح کا عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی رح سے سند تکمیل کا حاصل کرنا۔

Marfat.com

برهان الدین الابناسی سماعا من لفظہ قال قاضی القضات ابو حامد المطری بقرائتی علیہ بالحرم الشریف المکہ - وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال اخبرنا بہ الخطیب صدر الدین ابو الفتح محمد بن المیرومی قال الابناسی وھو اول حدیث سمعتہ منہ وقال المطری وھو اول حدیث رویتہ عنہ قال اخبرنا بہ النجیب نجیب الدین عبد اللطیف الحرانی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال اخبرنا بہ الحافظ ابو الفرج ابن جوزی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال اخبرنا بہ ابو سعد اسمعیل بن ابی صالح النیسابوری وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال اخبرنا ابو صالح احمد بن عبد الملک المؤذن وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنا بہ ابو طاھر محمد بن محمد الزیادی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنا بہ ابو حامد احمد البزاز وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنا بہ عبد الرحمن بن بشیر ابن الحکیم العبدی وھو اول حدیث سمعتہ منہ قال حدثنا بہ سفیان بن عیینہ وھو اول حدیث سمعتہ من سفیان عن عمرو بن دینار عن ابی قابوس مولی عبد اللہ بن عمرو بن العاص عن عبد اللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الراحمون یرحمھم الرحمن تبارک وتعالی ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء ۔ مشکوٰۃ شریف کی یہ اسناد ہو کہ حضرت مجدد رح سے تا شیخ عز الدین ابن فہد تو وہی سند ہے جو اوپر حدیث میں گذری مگر شیخ عز الدین ابن فہد مشکوٰۃ شریف میں شیخ تقی الدین بن فہد الہاشمی سے اجازت رکھتے ہیں اور شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ سے بھی قال الشیخ تقی الدین اخبرنا بہ حاکیا الشیخ شرف الدین عبد الکریم الجزلی قال اخبرنا بہ العلامہ امام الدین علی بن مبارک شاہ الصدیقی الساوجی عرف بخواجہ وقال شیخ الاسلام ابن حجر اخبرنا بہ العلامۃ البغوی قاضی الاقضیہ المجد بن محمد بن یعقوب الفیروز آبادی الشیرازی الصدیقی الشافعی قال اخبرنا بہ الحافظ جلال الدین حسین والحجۃ الھمام شمس الدین محمد المقدسی قال والصدیقی الساوجی اخبرنا بہ مؤلفہ ناصر السنۃ ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الخطیب قال الساوجی قراءۃ واجازۃ وقال الاخران اذنا اس اجازت کے لینے کے بعد حضرت فرمانے لگے کہ مجھے ایسا محسوس

الحکم

ہونے لگا کہ گویا مِن محدثین کے طبقے مین داخل ہوگیا الغرض جب حضرت استفادہ علوم معقول و منقول اور فروع و اصول سے فارغ ہوئے تو مسند افادہ پر جلوہ آرا ہوئے۔ مدتوں طالبان علوم کو اپنی برکات سے بہرہ ور فرمایا۔ اور بعض رسائل بزبان عربی و فارسی مین نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ تصنیف فرمائے جن کا بیان آگے آئیگا۔ اُن مین سے ایک رسالہ تہلیلیہ ہے جو رد شیعہ مین آپ نے لکھا ہے اور یہ کتاب اُن دنون مین لکھی گئی ہے جب کہ آپ شہر سرہند سے بطریق سیاحت مقام اکبرآباد عرف آگرہ تشریف لائے تھے چونکہ اُس شہر مین ارباب شیعہ کا بہت زور تھا اور اکثر وہی لوگ صاحب حشمت و جاہ اور بادشاہی مقرب تھے اور اکثر سلطان بھی اُن ہی لوگون کے بہکاوے سکھاوے مین تھا ابوالفضل چونکہ اُس زمانے مین صاحب فضل و کمال اور مقرب سلطانی تھا اس لئے بضرورت لازمہ اکثر فضلا کو بھی اُسکے پاس آنے جانے کی ضرورت رہا کرتی تھی حضرت جب آگرہ مین تشریف لائے تو آپکے علم و فضل کا چرچا ہوا فیضی و ابوالفضل نے بھی چاہا کہ ہمارے مکان پر تشریف لائین مگر آپنے توجہ نہ کی چونکہ وہ خود اہل علم اور علم دوست تھے خود ہی آئے اور آپ کو اپنے ہان لے گئے اور تین روز تک مہمان رکھا اور نہایت اخلاص سے پیش آئے پھر آپ اپنے مقام ورود پر تشریف لے آئے آیندہ ملاقات کا سلسلہ اس طرح قائم ہوا کہ کبھی وہ آپکے مکان پر آتے اور کبھی آپ اُن کے مکان پر تشریف لیجاتے ایک دن کا ذکر ہے کہ شیخ ابوالفضل نے فلسفہ اور اہل فلاسفہ کی اس درجہ تعریف کی کہ جس سے علماء دین کی توہین عائد ہوئی۔ آپ جوش اسلام سے اُن کلمات کا تحمل نہ لا سکے اور فرمانے لگے کہ حضرت حجۃ الاسلام امام غزالی رحمہ اللہ نے اپنے رسالہ منقذ عن الضلال مین صاف لکھ دیا ہے کہ فلاسفہ جن علوم کا اپنے آپ کو واضع سمجھتے ہین وہ سب پچھلے انبیاء کی کتابون اور اُنکے کلام سے سرقہ کیے ہوئے ہین نہ وہ خود واضع اور نہ اُن کے وضع کیے ہوئے۔ اور جو اُنکی طبع زاد ہین مثلاً ریاضی وغیرہ سو وہ دین کے کس کام کی۔ ابوالفضل یہ سُنکر نہایت متغیر ہوا اور تاؤ پیچ کھا کر کہنے لگا کہ غزالی نے نامعقول کہا حضرت خود ان کلمات کو سُن کر متغیر ہوگئے اور مجلس سے کھڑے ہوگئے اور فرمانے لگے کہ اگر اہل علم کی صحبت کا ذوق رکھتے ہو تو ایسے کلمات سے زبان کو روکو یہ کہکر آپ چلے آئے اور پھر اُن کے مکان پر نہ گئے آخر اُنھون نے آدمی بھیجکر معذرت چاہی اور بُلایا۔ ایسے ہی ایک دن آپ فیضی کے مکان پر گئے تو وہ تفسیر بے نقطہ لکھ رہا تھا آپ کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہنے

حضرت شیخ رح کا مسند افادہ پر بیٹھنا اور طلبا کا درس دینا

حضرت شیخ کا رد روافض مین رسالہ لکھنا

حضرت شیخ کا آگرہ پہونچنا اور فیضی اور ابوالفضل سے ملاقات ہونا

حضرت شیخ کا فیضی کو تفسیر بے نقطہ مین مدد دینا

Marfat.com

لگا آپ خوب موقع پر آئے مین یہان اس وقت مین گرفتار ہون کہ اس مضمون کو غیر معجمہ حروف مین تادیل نہین کر سکتا۔ بڑی دیر سے دماغ سوزی کر رہا ہون مگر حسب دلخواہ عبارت نہین بن سکتی حضرت کو باوجودیکہ ایسی بے نقط عبارت لکھنے کی عادت نہ تھی مگر اُس مقام کو آپنے نہایت فصاحت و بلاغت سے تحریر فرمایا کہ فیضی حیرت مین آگیا پھر آپ اکثر مدد دیتے رہے۔ نقل ہے کہ عید فطر کے روز آپ ابوالفضل کے مکان پر تشریف لے گئے۔ انتیس کا چاند بادشاہ کی رویت پر خیال کر کے دوسرے دن سب نے عید منالی حضرت نے عید نہ کی ابوالفضل نے آپ کو دیکھکر کہا کہ مجھے تو آپکے چہرے سے روزے کے آثار معلوم ہوتے ہین آپ نے فرمایا ہان میرا روزہ ہے۔ کہا سبب؟ فرمایا اسقدر غلظت و کدورت آسمان پر نہ تھی کہ بادشاہ کے سوا اور کسی کو چاند ہی نہ دکھائی دیا اس چاند مین دو تین آدمیونکی گواہی معتبر نہین جب تک کہ ایک جم غفیر شہادت نہ دے اور بادشاہ کی شہادت تو کسی طرح قابل اعتبار نہین کہ وہ بے دین ہے۔ ابوالفضل نے کہا کہ آپ ایسی باتین جانے دیجیے اور روزہ افطار کیجیے یہ کہکر پانی منگوایا اور بسبب دعوی اخلاص خود لیکر مُنھ سے لگانے لگا آپ نے کٹورا ہاتھ سے ہٹا دیا اور سب پانی گرا دیا اگرچہ اُسے ناگوار گذرا ہوگا مگر کسی طرح کا اظہار ملال نہین کیا اتنے مین ایک کثیر جماعت نے آکر شہادت دی یہ سُن کر آپ کھڑے ہوگئے اور روزہ افطار کر لیا اِن حکایات کے بیان کرنے سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ حضرت ابھی سلوک طریقہ صوفیہ کرام مین آئے بھی نہ تھے کہ حمیت و غیرت کے آثار اس قسم کے آپ سے ظاہر تھے اور اظہار حق مین آپ کسی سے بھی خوف نہ کرتے تھے بے دھڑک جو حق بات ہوتی تھی وہی کہہ دیتے تھے چنانچہ ارباب شیعہ سے جو جو آپ کے مناظرے اور مباحثے ہوئے ہین وہ اظہر من الشمس ہین چنانچہ ایک جگہہ خود عنوان رسالہ رد شیعہ مین جو اُس زمانے مین آپ نے لکھا تھا تحریر فرماتے ہین

حضرت شیخ رح اظہار حق مین کسی سے بھی خوف نہ کرتے تھے

چون دران ایام رسالہ کہ شیعہ در وقت محاصرۂ مشہد بعلمای ماوراءالنہر نوشتہ بودند در جواب رسالۂ آنہا کہ درباب تکفیر شیعہ و اباحۂ قتل و اموال ایشان مر مسلمانان را بود باین حقیر قلیل البضاعت رسید کہ حاصلش بعد طے مقدمات ابلہ فریب تکفیر خلفائے ثلث است رضی اللہ عنہم و ذم و تشنیع حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ؎

ترسم این قوم کہ بر دُرد کشان میخندند   در سر کار خرابات کنند ایمان را

و بعضے از طلبہ شیعہ کہ متردد این حدود بودند باین مقدمات افتخار و مباہات می نمودند و در مجالس امرا و سلاطین این مغالطات را شہرت می دادند و این حقیر ہرچند در مجالس و محارک مشارقیہ بمقدمات معقولہ و منقولہ رد آنہا می کرد و بر غلطہائے صریحہ ایشان را اطلاع می داد اما از روئے حمیت اسلام و موجب حدیث نبوی علی مصدرہ الصلوٰۃ والسلام کہ فرمودہ اذا ظہرت الفتن والبدع وسُبّتْ اصحابی فلیظہر العالم علمہ ومن لم یفعل ذالک فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ لہ صرفا ولا عدلا باین قدر رد و الزام کفایت نمی کرد و شورش سینۂ بے کینہ تشفی نیافت و بخاطر فاتر قرار یافت کہ اظہار مقاصد ایشان تا در زمانے کہ در قید کتابت نہ در آید و در حیز تحریر نیاید فائدہ تام و نفع عام نہ بخشد فشرعت مستعینا باللہ الصمد الودود و ہو یصین عما یشین ہو المولی والمعین وبہ التوفیق ومن عندہ التحقیق۔

وہ رسالہ جسکے عنوان کی یہ عبارت ہے مکتوبات شریف کے آخر مین موجود ہے۔ غرضکہ حضرت کو جب آگرہ مین اقامت پذیر ہوئے ایک مدت گذر گئی تو آپکے والد ماجد حضرت مخدوم آپکے دیکھنے کے اشتیاق مین آگرہ تشریف لائے وہان کے ایک بزرگ آپ سے ملاقی ہوئے اور اثنار کلام مین پوچھنے لگے کہ حضرت اس کبر سنی مین اسقدر مسافت طے کی۔؟ فرمایا فرزند دلبند شیخ احمد کے دیکھنے کے لیئے جب ان کا بعض ضرورتون کی وجہ سے آنا نہ ہوسکا تو مین ہی چلا آیا مصرع ع یوسف نہ رود کنعان یعقوب بردن آید چونکہ آپکے والد ماجد کو الفت کمال تھی اور جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اس لئے مفارقت گوارا نہ کی اور اپنے ساتھ سرہند شریف ہی واپس لے آئے اور اپنے پاس رکھا۔ پھر شیخ احمد اپنے والد ماجد ہی کی خدمت مین رہے اور بہت سے فوائد باطنیہ حاصل کیے چنانچہ حضرت خود اپنے رسائل و مکاتیب مین صراحت کے ساتھ تحریر فرماتے ہین اور ان مین سے پہلا فقرہ رسالہ مبدء و معاد سے یہ ہے جسے ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہین

این درویش را مایۂ نسبت فردیت از پدر بزرگوار خود حاصل شدہ بود و پدر بزرگوار را از عزیزے کہ جذبۂ قوی داشتند و بخوارق مشہور بودند بدست آمدہ بود و نیز این درویش را توفیق عبادت نافلہ خصوصًا ادائے صلوٰۃ نافلہ مددی از پدر رسیدہ ست و پدر بزرگوار را این سعادت از شیخ

حضرت مخدوم کا آپکے دیکھنے کے لیئے اکبرآباد پہونچنا

حضرت شیخ کا وطن مین پہونچکر عرصہ تک والد بزرگوار کی خدمت مین رہنا اور فوائد باطنیہ حاصل کرنا۔

خود کہ در سلسلہ چشتیہ بودہ اند حاصل شدہ بود۔

حضرت شیخ کو بواسطہ والد بزرگوار دونون طرح نسبت قادریہ حاصل ہوئی ہے

یہان عزیز صاحب جذبہ قوی سے مراد شیخ کمال کیتھلی قادری رحمہ اللہ سے ہے اور دوسرے عزیز سے کہ سلسلہ چشتیہ مین فرمایا ہے حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رح سے مراد ہے۔ اور حضرت نے بواسطہ والد بزرگوار بھی ایک مرتبہ تو ایام طفولیت مین شاہ کمال کیتھلی رح سے نسبت قادریہ حاصل کی ہے اور دوسری مرتبہ حضرت خواجہ باقی باللہ رح کی خدمت کے بعد نسبت کاملہ اور اجازہ نامہ حضرت شیخ کمال قدس سرہٗ کی اولاد مبارک سے آپکو پہونچی ہے اور اسکی کیفیت اس طور پر ہے کہ حضرت شاہ سکندر

سکندر شاہ کا آنا اور باشتمال حد امجد شاہ کمال کا خرقہ حضرت کو لاکر دینا

جو شاہ کمال کے پوتے تھے وہی آپ کے بعد نائب مناب اور قائم مقام تھے ایک روز شاہ سکندر اپنے مقام کیتھل سے سرہند تشریف لائے اور حضرت شیخ احمد اس وقت مراقبہ مین تھے کہ انہون نے خرقہ مبارک حضرت شاہ کمال کا آپکے دوش مبارک پر رکھدیا جب آپنے آنکھ کھولی تو شاہ سکندر کو سامنے کھڑا دیکھا آپ بتواضع پیش آئے اور معانقہ کیا۔ شاہ سکندر فرمانے لگے کہ کئی مرتبہ حضرت دادا صاحب کو اپنے معاملہ مین یہ فرماتے دیکھا کہ یہ میرا خرقہ شیخ احمد کو پہونچا دے مجھے یہ امر نہایت مشکل تھا کہ خرقہ شریف گھر سے نکالنا اور دوسرے کو دینا مگر جب مجھپر نہایت تاکید کیگئی تو ناچار ارشاد کی تابعداری کی گئی حضرت

حضرت شیخ رح کا خرقہ پہننا اور بزرگان قادریہ کا معائنہ کرنا

اس خرقہ کو پہن کر حرم سرا مین تشریف لے گئے اور بڑی دیر کے بعد آپ باہر تشریف لائے اور بعض محرمان اسرار سے یہ کیفیت بیان کی کہ جب مین نے حضرت شاہ کمال قدس سرہٗ کا خرقہ مبارک پہنا تو مین نے حضرت شیخ الجن والانس سید عبد القادر جیلانی رح کو دیکھا کہ حضرت اپنے خلفاء کے ساتھ حضرت شاہ کمال تک تشریف لائے اور میرے دل کو اپنے تصرف مین کیا اور اپنے انوار واسرار اور نسبت ہائے خاصہ سے مجھے منور فرمایا اور اس دریائے نور مین غواصی کرنے لگا ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ یکایک میرے دل پر یہ خطرہ گذرا کہ تو تو پروردہ اکابر نقشبندیہ ہے اور اصل مین تیری نسبت باطنی بھی ان ہی بزرگون سے ہے پھر یہ کیا معاملہ ہے۔ اس خطرے کے آتے ہی مشائخ سلسلۂ شریفہ نقشبندیہ اور خواجہ

اکابران نقشبندیہ کا معائنہ کرنا اور بزرگان قادریہ سے معارضہ کرنا۔

جہان خواجہ عبد الخالق تا حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اسرارہم تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ یہ تو ہمارا پروردہ ہے اور ہماری تربیت سے اس کیفیت اور حال وذوق کو پہونچا ہے آپ لوگون کا اس پر کس طرح تصرف ہوا۔ اکابر قادریہ رحمہم اللہ فرمانے لگے کہ ایام طفولیت مین یہ ہمارا ہی نظر کردہ تھا۔ اور ہمارے ہی خوان نعمت کی چاشنی چکھے ہوئے تھا اس لیئے اپنا خرقہ پہنایا۔

Marfat.com

زبہر آن بت چون شمع و چون گل گرفتہ جنگ با پروانہ بلبل

اس مباحثے مین تھے کہ ایک جماعت مشائخ کبرویہ اور چشتیہ رحمہم اللہ سے پہونچی اور دونون مین مصالحت کرادی غرضکہ حضرت فرماتے ہین کہ ہین اپنے باطن مین دونون نسبتون سے حظ وافر اور نصیب کامل پاتا ہون حضرت بطریق ندرت سلسلہ قادریہ سے بھی مرید کرتے تھے اور شجرہ اور کلاہ اور دامن بھی عطا کرتے تھے اور اگر کوئی اس سلسلہ کے ذکر کا طالب ہوتا تو آپ اُسے تعلیم بھی دیتے تھے اور اُسی نسبت مین تربیت فرماتے تھے چنانچہ ایک دن طالبان صادق مین سے ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ حضرت مین چاہتا ہون کہ طریقہ شریفہ قادریہ سے نسبت دی جاوے کیونکہ اس نسبت کا مین اپنے مین نہایت ذوق پاتا ہون حضرت نے فرمایا اچھا آیا کرو وہ شخص آنے لگا اور حضرت اس سلسلہ کے بزرگون سے نسبت دیگرا سے توجہ فرمانے لگے۔ جب دو تین دن گذ گئے تو آپکے بڑے بڑے اصحاب جو ریزہ چینان خوان نعمت نقشبندیہ تھے اپنے احوال مین بستگی دیکھنے لگے اور نہایت منقبض ہوگئے ایک نے تو ناچار اور بہت ہی دل تنگ ہوکر اپنے قبض احوال کی نسبت عرض ہی کردیا کہ حضرت ہم تین دن سے اپنے مین بیگانہ نسبت پاتے ہین اور ہم لوگ منقبض ہین ہمسے کیا قصور ہوا ہی دوسرے نے بھی آکر یہی عرض کیا آپنے تبسم کیا اور فرمایا تم سے تو کوئی تقصیر نہین ہوئی ہی بلکہ اس بستگی کا سرّ یہی ہی کہ تم تو مجھ سے نسبت اکابر نقشبندیہ رضی اللہ عنہم کے انوار کا اقتباس کرتے تھے اور مین تین دن سے ایک طالب نسبت قادریہ کے افاضہ کے لیے نسبت قادریہ رکھتا ہون اور ادھر سے اتفاقی کھڑکی کھول رکھی ہی چونکہ تم اس نسبت سے مناسبت نہین رکھتے اس لیے تم لوگ معطل رہ گئے ہو جب ہماری سیر اُن خواجگان کی نسبت رجوع کریگی تو تمہاری بستگی جاتی رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور حضرت کو سلسلہ شریفہ چشتیہ مین اپنے والد بزرگوار سے اجازت تھی مگر آپ کمال تقوی اور التزام متابعت سنت سنیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ سے سرود اور تواجد وغیرہ سے کہ اس سلسلۂ عالیہ کی رسم ہی بہت احتراز فرماتے تھے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نے پہلے اس سے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ کے شرف سے مشرف ہون اپنے والد بزرگوار سے بہت کچھ فیوض و برکات حاصل کی ہین اور ہمیشہ ظاہری علوم کے درس اور باطنی صفائی مین سرگرم رہے ہین۔ اُن ہی دنون مین آپ ایسے بیمار ہوئے کہ زیست کی امید نہ رہی تو آپ کی والدہ ماجدہ گھبرا کر وضو کرکے نماز پر کھڑی ہوگئین اور دو رکعت صلوۃ الحاجۃ کی نیت باندھ لی اور بعد سلام رو کر روئے نیاز خاک پر رکھا اور

مشائخ کبرویہ اور چشتیہ رحمہم اللہ کا مصالحت کرانا

حضرت شیخ کا سلسلہ قادریہ مین مرید کرنا اور نسبت قادریہ مین توجہ دینا

Marfat.com

سجدے مین پڑی رہین کہ یکایک آپ کو نیند کا غلبہ ہوا کیا دیکھتی ہین کہ کوئی شخص کہہ رہا ہے کہ تم خاطر جمع رکھو ہین تو اس شخص سے ابھی بڑے بڑے کام لینے ہین جو ہزار مین سے ابھی ایک بھی ظہور مین نہین آیا خدا کی قدرت حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے شفائے عاجلہ اور صحت کاملہ عطا فرمائی اور چند دنون کے بعد آپکے والد ماجد نے داعی اجل کو لبیک کہی انا للہ وانا الیہ راجعون تاریخ وفات آپ کی اوپر لکھی جا چکی ہے۔

پھر حضرت بعد انتقال اپنے والد ماجد کے حضرت خواجہ باقی باللہ رحؒ کی خدمت سراپا افادت مین آئے اور اُن سے علم باطنی کی تکمیل کر کے نادر زمان اور قطب دوران و پناہ جہانیان ہوئے۔ چنانچہ اس کا ذکر عنقریب آتا ہے۔ قدوۃ الاولیا حضرت خواجہ محمد پارسا اور دیگر اکابر محققین رضی اللہ عنہم اجمعین نے اس آیہ کریمہ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمَاءُ کے تحت مین فرمایا ہی کہ علماء سرگروہ جہان ہین۔ بعض تو ظاہری علم کے عالم ہین اور بعض باطنی کے عالم اور بعض علم ظاہری اور باطنی دونون کے عالم ہین مگر یہ قسم نادر ہے اس قسم کے لوگ بہت ہی کم ہین اگر ہر قرن مین ایک بھی ہو تو اُس کی برکت مشرق سے مغرب تک پہونچتی ہے اور وہ قطب وقت ہوتا ہے اور جہان کے لوگ اُسکی پناہ دولت مین ہوا کرتے ہین۔ انتہے کلامہم۔

علماء سرگروہ جہان اور اہل جہانیان ہین

حضرت شیخ احمد رحمہ اللہ کا حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کی خدمت بابرکت مین پہونچنا اور اُن کی شرف صحبت سے مستفید ہونا

صاحب برکات احمدیہ لکھتے ہین کہ حضرت کو طواف بیت اللہ اور زیارت روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق شب و روز بیچین رکھا کرتا تھا اور ہمیشہ آپ راغب سفر حجاز ہوا کرتے تھے مگر اپنے والد بزرگوار کی کبر سنی کی وجہ سے کہ مسند حیات پر رونق بخش تھے کہین نہ جا سکتے تھے اور مناسب بھی نہ تھا کہ اُنکی خدمت سراپا برکت سے ایسے وقت مین دوری اختیار کرتے۔ جب حضرت مخدوم کا سنہ ۱۰۰۷ ہجری مین انتقال ہو گیا تو آپ سنہ ۱۰۰۸ ہجری نبوی مین متوجہ سفر سعادت اثر حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً ہوئے اور دہلی تشریف لائے تو فضلائے اثر سے مولانا حسن کشمیری جو آپکے آشنائے قدیم اور حضرت خواجہ رحؒ کے مخلصان صمیم سے تھے ملاقی ہوئے اور

حضرت شیخ کا بعد انتقال حضرت مخدوم سنہ ۱۰۰۸ھ حرمین شریفین کا ارادہ کرنا اور دہلی مین مولانا حسن کشمیری سے ملکر حضرت خواجہ سے ملاقات حاصل کر کے مراتب سلوک کا طے کرنا

Marfat.com

کہنے لگے کہ آج سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مین جیسے حضرت کثیر البرکت کا وجود باجود ہے ایسا اس دنیا کی چارون سمت مین کوئی نظر نہین آتا۔ طلاب آپ کی ایک نظر مہر انور سے وہ کچھ پاتے ہین جو برسون کے چلون اور ریاضات شاقہ سے بھی لوگ نہین پاتے غرضکہ آپ کو کمال اشتیاق ہوا اور حضرت خواجہ کی خدمت فیض موہبت مین آئے اور دست بوس ہوئے حضرت خواجہ نے بہت مہربانی فرمائی اور ارادہ کا حال دریافت کیا۔ آپ کو جو ارادہ درپیش تھا عرض کر دیا۔ حضرت خواجہ کا اگرچہ یہ طریقہ نہ تھا کہ آپ سے کسی کو فرماتے کہ تم داخل طریقۂ عالیہ ہو جاؤ یا ایسے متبرک سفر سے روک کر خانقاہ شریف مین رہنے کو فرماتے ہون مگر حضرت شیخ کو اُنکی استعداد بلند اور قابلیت ارجمند دیکھکر اپنی عادت کے خلاف فرمانا ہی پڑا کہ اگرچہ سفر مبارک کا ارادہ رکھتے ہو مگر چند روز فقرا کی صحبت بھی اختیار کرنی چاہیے کم از کم ایک مہینہ یا ایک ہفتہ تو رہو اسمین کچھ حرج نہین ہے حضرت شیخ آپکے فرمانے سے ایک ہفتہ کے ارادہ سے خدمت عالی مین رہنے کے لیئے ٹھیرے دو ہی دن نہ گذرے تھے کہ تصرف وکشش حضرت خواجہ عالی مقدار اور انابت واخذ طریقۂ حضرت خواجگان آپ پر مستولی ہوا آپ نے اُسے خدمت خواجہ مین عرض کر دیا جب حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ نے سُنا بلا اس کے کہ جانبین مین استخارہ وقوع مین آئے یا کوئی تامل واسکا درمیان مین آئے آپ کو خلوت مین طلب کیا اور توجہات عالیہ سے ایسا مشرف کیا کہ اُسی دم ذکر الٰہی مین قلب جاری ہو گیا اور لذت و حلاوت اور آرام آپ کو معلوم ہونے لگا پھر تو یوماً فیوماً بلکہ آناً فآناً ترقیات عالیہ اور فیوضات متعالیہ ظہور مین آنے لگے پھر آپ نے جو کیفیت دیکھی سو دیکھی چنانچہ آگے چل کر حضرت ہی کے کلام سے اُسے ثابت کرین گے۔ یا تو حضرت کو خانہ کعبہ ہی کے طواف کا شوق تھا یا راہ مین خود صاحب خانہ ہی مل گیا اور یا تو روضۂ منورہ کے انوار سے نور وضیا حاصل کرنے کی تمنا تھی یا اثناے سفر ہی مین اقتباس انوار صاحب روضۂ مطہرہ نصیب ہو گیا سبحان اللہ سبحان اللہ۔ پھر تھوڑے دنون کے بعد حضرت خواجہ رح نے ایک روز خلوت مین کئی سال پہلے سے جو آپ کو بشارتین ہوئی تھین اور آپ نے اُن کو معائنہ کیا تھا زبان مبارک سے فرمایا منجملہ اُنکے ایک یہ ہے کہ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ جب ہمارے حضرت مخدوم مکرم مولانا بزرگ **خواجہ امکنگی** قدس سرہ نے ہمین ہندوستان جانے کا حکم کیا تو فرمایا کہ اس سلسلہ شریفہ کو تم وہان جا کر جاری کرو مین نے اپنے آپ کو اس خدمت

آپ کو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ کا بشارتہاے عالیہ سے سرفراز فرمانا۔

کے لایق نہ دیکھکر عذر کیا فرمایا اچھا استخارہ کرو حسب فرمان عالی مین نے استخارہ کیا کیا دیکھتا ہون کہ ایک طوطی شاخ پر بیٹھی ہوئی ہے اُسے دیکھکر میرے دل مین یہ خیال آیا کہ اگر یہ طوطی اس شاخ سے اُڑکر میرے ہاتھ پر آ بیٹھے تو غالباً میرے اس سفر مین کشایش کا باعث ہو ابھی مین نے یہ خیال کیا ہی تھا کہ وہ طوطی وہان سے اُڑکر میرے ہاتھ پر آ بیٹھی اور مین نے اُس کی چونچ مین پانی ڈالا او اُس نے میرے منھ مین شکر ڈالی صبح کو اس خواب کی کیفیت مولانا رح سے بیان کی تو آپ نے فرمایا کہ وہ طوطی ایک ہندی شخص ہے جو ہندوستان مین تمہارے دامن تربیت سے ظہور مین آیگا اور تم کو بھی اُس سے فائدہ پہونچیگا چنانچہ ہم اس بات کو تمہاری نسبت خیال کرتے ہین اور دوسری بات حضرت نے یہ بھی فرمائی کہ جب ہم تمہارے شہر سرہند مین پہونچے تو ہم کو یہ بات دکھائی گئی کہ تم قطب کے مرتبہ مین ہو اور حلیہ سے بھی آگاہی بخشی گئی صبح کو اس حال کے دریافت کے لیے وہانکے درویشون اور گوشہ نشینون سے ملا اُن مین سے کسیکو اس حلیہ جیسا نہ پایا اور نہ کسی مین آثار وحالات قطبیت کے پائے گئے۔ ہم نے اپنے جی مین کہا کہ شاید اس شہر مین سے آیندہ کوئی شخص ایسا پیدا ہوگا کہ جس مین اس مرتبے کی قابلیت ہوگی اُس دن جو ہم نے تمھین دیکھا تو تمہارا حلیہ اُس حلیہ سے بالکل مطابق پایا اور اُس قابلیت کے آثار بھی تم مین دیکھے گئے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا کہ تم نے ایک بڑا چراغ روشن کیا ہی کہ جسکی روشنی آناً فاناً بڑھتی چلی جاتی ہے اور یہ بھی دیکھا کہ لوگ بہت سے چراغ اُس سے روشن کرتے ہین۔ اور جب ہم سرہند کے قریب پہونچے تو وہان کے جنگل کو ہمنے روشن دیکھا اس لئے یہ بھی ہم تمہاری ہی نسبت خیال کرتے ہین۔

بیان توجہات حضرت خواجہ باقی باللہ بحضرت مجدد جو حضرت مجدد رح ہی کی تحریر سے ظاہر بلفظ درج ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شیخ نے اللہ تعالی کی عنایت اور حضرت خواجہ کی نظر و تربیت کی برکت سے دو تین ہی مہینے مین وہ ترقی کی کہ زبان قلم اس کی تقریر اور تحریر سے قاصر ہے۔ مجملاً وہ کیفیات کہ جو حضرت خواجہ صاحب قدس سرہٗ کی توجہات سے حضرت شیخ رح کو حاصل ہوئین حضرت شیخ رحمہ اللہ ہی کی تحریر سے کہ جو آپ نے ایک طالب علم کو بہ تقریب تحریص و ترغیب تحریر فرمایا تھا ظاہر کرتے ہین اور تبرکاً وہ مختصر عبارت درج ذیل کرتے ہین کہ القلیل یدل علی الکثیر

این درویش را چون ہوس این راہ پیدا شد عنایت خداوندی جل و علے ہادی کار او
گشتہ بخدمت ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی طریق اندراج النہایۃ فی البدایۃ ولی

السبیل الموصل الی درجات الولایۃ موید الدین الرضی شیخنا و امامنا محمد الباقی قدس اللہ تعالیٰ سرہ کہ یکی از خلفائے کبار خانوادہ حضرات اکابر نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم بودہ اند رسانید و ایشان این درویش را ذکر اسم ذات جل سلطانہ تعلیم نمودند و طریق معہود توجہ نمودند۔ تا التذاذ تمام در من پیدا شد۔ و از کمال شوق گریہ دست داد و بعد از یک روز کیفیت بیخودی یک دریائے محیط می دیدم و صور و اشکال عالم را در رنگ سایہ دران دریا مے یافتم و این بیخودی رفتہ رفتہ استیلائے پیدا کرد و بہ امتداد کشید و گاہے تا یک پہر روز می کشید و گاہے تا دو پہر۔ و در بعض اوقات استیعاب شب می نمود و چون این قضیہ بحضرت ایشان رسانیدم فرمودند نحوے از فنا حاصل شدہ است۔ و از ذکر گفتن منع فرمودند و بنگاہ داشت آن آگاہی امر نمودند۔ بعد از دو روز مرا فنائے مصطلح حاصل شد بعرض رسانیدم فرمودند بکار خود مشغول باش بعد ازان فنای فنا حاصل شد چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ تمام عالم را یکی می بینی و متصل واحدے یا بی عرض کردم کہ یکے فرمودند کہ معتبر در فنا، فنا آنست کہ باوجود اتصال و ایدان بیشعوری حاصل شود در ہمان شب فنای فنا باین صفت حاصل شد بعرض رسانیدم و حالتے کہ بعد از فنا حاصل شدہ بود نیز بعرض رسانیدم۔ و گفتم کہ من علم خود را نسبت بحق سبحانہ حضوری می یابم۔ بعد ازان نورے کہ محیط ہمہ اشیاست ظاہر گشت و من آن را حق دانستم جل و علیٰ و آن نور رنگ سیاہ داشت بعرض رسانیدم فرمودند کہ این انبساط کہ دران نور می نماید در علم است بواسطہ تعلق ذات جل شانہ باشیاء متعددہ کہ در بالا و پست واقع شدہ اند منبسط می نماید نفی انبساط باید کرد بعد ازان آن نور سیاہ منبسط رو با نقباض آورد۔ و تنگ شدن گرفت تا آنکہ بہ نقطہ گشت۔ فرمودند آن نقطہ را ہم نفی باید کرد۔ ہمچنان کردم نقطہ موہوم از میان زائل شد و بحیرت انجامید کہ دران موطن شہود حق سبحانہ خود بخود است چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ این حضور حضور نقشبندیہ ست و نسبت نقشبندیہ عبارت ازین حضورست و این حضور را حضور بے غیبت می گویند۔ و اندراج نہایت در بدایت در موطن صورت می بندد۔ و حصول این نسبت مر طالب را درین طریق در رنگ اخذ

Marfat.com

کردن طالب است ۔ درسلاسل دیگر اذکار و اوراد را از پیر تابران عمل نماید و پے بمقصود برد
مصرع قیاس کن زگلستان من بہار مرا ۔ و این درویش را این نسبت عزیز الوجود بعد از دو
ماہ و چند روز از ابتدار زمانہ تعلیم ذکر حاصل شدہ و لہذا از تحقق شدن این نسبت فنار
دیگر کہ آن را فنار حقیقی گویند حاصل گشت و دل را آن قدر وسعت پیدا شد کہ تمام عالم را
از عرش تا مرکز زمین در جنب آن وسعت مقدار خردلہ قدری نبود بعد ازان خود را و ہر فرد
عالم بلکہ ہر ذرّہ را حق می دیدم جل و علی بعد ازان ہر ذرّۂ عالم را افرادی فرادی عین خود
دیدم و خود را بلکہ ہر ذرہ را آن قدر منبسط و بسیط دیدم کہ تمام عالم را بلکہ اضعاف عالم را
دران گنجایش باشد بلکہ خود را و ہر ذرّہ را نوری یافتم منبسط کہ در ہر ذرّہ ساریست و
صور و اشکال عالم دران نور مضمحل و متلاشی بعد ازان خود را بلکہ ہر ذرہ را مقوم تمام عالم
یافتم چون بعرض رسانیدم فرمودند کہ مرتبۂ حق الیقین در توحید ہمین ست و جمع الجمع
عبارت ازین مقام است بعد ازان صور و اشکال عالم را چنانکہ اول حق می یافتم این زمان
موہوم یافتم بغایت حیرت دست داد درین اثنار عبارت فصوص کہ از پدر بزرگوار
علیہ الرحمۃ شنیدہ بودم بیاد آمد کہ فرمودہ است (ان شئت قلت انہ ای العالم حق
وان شئت قلت انہ خلق وان شئت قلت انہ حق من وجہ و خلق من وجہ وان شئت قلت
بالحیرۃ بعدم التمیز بینہما) این عبارت فی الجملہ تسکین آن اضطراب گشت بعد ازان در ملازمت
ایشان رفتہ عرض حال خود کردم فرمودند کہ ہنوز حضور تو صاف نشدہ است بکار خود مشغول
باش تا تمیز موجود از موہوم خود ظاہر شود عبارت فصوص را کہ مشعر بعدم تمیز بود خواندم فرمودند
کہ شیخ بیان حال کامل نکردہ است عدم تمیز نسبت بہ بعضے ثابت ست حسب الامر بکار خود
مشغول گشتم حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بمحض توجہ شریف حضرت بعد از دو روز تمیز در
موجود و موہوم ظاہر گردانید تا وجود حقیقی را از موہوم متخیل ممتاز یافتم و صفات و افعال
را نیز موہوم محض یافتم و در خارج جز یک ذات موجود ندیدم چون این حالت را بعرض اشرف
رسانیدم فرمودند کہ مرتبۂ فرق بعد الجمع ہمین است و نہایت سعی تا اینجاست بیش ازین
آنچہ در نہاد استعداد ہر کس نہادہ اند ظاہر شود و این مرتبہ را مشائخ طریقت

Marfat.com

مقام تکمیل گفتہ اند انتہے کلامہ الشریف

اسکے بعد آپ نے اور دقایق اور اپنی واردات احوال شریفہ سے تحریر فرمائے ہین مکتوبات شریف پڑہنے والون پر مخفی نہین ہے وہان سے دیکھ سکتے ہین۔ اور یہ مذکورہ معاملات کہ ان مین سے سالک ایک ایک نسبت کو برسون مین حاصل کر سکتا ہے ہمارے حضرت نے کہ شان محبوبی رکھتے تھے بہت ہی تھوڑے دنون مین حاصل کیا ہے۔ اور حضرت خواجہ قدس سرہٗ بار بار فرمایا کرتے تھے "کہ ایشان از محبوبان و مرادان اند" اور یہ سرعت سیر اس وجہ سے آپ کو حاصل ہوئی ابھی تھوڑے ہی دن آپ کو حضرت خواجہؒ کی خدمت فیضدرجت مین گذرے تھے کہ حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے آپکے حالات اپنے کسی مخلص کو ایک مکتوب مین تحریر فرمائے جنھین ہم بعینہ درج ذیل کرتے ہین

حضرت خواجہ باقی باللہ کا مکتوب اپنے کسی مخلص کے نام متضمن حالات حضرت شیخ احمدؒ

شیخ احمد نام مردے ست از سرہند کثیر العلم و قوی العمل روزے چند فقیر باو نشست و برخاست کردہ عجائب بسیار از روزگار اوقات او مشاہدہ نمودہ بآن ماند کہ چراغی شود کہ عالمہا ازو روشن گردد۔ الحمد للہ تعالٰے احوال کاملہ او مرا بیقین پیوستہ و این شیخ مشارٌالیہ برادران و اقربا دارد ہمہ مردم صالح و از طبقہ علما چندے را دعاگو ملازمت کردہ از جواہر عالیہ دانستہ استعدادہائے عجیب دارند۔ فرزندان آن شیخ کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند بالجملہ شجرہ طیبہ اند آنبتہٗ اللہ نباتاً حسناً و فقرای باب اللہ دلہا عجب دارند۔

انتہے کلام الصادق اللطیف صاحب برکات احمدیہ لکھتے ہین کہ اس فقیر نے خود حضرت شیخ رحؒ کی زبانی سُنا کہ فرماتے تھے جس روز سے مجھے حضرت خواجہ قدس سرہٗ نے طریقت کی تعلیم دینی شروع کی جبہی سے یقین ہو گیا تھا کہ عنقریب اللہ سبحانہ مجھے اپنے فضل و کرم سے اس راہ کی نہایت کو پہونچائے گا اور اگرچہ مین ہر چند اس یقین کی نفی کرتا تھا مگر اس نفی کی صورت جمتی نہ تھی اور اکثر یہ بیت میری زبان پر آیا کرتی تھی۔ ؎

ازین نورے کہ از تو بر دلم تافت　　یقین دانم کہ آخر خواہمت یافت

اس بیان کے بعد آپ بانکسار و نیازمندی و استغراق آنکھون مین آنسو بھر لائے اور کلمہ تحمید زبان پر لائے۔ یہ بھی آپ سے روایت ہے کہ حضرت خواجہ رحؒ نے شیخ تاج کو اِس

Marfat.com

خدمت پر مامور کر رکھا تھا کہ وہ یارانِ طریقت کے بعض احوال وقائع کو آپ سے بیان کیا کرتا تھا مگر میرے احوال کو اس سے مستثنیٰ کر رکھا تھا اور مجھے خود اپنے پاس بُلا کر دریافت فرمایا کرتے تھے اور میں چپکا حضرت خواجہ کی خدمت میں جا کر بیٹھ جایا کرتا تھا ایک دن آپ نے فرمایا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم اپنا احوال مجھ سے بیان نہیں کیا کرتے میں نے عرض کیا کہ میرے حالات حضور کے سننے کے قابل کہاں ہیں حضرت خواجہ نے فرمایا کہ نہیں تم ضرور بیان کرو اتفاقاً میں نے انھیں دنوں میں ایک واقعہ دیکھا تھا کہ میں شیخ تاج کی طرف متوجہ ہوا ہوں اور شیخ پر میں نے اپنا تصرف کیا ہے چنانچہ وہ بالکل بےخود ہو کر گر پڑا ہے حضرت خواجہ یہ بات سنکر خاموش ہو رہے اور میں بھی خاموش ہو رہا۔ اس حکایت سے غرض یہ ہے کہ حضرت شیخ باوجود بلندی ہمت اور علو استعداد و قابلیت اور کثرت علم و عبادت رعایۃ آداب پیر رفیع المرتبہ کمال درجہ ملحوظ رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ تھوڑے ہی عرصہ میں کمالیت کے درجہ کو پہونچے۔ صاحب **زبدۃ المقامات** لکھتے ہیں کہ جب حضرت شیخ خواجہ صاحب کی نظر تربیت اور برکات ہدایت سے تکمیل کو پہونچے تو حضرت خواجہ قدس سرہ نے خلعت و اجازت کاملہ عطا فرمائی اور سرہند کو جو آپ کا وطن مالوف تھا رخصت کیا اور طالبان صادق کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ کی حضرت بڑی نعمتوں کے ساتھ اپنے وطن میں آئے جیسا کہ حضرت خود فرماتے ہیں ع باز آمدیم باصد ہزار خلعت مفتوح غرضکہ حضرت جب پیر و مرشد کی اجازت سے وطن میں آئے اور بحکم خواجہ طالبان حق کی تربیت میں مشغول ہوئے اور تھوڑی ہی مدت میں ایک جم غفیر کو اپنے سرچشمۂ فیوضات سے سیراب و شاداب کر دیا۔ موقع پر صاحب مقامات سعیدیہ حضرت مولانا محمد مظہر صاحب مجددی احمدی قدس سرہ السامی تحریر فرماتے ہیں اُسے ہم بلفظہ درج ذیل کرتے ہیں:-

حضرت حضرت مجد خواجہ صاحب کا بہت ادب کرتے تھے

حضرت شیخ احمد کا خواجہ صاحب کی اجازۃ کاملہ باصد ہزار فتوح وطن میں تشریف لانا اور بحکم خواجہ طالبان حق کی تربیت میں مشغول ہونا

حضرت ایشان با ہزاران فتوحات و برکات آلہی مراجعت فرمودہ در بلدۂ طیبہ سرہند بہ ترتیب طالبان و ہدایت امت حضرت محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم پرداختند و منصب ارشاد حضرات خواجگان نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم باایشان مسلم شد و آوازۂ ارشاد ایشان بجہان و جہانیان رسید و گل بانگ ہدایت برنگ افروزی دلہا در ربع مسکون برآمد کوس قطب الاقطاب بنام ایشان زدند و وصول مدارج ولایت

حوالہ بالتفات ایشان گشت ابدال واوتاد را حلت بالیشان افتاد انوار ولایت وبرکات کرامت بتوجہات عالیۂ ایشان آنقدر ظاہر گردید کہ تحریر وتقریر از ان قاصرست گم شدگان تیہ ضلالت راہ ہدایت یافتند وفرو رفتگان بحر بُعد بساحل قرب رسیدند وطلاب حقیقت ومعرفت مانند مور وملخ گرد آمدند وملوک وصعلوک مثل پروانہ بران شمع ہدایت ریختند ودر صحبت مبارک مجمع از طالبان خدا انعقاد یافت کہ ملائک ہفت آسمان بر فیوض وبرکات رشک بردند از ہر طرف علماء وفضلا در واقعات بشارت یافتہ بطواف آستان ولایت نشان شتافتہ بتوجہ خدا رسائے آن قبلۂ راستان بحضور وآگاہی رسیدند ومشاہدۂ بے مجاہدہ وحصول توحید بے ترک وتجرید رواجے یافت استغراق در بحر وحدت واستہلاک در دریای احدیت سالکان را مفت نقد وقت گشتہ شہود وحدت در کثرت وجذبات محبت ومعرفت دلہا را باندک التفات آنحضرت میسر گشت نسبت نقشبندیہ از سر لو رونق یافت بلکہ بیمن ہمت ایشان نسبت عزیزان در اطراف عالم شیوعی دیگر پیدا کرد ونسبت ہا ورائے نسبت سلوک وجذبۂ متعارفہ ظاہر شدہ کارخانہ باطن اہل طلب را بدرجۂ اعلیٰ رسانید وتشددات خلات صوفیہ از تواتر صوم وصال واختیار اربعینات باشدت جوع وعطش وترک مالوفات وعمرانات از برکات ایشان باتوسط در اعمال وعبادات وباتباع سنت در اوراد وطاعات تبدیلی یافت وماحصل ریاضات شاقہ بیمن التفات وتوجہات ایشان نقد وقت طلاب آمد۔ ذات کثیر الفیوضات ایشان خلیفہ الٰہی ونائب حضرت رسالت پناہی گشت صلی اللہ علیہ وسلم وکلید رحمت ہائے نامتناہی حوالۂ ایشان گشت ۔

چونکہ آپ کی ہمت والا نہمت بلند پرواز تھی اور اس بات کی جویا تھی کہ جو عرفاء کے وہم وگمان مین بھی نہ آسکتی تھی اس قدر اس کا غلبہ ہوا کہ یکایک سب مترشدین کو رخصت کر دیا اور اس صحبت کو عزلت سے بدل دیا یعنی عزلت اختیار کر لی۔ یہ کیفیت دیکھکر بعض خود غرضون نے از راہ غبطہ حضرت خواجہ قدس سرہ کی خدمت مین دوسرے طور پر کچھ لکھ بھیجا کہ جس سے حضرت خواجہ کو برہمی پیدا ہو۔ آپ کو جب یہ بات معلوم ہوئی کہ بعض لوگون نے میری مخالفت پر کمر باندھی ہے

Marfat.com

اور حضرت خواجہ قدس سرہٗ کی خدمت بابرکت میں ایک ایک کی چار لگائی ہیں اور واقعی حال کے برخلاف تحریریں بھیجی ہیں تو حضرت شیخ رح نے یہ عریضہ پیر بزرگوار کی خدمت میں ارسال کیا جسے ہم بعینہ درج ذیل کرتے ہیں۔ ہو

عرض داشت کمترین بندگان۔ احمد آنکہ ازان روز کہ از ملازمت برآمدہ بود بواسطہ میل بفوق الفوق بمقام ارشاد چندانے مناسبت ندارد چند گاہ خود ہمت آن بود کہ در گوشہ خزیدہ شود و مردم در صحبت ایچو سپر و شیر در نظر می آمدند عزم عزلت مصمم شدہ بود اما استخارہ موافق نے آمد عروج در مدارج قرب بنہایت النہایۃ ہرچند غایت ندارد میسر شدہ و مے شود و مے بردند و مے آرند کُلَّ یَوۡمٍ هُوَ فِیۡ شَاۡنٍ بر مقامات جمیع مشائخ الا ماشاء اللہ تعالیٰ گذرانیدند ہ

گلے بردند ازین دہلیزۂ پست
بدان درگاہ والا دست بردست

درین میان اگر توسط روحانیات مشائخ را متعدد نمایم بطول انجامد بالجملہ از جمیع مقامات اصل در رنگ مقامات ظل گذرانیدند از عنایات چہ نویسد قَبِلَ مَنۡ قَبِلَ بلا علۃ چندان وجوہ ولایت وکمالات آن وانمودند کہ چہ در تحریر آرد۔ در شہر ذی الحجۃ در مدارج نزول تا مقام قلب فرود آوردند و این مقام مقام تکمیل و ارشاد ست اما ہنوز چیزہا از متمم و مکمل از برائے این مقام در کار ست تا کے میسر شود و امر آسان نیست باوجود مرادات چندان قطع منازل کردہ می شود کہ مریدان اینجا قدمگاہ ندارند نہایت عروج افراد تا بدایت مقام اصل ست بیشتر افراد ہم گذرندارند ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡهِ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ وجہ توقف در مرتبۂ تکمیل و ارشاد اینست۔

مردم در تخیلات خود چیزہاے برند اعتبار نباید کرد ہ

درنیابد حال پختہ ہیچ خام
پس سخن کوتاہ باید والسلام

در اندیشۂ این قسم ظنیات احتمال ضرر غالب ست آنجماعہ را فرمایند کہ از احوال این خستہ بال نظر خیال خود پوشند مجال نظر را مجال دیگر بسیار ست ہ

من گم شدہ ام مرا مجوئید
از گم شدگان خبر مگوئید

از غیرت خداوندی جل سلطانہ باید اندیشید امرے را کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کمال او می خواہد در تنقیص او سخن گفتن بسیار نا مناسب است و فی الحقیقۃ معارضہ است با و تعالیٰ انتہی کلامہ الشریف

حضرت مجدد کا عزلت کے بعد پھر افاضۂ طلاب کے لیے دروازہ کھولنا۔

الغرض حضرت جس کام کی جستجو و تلاش مین تھے اور جس کو اس عزلت مین ڈھونڈھ رہے تھے جب حق سبحانہ و تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے عطا فرما دیا تو پھر آپ نے افاضۂ طلاب کے لیے دروازہ کھول دیا چنانچہ حضرت خود ہی ایک مکتوب مین لکھتے ہین جس کا خلاصۂ مطلب یہ ہے کہ جب حضرت خواجہ نے مجھے اس طائفۂ علیہ کے مطلع کمال کو پہونچایا اور اجازت بخشی تو مجھے اپنی کمال حاصلہ مین تردد ہوا تو حضرت خواجہ نے از روے کرامت فرما دیا کہ تم تردد نہ کرو ورنہ یہ تردد کمالیت مشائخ مین لازم آتا ہے حسب الامر تعلیم طریقت مین مشغول ہو گیا اور مسترشدین مین کچھ اثر پانے لگا۔ اس اثنا مین پھر کچھ نقص ظاہر ہوا تو مین نے سب طالبین سے اپنے نقص کی بات کہدیا اور انھین رخصت کر دیا مگر انھون نے تواضع پر محمول کیا اور آنا نہ چھوڑا۔ پھر تھوڑے دنون کے بعد حق سبحانہ و تعالیٰ نے احوال منتظرہ سے سر فرازی بخشی۔

حضرت مجدد کا بار دیگر حضرت خواجہ رح کی خدمت مین دہلی آنا۔

چند مدت کے بعد پھر حضرت شیخ علیہ الرحمۃ کو شوق ملازمت خواجہ عالیشان دامن گیر ہوا اور سرہند سے دہلی آئے اور ایک مدت تک پیر بزرگوار کی خدمت با برکت مین رہے اور بڑی بڑی نادرہ صحبتین اٹھائین اور ترقی مدارج حاصل کی اور حضرت خواجہ آپ پر کمال مہربانی اور توجہ فرماتے رہے اور حضرت شیخ کا بھی یہ حال تھا کہ باوجود علو مرتبہ و کثرۃ فضیلت حضرت پیر دستگیر کا وہ ادب و آداب رکھتے تھے کہ اس سے بڑھکر کسیطرح متصور نہین۔

خواجہ حسام الدین حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کے بڑے مقبولون مین سے تھے انکی زبانی یہ حکایت منقول ہے کہ حضرت خواجہ حضرت شیخ احمد کی نہایت ہی خاطر کرتے تھے اور کمال التفات و توجہات فرماتے اور انکی عزت و حرمت مین از حد مبالغہ کرتے تھے مگر حضرت شیخ بھی اتنا ادب کرتے تھے کہ ہم لوگون مین سے کسی کو یہ بات میسر نہ تھی اسی سے وہ اورون سے پہلے کامیاب ہوے ایک دن کا ذکر ہے کہ مجھے حضرت خواجہ نے آپ کے پاس بھیجا کہ انھین بلا لاؤ۔ جب مین آپکے پاس آیا اور کہا کہ حضرت پیر دستگیر آپ کو بلاتے ہین تو اس بات کے سنتے ہی آپکے چہرے کا رنگ فق ہو گیا اور ہوائیان اڑنے لگین اور یہ حالت ہو گئی کہ جیسے کوئی خوف زدہ

ہوتا ہے اور نہایت اضطراب واقع ہوگیا اور سارے بدن پر رعشہ پڑگیا اور کپکپانے لگے

میں نے اپنے جی میں کہا سبحان اللہ وہ جو ہم سنا کرتے ہیں۔ نزدیکان رابیش بود حیرانی۔ تو وہ

ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ انتھے حضرت شیخ اپنے رسالۂ مبدأ و معاد میں خود لکھتے ہیں کہ

حضرت خواجہ رح کی خدمت میں چار شخص ممیز تھے

چہار کس بودیم در ملازمت حضرت خواجہ خود کہ پیش مردم درمیان سائر یاران امتیازی

داشتیم و ہر کدام مارا نسبت بحضرت خواجہ قدس سرہٗ اعتقاد علیحدہ بود و معاملہ جدا

این فقیر بیقین می دانست کہ مثل این صحبت و اجتماع و مانند آن تربیت و ارشاد بعد

زمان آن سرور علیہ و علےٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات ہرگز بوجود نیامدہ است شکر

این نعمت بجائے باید آورد کہ اگرچہ بشرف صحبت خیر البشر علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والسلام

مشرف نشیدیم بارے از سعادت این صحبت محروم نماندیم و ہر کدام را باندازۂ اعتقاد

بہرہ رسید۔ انتہے کلامہ

یعنی ہم چار شخص تھے کہ جو اور یاروں میں ممیز تھے اور ہر ایک کو حضرت خواجہ سے نسبت و اعتقاد

جداگانہ تھا اور معاملہ بھی جدا تھا یہ فقیر بیقینی یہ بات جانتا تھا کہ اس جیسی صحبت اور تربیت و ارشاد

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے بعد سے کبھی ظاہر نہیں ہوئی اگرچہ ہم شرف صحبت خیر البشر

علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ سے مشرف نہوئے مگر اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیئے کہ ہم اس صحبت کی

سعادت سے محروم نہ رہے اور ہر شخص کو اپنے اعتقاد کے موافق حصہ مل گیا۔

حضرت خواجہ نے کارخانۂ ارشاد حضرت مجدد کے حوالے فرمادیا۔

غرضکہ حضرت خواجہ نے کارخانۂ ارشاد کو آپکے حوالے فرما کر طالبوں کی تربیت آپ سے متعلق

کردی اور ایک مدت تک حضرت شیخ جناب خواجہ علیہ الرحمۃ کے قدوم میمنت لزوم میں رہے

پھر اپنے وطن مالوف کی طرف مراجعت فرما ہوئے اور افاضات سالکان الی اللہ میں مشغول

ہو گئے جو کچھ ترقیات اور حالات مریدین اور پیر بھائیوں کے ہوتے اُسے بزبان قلم حضرت

خواجہ سے عرض کرتے۔ چنانچہ بعض عرائض جو آپ نے حضرت خواجہ رح کی خدمت میں بھیجے ہیں

یہاں بھی انشاء اللہ تعالےٰ درج کیے جائیں گے اور جسے تفصیل کے ساتھ دیکھنے کا شوق ہو

وہ عنوان دفتر اوّل مکتوبات قدسی آیات کو ملاحظہ فرمائے۔

اور اسی طرح حضرت خواجہ بزرگوار غائبانہ اُن یاروں کا احوال دریافت فرماتے کہ جو آپ کے

Marfat.com

پاس دہلی میں رہتے تھے اور فرماتے کہ توجہ کرکے ہر ایک کی ترقیات و قابلیات معلوم کرکے سرہند ہے انھیں لکھو۔ ایک دن آپ کے ایک خاص یاروں میں سے حضرت خواجہ سے بتضرع عرض کرنے لگا کہ حضرت توجہات اور عنایات خاصہ اس عاجز پر فرمایئے تو حضرت خواجہ فرمانے لگے کہ ابکی مرتبہ جب شیخ احمد آئیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم تمہاری طرف سے کہدینگے وہ تمہارے حق میں توجہات خاصہ ضرور فرمائیں گے اور تھوڑے ہی دنوں میں تمھیں مقامات عالیہ پر پہونچادیں گے۔ اور ایسے ہی دقائق علوم طریق اور درجات مقامات بعض ارباب معرفت آپ دریافت فرماتے رہے ہیں اور جو کچھ اس باب میں آپ نے معروض کیا حضرت خواجہ نے اُسے پسند فرمایا ہے اور یہ مکتوبات حضرت خواجہ عالیشان قدس سرہٗ نے آپ کو لکھا ہے اور بروایت خواجہ محمد ہاشم کشمی رح کہ میں نے بے واسطہ خط شریف سے نقل کیا ہے۔ ان مطالب کا شاہد ہے اور وہ مکتوب شریف یہ ہے۔

حضرت خواجہ کا مکتوب حضرت شیخ احمد کے نام

ہو مسند ارشاد واسع وانور باد۔ مسودہ رسالہ کہ در طریقہ خواجگان تمام شدہ خواجہ برہان کحل البصر مشتاقان گردانیدند حمد اللہ سبحانہ والمنۃ بغایت عالی ست و لطیف لیکن بخاطر مے رسد کہ التماس نمودہ آید کہ قدرے از احوال حضرت خواجہ احرار قدس سرہٗ تفتیش فرمایند شاید کہ امور دیگر ہم ظاہر شود ہمان روز کہ بمطالعہ آن لطیفہ غیبیہ مشرف شد در اثنائے تفاس خاطرے آمد کہ دست چپ یعنی عالم ارواح بایشان تعلق دارد چون حاضر شد بجہت ضعف حافظہ متردد گشت کہ مشار الیہ کہ بود لیکن ظن غالب آن بود کہ اشارہ بحضرت خواجہ بود۔ یکے در طبقہ ائمہ دیدہ شود ممکن کہ چیزے ظاہر گردد۔ دیگر از سخنان ایشان معنی عصمتے مفہوم میشود و این نیز از بعض خوابہا دریافتہ شدہ کہ ایشان بحسب خلقت نہایت در بدایت مندرج مخلوق شدہ اند چہ عجب اگر فوق نقطہ علم در زیر مقام وحدت علیا کہ قابلیت مطلقہ است مخلوق باشند یکی کرم نمودہ آنجا ہم دیدہ شود۔ ایضاً در مقام حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نظر بیندازند کہ داخل آن مقام شدہ بہ نزول آمدہ اند یا از راہ دیگر بکنار آمدہ اند شاید کہ مخلوقیۃ فوق نقطہ بسبب عدم تقرر دران مقام شدہ باشد بارے البتہ عنایت نمایند و نیک تفتیش

Marfat.com

نمایند کہ خیلے خاطر نگران ست۔ التماس دیگر آنکہ در باب فنای بشریت نیز توجہی فرمایند کہ از غیر مقام فنائے فی اللہ نیز مقامی دارد یا منحصر ست در داخل شدن ہمین مقام از جملہ جماعتے کہ در فوق این مقام مخلوق شدہ اند ظاہر اینست کہ ہمچنان محفوظ باشند و حاجت بکسب در ظہور فنائے بشریت نداشتہ باشند و ایضاً در جاحتی کہ در زیر ہمان مقام وحدت محو شدہ باشند و اگرچہ از راہ جذبہ قیومیت یا غیر آن رفتہ باشد نیز از عود بوجود بشریت محفوظ باشند۔ ایضاً یک نظرے در خانہ جبروت کہ مقام انبیا را ست صلوٰۃ الرحمٰن علےٰ نبیّنا وعلیہم نیز بکشند کہ در آنجا نیز مقامے خواہد بود کہ از عود مذکور امین گردانند۔ ایضاً در مقام فنائے فی اللہ نیز نظری بفرمایند کہ شاید غیر ازین راہ ظاہر بتفصیل راہ دیگری ہم داشتہ باشد و بعض ازین عزیزان از آن راہ داخل شدہ باشند باقی احوال آن متوقعت ایشان را بہتر معلوم ست چہ نویسم چندان اسامی و علامات مقامات مارا معلوم نیست تغیرات را چہ نوع توان نوشت انشاء اللہ انچہ مرضی ست ہمان شود محمد صادق و جمیع برادران داعرہ نیاز مندی قبول نمایند۔

مولانا محمد ہاشم رح نے دو مکتوب اور بھی لکھے ہین وہ بھی یہان درج کیے جاتے ہین۔

حضرت خواجہ کا دوسرا مکتوب

ہو۔ حق سبحانہ با علے مرتبۂ الکمال برساناد۔ وَلِلْاَرْضِ مِنْ کَاْسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ تکلفے نیست انچہ حقیقت حال ست نوشتہ مے شود۔ پیر انصاری قدس سرہٗ میفرمود من مرید خرقانی ام لیکن اگر خرقانی درین وقت میبود با وجود پیریش مریدی من می کرد ہر گاہ صفت آن بے صنفان این باشد گرفتاران آثار صفات چہا جان فدا سے لوازم طلبگاری نکنند و از ہر کجا بوئی بمشام ایشان رسد در پے آن نروند اکنون تامل و اہمال ما نہ از استغنا و بے نیازی ست موقوف باشارت ست ؎

گر طمع خواہد زمن سلطان دین　　خاک بر فرقِ قناعت بعد ازین

بارے نسخہ حال و ارادہ ما اینست خدائی عز و جل برانچہ مے باید مہتدی گرداناد۔ واز عجب و پندار مخلصی بخشاد و بقیتہ المقصود جناب سیادت مآب امیر صالح نیشاپوری سلمہ اللہ اظہار طلب نمودند چون وقت مقتضے این نبود تضیع اوقات ایشان دادن

Marfat.com

از مسلمانی نمود - لاجرم بصحبت شما فرستاده شد انشاء اللہ بقدر استعداد بہرہ مند

گردند و توجہ لطف کامل باید والدعا -

ھو - اللہ تعالےٰ فقرا و مساکین درمانده را از برکات برگزیدگان بدرمانی برساناد - (حضرت خواجہ کا تیسرا مکتوب)

مدتی ست کہ عرض نیازمندی بدرگاه ولایت نہ کرده ام آرے این یک کلمہ را قاصدان

صادق حامل مے توانند شد - الحمدللہ این قسم خود صورت می بندد دیگر چہ نویسم سخن درویشان

بحضرت شما نوشتن بغایت بی شرمی ست حکایت اوضاع صوریہ بسیار بیجا -

الغرض مار احد خود مے باید دانست و از فضول احتراز باید کرد والدعا -

سبحان اللہ سبحان اللہ کیسے پیر اور کیسے مرید حیرت کا مقام ہے یہ عجز و تواضع جو ان مرید اور پیر مین

پایا جاتا ہے کم کسی سے ظہور مین آیا ہے اور بہت ہی کم سُنا گیا ہے حضرت خواجہ کی جو عنایت

اس خلیفہ بزرگ پر ہوئی ہے ایسی کسی پر نہین ہوئی - اور جو مدح و ثنا آپ کی کسی مرید کی نہین کی

چنانچہ وہ الفاظ جو حضرت خواجہ بزرگوار نے مختلف اوقات مین آپ کے حق مین فرمائے ہین اتنے (الفاظ مدحیہ خواجہ بزرگوار در حق حضرت شیخ رح)

ہین کہ بیان نہین کیے جا سکتے مگر اُن مین سے معدودے چند درج ذیل کیے جاتے ہین -

امروز در زیر فلک ازین طائفہ علیہ چون ایشان نیست - ایشان از کمل مرادان

ومحبوبان اند - ایشان قطب اند - بعد از صحابہ و کمل تابعین و مجتہدین چون ایشان

معدودے چند از اخص الخواص بنظر در مے آیند - ما درین سہ چہار سال شیخی نکردیم

چندروز بازی کردیم اما الحمدللہ والمنة کہ این بازی ما و این دکان پردازی ما بیفائدہ

نشده کہ چون ایشانے بروے کار آمد -

اور حضرت محمد ہاشم صاحب زبدة المقامات خود حضرت شیخ رح سے روایت کرتے ہین کہ ہمارے

خواجہ قدس سرہ کی سرگرمی طالبون کی تربیت مین جب ہی تک زیادہ رہی جب تک میرا معاملہ

انتہا کو نہ پہونچا تھا جب آپ میرے کام سے فارغ ہو گئے تو مشیخت سے ہاتھ کھینچ لیا اور سارے

طالبون کو میرے حوالے کر دیا اور فرمادیا کہ یہ تخم ہم سمرقند اور بخارا سے لائے اور اس زمین برکت

آئین ہند مین بو دیا -

تیسرے سفر مین جب حضرت شیخ سرہندسے حضرت خواجہ قدس سرہ کی ملازمت مین آئے تو (تیسری مرتبہ حضرت مجدد کا حضرت خواجہ بزرگوار کی خدمت مین آنا اور انکو پایا یا اور پھر پایا حضرت خواجہ کا انکا بوتشریف لیجانا)

توحضرت خواجہ قبلہ کو بہت بیمار پایا۔ اور زندگی کی امید کم پائی گئی۔ حضرت خواجہ نے اپنے فرزند خواجہ عبید اللہ اور خواجہ محمد عبد اللہ کو جو اُس وقت شیر خوار تھے بلاکر حضرت شیخ سے اُنکے حق مین توجہ کی نسبت فرمایا چنانچہ آپنے بموجب ارشاد پیر بزرگوار بارہا پیرزادون کے حق مین توجہات عالیہ فرمائین چنانچہ اس کا اثر دونون صاحبزادون مین ظاہر ہوا۔ پھر آپ تھوڑے دنون قیام کرکے سرہند تشریف لے گئے مگر پھر آپ کو حضرت خواجہ کی ملاقات میسر نہوئی چندروز تو آپ وطن ہی مین رہے اور پھر بامرو اشارت حضرۃ خواجہ۔ آپ لاہور تشریف لے گئے وہان کے سب چھوٹے بڑون نے آپکی بڑی تعظیم وتکریم کی اور آپ کی تشریف آوری کو نہایت غنیمت جانا اور عام وخاص سے بہت سے لوگ سلسلے مین داخل ہوئے اور صحبت گرم ہوئی اور حلقہ وشغل ومراقبہ خوب ہونے لگا۔

مولانا جمال تلوی کا حضرت مجدد سے فیضیاب ہونا

صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہین کہ مولانا جمال تلوی رحمہ اللہ کے شاگردون مین سے ایک فاضل شخص نے مجھسے بیان کیا کہ لاہور مین ہمارے مولانا نہایت اخلاص ونیازمندی کے ساتھ ہمارے شیخ کی خدمت مین جایا کرتے تھے ایک دن جب مولانا اُس گرامی صحبت سے اُٹھنے لگے تو حضرت شیخ نے چاہا کہ مولانا کی مشایعت کے لئے چند قدم چلین تو مولانا نے آپکی نعلین مبارک اُٹھاکر آپکے قدمون کے آگے رکھدین مولانا کے شاگردون کو اس قدر افراط تواضع نہایت ہی گران گذری چونکہ ہمارا اعتقاد مولانا کے حق مین بہت بڑھا ہوا تھا اور باز روے ورع وتقوی اور صفائی باطنی بھی اُن سے کم نہ سمجھتے تھے۔ جب مولانا باہر تشریف لائے تو ہم شاگردون نے گستاخی کرکے عرض کیا کہ حضرت آپ جیسے شخص کو اس قدر تواضع اور تذلل کرنے کی کیا وجہ ہے تو اُنھون نے فرمایا کہ یہ حضرت ممار باللہ اور محرمان اسرار لی مع اللہ سے ہین ان کا اکرام واحترام ہم لوگون پر لازم ہے تم لوگ مجھے اس باب مین معذور رکھو اور ایک اور شخص جو مولانا مذکور سے نسبت شاگردی اور ہمسائگی رکھتے تھے اس عاجز سے کہنے لگے کہ انھین دنون مین جب کہ حضرت لاہور تشریف لے گئے تھے تو مولانا جمال آپ کی فیض صحبت سے بہرہ ور ہوا کرتے تھے ایک دن خلوۃ مین مولانا نے حضرت سے پوچھا کہ حضرت آپ تو ماہر علوم ظاہری وباطنی ہین مسئلہ وحدۃ الوجود جو بظاہر شرع چندان موافقت نہین رکھتا اور بہت سے اولیا کاملین اسی مسئلہ پر ہین آپکے نزدیک اسکی

۵۱ یعنی مولانا محمد ہاشم کشمی سے کہ یہ انھین کی روایت چلی آرہی ہے ۱۲م

اصلیت کیا ہی حضرت نے چند کلمے مولانا کے کان مین کچھ ایسے فرما دیے کہ مولانا کی آنکھ سے آنسو بہنے لگے اور بشرہ مین آپ کے تغیر واقع ہو گیا اور دیر تک ران پر ہاتھ مارتے رہے۔ پھر بالجملہ تمام رخصت ہوئے کسیکو یہ بات معلوم نہوئی کہ آپنے زبان گوہر فشان سے کیا فرما دیا اور مولانا کے گوش ہوش نے کیا سُنا۔ ؎

ندانم چہ گفتی چہ انگیختی — کہ گفتی واز دیدہ خون ریختی

اس غضب اور نسبت توحیدی کی تقریب مین حضرت کے ایک مخلص نے آپکی زبانی یہ بھی نقل کیا کہ حضرت فرماتے تھے کہ ابتدائی غلبات نسبت احاطہ و سریان و معیت مین ایک دن ایک شخص نے جو میرے سامنے قلم پر قط لگایا تو میری انگلی کٹ گئی خلاصہ یہ ہے کہ حضرت لاہور کے علماء و فضلاء کے ساتھ سرگرم صحبت اور سرگرم افادہ طلباء تھے کہ یکایک حضرت خواجہ بزرگوار کے انتقال کی خبر آپکے گوش مبارک مین پہونچی تو آپ کو بڑا صدمہ ہوا اور اُسی وقت دہلی آنے کا ارادہ کیا اور سب سے رخصت ہوکر جانب دہلی متوجہ ہوئے۔

بعض عرایض حضرت شیخ تعالی خدمت سراپا برکت خواجہ صفا کیشان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رح

واضح ہو کہ یہان پر بعض تو پوری عرضیان لکھدی گئی ہین اور بعض عرایض کے فقرے اخذ کر کے بجنسہ نقل کر دیے ہین کہ کتاب مین طوالت واقع نہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کمترین بندگان احمد بذروہ عرض می رساند و حسب الامر الشریف گستاخی می نماید و احوال پریشان را معروض می دارد کہ در اثنار راہ آنقدر تجلی اسم الظاہر متجلی گشت کہ در جمیع اشیا تجلی خاص علحدہ علحدہ ظاہر گشت علی الخصوص در کسوت نسار بلکہ در اجزار آنہا جدا جدا و آنقدر منقاد این طائفہ گشتم کہ چہ عرض نمایم کہ درین انقیاد مضطر بودم و ظہوری کہ درین کسوت بودہ در ہیچ جا نبودہ خصوصیات لطائف و محسنات عجائب کہ درین لباس می نمودہ از ہیچ مظہرے ظاہر نشدہ پیش ایشان تمام گداختہ آب شدہ می رفتم و ہمچنین در ہر طعامی و شرابی و کسوتی جدا جدا متجلی شد لطافتے و

حسنے کہ در طعام لذیذ پر تکلف بود در ماورای آن نبود در آب شیرین تا آب غیر شیرین ہمین
تفاوت بود بلکہ در لذیذ وشیرین یک خصوصیت کمال علی تفاوت الدرجات جدا جدا بود
خصوصیات این تجلی تحریر را بعرض نمی تواند رسانید اگر در ملازمت علیہ می بود شاید
معروض می داشت اما در اثنای این تجلیات آرزوی رفیق اعلی داشتم و باین ہا
ہمہا لکن متوجہ نمی شدم اما مغلوب بودم چارہ نبود درین اثنا معلوم شد کہ این تجلی
با آن نسبت تنزیہی جنگ ندارد باطن ہمچنان گرفتار آن نسبت است بظاہر اصلا ملتفت
نیست وظاہر کہ از آن نسبت خالی ومعطل بود باین تجلی مشرف ساختہ اند وہمچنان یافتم
کہ باطن اصلا بہ ہیچ بصر مبتلا نیست واز جملہ معلومات وظہورات معرض است وظاہر کہ
متوجہ کثرت واشیئیت بود باین تجلی مستعد گشتہ است بعد از آن چندگاہ این تجلیات
رو بخفا آوردند وہمان نسبت حیرت ونادانی حال خود ماند وصارت تلک التجلیات
کان لم یکن شیئا مذکورا وبعد از آن یک فنای خاص رو داد وہمانا کہ آن تعین علمی
کہ بعد از عود یقین پیدا شدہ بود درین فنا گم شد بعد از شبہ از بطلان آن نماندہ درین
وقت آثار اسلام وعلامات انہدام معالم شرک خفی بظہور آمدن گرفت وہمچنین دید قصور
اعمال وتہمت داشتن نیات وخواطر نیز بالجملہ امارات عبودیت ونیستی از آن ظاہر گشتہ اند حق
سبحانہ وتعالی ببرکت توجہ حضرت ایشان بحقیقت بندگی رساند منتہا عرضداشت کمترین
بندگان احمد بندہ عرض می رساند کہ از تقصیرات خود چہ عرض نماید ما شاء اللہ کان
وما لم یشاء لم یکن ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم علومی کہ تعلق بمقام فنا
فی اللہ والبقاء بہ داشتند حق سبحانہ بعنایت خود منکشف ساخت وہمچنین معلوم کرد کہ توجہ
خاص ہر شے چیست وسیر فی اللہ بچہ معنے ست وتجلی ذاتی برقی چہ باشد ومحمدی المشرب کیست
وامثال آن ودر ہر مقام لوازم وضروریات آن را می نمایند ومی گذرانند وکم چیزی ماندہ باشد
کہ اولیاء اللہ قدس اللہ اسرارہم آن را نشان دادہ اند ودر راہ فنا وگذارند ونمایند
قبیل ہمہ قبل بلا علۃ ہمچنانکہ ذوات اشیاء را مجعول می داند اصل قابلیات
واستعدادات را نیز مجعول ومصنوع می داند او سبحانہ بحکم قابلیات نیست ونشاید

که چیزے بروی حاکم باشد زیاده گستاخی نه نموده ع بنده باید که حد خود داند منها در عریضه رقم نموده چندین مرتبه از برای دفع بعض امراض توجه کرده شد و اثر آن ظاهر گشت و همچنین احوال بعضے مردے که از عالم برزخیت ظاهر شده بود و نیز تا زبرائے دفع آلام و شدائد آنها توجه کرده شده اما حالا قدرت بر توجه نمانده است که بر هیچ چیز خود را جمع نمیتوانم ساخت بعض شدائد از مردم بر فقیر گذشت ستمها نمودند و جمع کثیر از متعلقان این جانب را بناحق ویران ساختند و جلاوطن نمودند اصلا بخاطر غبار کلفت راه نیافت چه جائے آنکه بد آنها بخاطر گذرد و منها همدرین عریضه است که چنانکه سابقاً تعلق ارادت بمرادات بر طرف شده بود لیکن اصل ارادت مانده بود چنانچه معروض داشته بود الحال ارادت هم از بیخ بر آمد و حینئذ لا مراد و الارادة و صورت این فنا نیز در نظر آمد و بعضے علوم که مناسب این مقام بوده فائض گشت چون در تحریر آن علوم بواسطهٔ دقت و غموض تعسرے بود لاجرم عنان قلم را از تحریر آن گردانیده و در وقت تحقیق این فنا افاضهٔ علوم یک نظر خاص در ماوراء وحدت پیدا شده هرچند مقرر است که در ماورای وحدت نظری نیست بلکه هیچ نسبتے نیست اما آنچه مییابد معروض می دارد تا زمانے که یقین نه پیوست بر نوشتن جرأت ننمود و هیچ شبهه دران راه نے یابد هرچند در تفرقه وحدت است و نه وراے آن و نه در هیچ مقامے که بعنوان حقیقت بداند تا حق را وراے آن داند حیرت و جهل همان صرافت ست و از ین دید هیچ تفاوتے نشده نمی دانم چه عرض نمایم همه تناقض در تناقض است در گفت نمی آید حال نمی شبهه محقق است اَستَغفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوبُ اِلَی اللّٰهِ مِن جَمِیعِ مَا کَرِهَ اللّٰهُ قَولاً وَفِعلاً حَاضِراً وَنَاظِراً و ایضاً این زمان چنان معلوم گشت که سابقاً آنچه از ین صفات می دانستم فی الحقیقت فنا و خصوصیت صفات بود و ما به الامتیاز آنها بوده که در ضمن وحدت مندرج شده بودند و خصوصیات زائل گشته الحال اصل صفات وَلَو کَانَت عَلٰی سَبِیلِ الاِنْدِمَاجِ وَالاِندِرَاجِ نیز بر طرف شده قهرمان احدیت هیچ چیز را نگذاشته بیشترے که از مرتبه علم اجمالی یا تفصیلی حاصل شده بود نماند و تمام نظر بر خارج آمده کَانَ اللّٰهُ وَلَم یَکُن مَعَهٗ

Marfat.com

شیٔ الآن کما کان این زمان مطابق حال گشته وسابقاً علم بمضمون این حدیث بوده
منها از عنایات خداوندی جل وعلی که ببرکت توجهات علیه حضرت ایشان علی التواتر
والتوالی فائض و واردند چه عرض نماید ؎

من آن خاکم که ابرے نوبهاری — کند از لطف بر من قطره باری
اگر بر روید از تن صد زبانم — چو سوسن شکر لطفش کے توانم

هرچند اظهار این قسم احوال موجب جسارت وگستاخی ست و مشعر افتخار و مباهات ؎

ولے چون شه مرا برداشت از خاک — سزد گر بگذرانم سر ز افلاک

ابتدا ر عالم صحو و بقا از اواخر ماه ربیع الآخر است وتا حال ببقاء خاص در هر یک مدتی مشرف میسازند ابتدا از تجلی ذاتی حضرت شیخ محی الدین ست قدس سره در صحو می آیند باز بسکری برند و در نزول و عروج علوم غریبه و معارف عجیبه افاضه میفرمایند و باحسان و شهود خاص در هر مرتبه که مناسب بقای آن مقام ست مشرف میسازند بتاریخ ششم ماه مبارک رمضان ببقای مشرف ساختند واحسانی میسر شد که چه عرض نماید می داند که نهایت استعداد تا آنجا بوده و وصلی که مناسب حال بود هم اینجا میسر گشت هرچند فنا اتم باشد بقای مرتب بران اکمل خواهد بود و هرچند بقا اکمل باشد صحو بیشتر خواهد بود و هرچند صحو بیشتر افاضهٔ علوم موافق شریعت غرامی افتد چه کمال صحو انبیا را بود علیهم الصلوة والسلام معارفی که از ایشان سرزده شرائع ست و عقائدے که در ذات و صفات بیان فرموده اند و مخالفت ظاهر آن از بقیه سکر است الحال معارفی که باین کمینه فائض اند اکثر تفصیل معارف شرعیه است و بیان آنها وعلم استدلالی کشفی واضح ے گردد و مجمل مفصل میشود ع

گر بگویم شرح این بیحد شود — ے ترسم که مبادا منجر بگستاخی شود

بنده باید که خود داند مرشد علی الاطلاق جل شانه ببرکت توجهات علیه بهر دو طریق جذبه سلوک تربیت فرموده وبهر دو صفت جمال و جلال مربی ساخت حالا جمال عین جلال است و جلال عین جمال علامت این تربیت متحقق شدن است بمحبت ذاتی پیش از تحقق آن امکان ندارد و محبت ذاتیه علامت فنا است و فنا عبارت از نسیان ما سوی ست پس

Marfat.com

تا زمانی که علوم بتمام از ساحت سینه رفته نشود و بجهل مطلق متحقق نشود از فنا بهره ندارد و این حیرت و جهل دائمی است امکان زوال ندارد نه آنست که گاهی حاصل شود و گاهی زائل گردد غایت ما فی الباب پیش از بقا جهالت محض است و بعد از بقا جهالت و علم با هم جمع و در عین نادانی بشعور است و در عین حیرت بحضور که این موطن حق الیقین است که علم و عین حجاب یکدیگر نیستند و علمی که پیش از جهالت حاصل شود از حیز اعتبار خارج است با وجود آن اگر علم است در خود است و اگر شهود است هم از خود اگر معرفت است با حیرت نیز در خود است تا زمانی که نظر در برون است بے حاصل ست اگرچه در خود نظر داشته باشد از نظر بیرون بالکل منقطع میباید شود که حضرت خواجه بزرگ قدس الله سره مے فرمایند که اهل الله بعد از فنا و بقا هرچه مے بینند در خود می بینند و هرچه مے شناسند در خود می شناسند و حیرت ایشان در وجود خود ست ازینجا هم صریحا معلوم مے شود که شهود و معرفت و حیرت در نفس ست در برون هیچ کدام اینها نیست تا زمانی که یکی ازین ثلثه در برون ست اگرچه در خود هم دارد از فنا بهره ندارد و کیفیت البقا. نهایة مرتبه در فنا و بقا اینست و این فنا مطلق ست و مطلق فنا عام ست و بقا باندازهٔ فنا ست لهذا بعض از اهل الله بعد از تحقیق بفنا و بقا در برون نیز شهود دانند اما نسبت این عزیزان فوق همه نسبتها است ؎

نه هر که سر بتراشد قلندری داند ؏ نه هر که آئینه دارد سکندری داند

این نسبت حضرت خواجه عبد الخالق است و متمم و مکمل آنحضرت خواجهٔ خواجها حضرت خواجه بهاء الحق والدین است المعروف به نقشبند قدس سرهما منها عجب کاری است اولاً هر بلا و مصیبت که واقع مے شد باعث سرور و فرحت میشد و هل من مزید می گفت و هرچه از منعمه دنیویه کم میشد خوش می آمد و این قسم را آرزو میکرد حالا که بعالم اسباب فرود آورده اند و نظر بر عجز و افتقار خود افتاده اگر اندک ضرری لاحق میشود در اول دهله نوعی از حزن روی داد هرچند بسرعت زائل میشود و هیچ نماند و همچنین اگر پیش ازین دعا می کرد از برای رفع بلا و مصیبت مقصود از دعا رفع آن نمے بود بلکه امتثال امر ادعونی بود حالا مقصود خلاص از بلیه و مصائب است و خوف و حیرتی که زائل شده بودند باز رجوع کردند و معلوم شد که آن

از سکر بود در صحو ہرچہ عوام الناس راہست از عجز و افتقار و خوف و حزن و غم و شادی در ابتدا ارکہ مقصود از دعا رفع بلا نبود دل را این معنی خوش نمی آمد لیکن حال غالب بود بخاطر می گذشت کہ دعای انبیا از ین قبیل نبود کہ حصول مراد نخواہند حالا کہ بآن حالت مشرف ساختند حقیقت کار را واضح گردانیدند معلوم شد کہ دعاہائی انبیا علیہم الصلوات والتسلیمات از سر عجز و افتقار و خوف و حزن بودہ نہ مجرد امتثال امر بعض امور کہ روی می دہد بحسب امر گاہ بعرض آن گستاخی نماید منہا ہرچہ آن از مسئلہ وحدت وجود و توابع آن گفتہ اند در اوائل حال بآن مشرف ساختند و شہود احدیت در کثرت میسر شد از ان مقام بدرجات بالا بردند و انواع علوم درین ضمن افادہ فرمودند اما مصداق این مقامات و معارف از کلام قوم صریحا یافتہ نشود و اشارات و رموز اجمالیہ در کلام الشریف بعضے از بزرگان ہست لیکن گواہ عدل بر صحت آنہا موافقت ظاہر شریعت غرا ندارند و ہیچ موافقت بحکما و اصول معقولہ آنہا ندارند بلکہ از علماء اسلام جماعت کہ مخالفت باہلسنت دارند با اصول آنہا نیز موافق نیست استطاعت مع الفعل منکشف شدہ است پیش از فعل قدرتے ندارد و قدرت بقدر فعل می بخشند و تکلیف بر سلامت اسباب و اعضا پندارند کما قررہ علماء اہل السنۃ و درین مقام خود را بر قدم حضرت خواجہ نقشبند قدس اللہ سرہ الاقدس مے یابد ایشان درین مقام بودہ اند و حضرت خواجہ علاء الدین را قدس سرہ نیز ازین مقام نصیبے ہست و از بزرگان این سلسلہ علیہ حضرت خواجہ عبد الخالق اند قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس و در مشائخ ما تقدم حضرت خواجہ معروف کرخی و امام داؤد طائی و خواجہ حسن بصری و حبیب عجمی قدس اللہ تعالی اسرارہم المقدس حاصل این ہمہ کمال بعد بیگانگی است کار از معالجہ گذشتہ است تا زمانی کہ حجب مسدول بودہ اند سعی و اہتمام گنجایش رفع آنہا داشت اکنون بزرگی او حجاب اوست ع

فلا طبیب لہا ولا راقی ہم او مگر کمال بیگانگی و بے مناسبتی را وصل و اتصال نام نہادہ اند ہیہات ہیہات ہمان بیت یوسف زلیخا موافق حال ست

در افگندہ وف این آوازہ راست ... کز و بر دست وف کوبان بود پوست

شہود کجاست و شاہد کیست و شہود چیست ع خلق را روی کے نماید آدم للتراب

وَرَبُّ الْاَرْبَابِ خود را بنده مخلوق غیر مقدور رسیدانده و همچنین تمام عالم را و خالق و قادر حق را عز و جل می داند غیر این هیچ نیست اثبات نمی کند غیبت و مراقبت خود کجا ع در کدام آئینه در آید او منتها مدتے ست که از احوال خدمه عتبه علیه اطلاع ندارد مگر انست ؎

عجبے نیست اگر زنده شود جان عزیز چون از ان خضر جدا مانده بهمامی برد می داند که شایان دولت حضور نیست ع این بسکه رسد ز دور بانگ جرسم۔ عجائب کار ما است نهایت بعد را قرب نامیده اند و غایت فراق را وصل گفته اند گویا فی الحقیقت در ضمن این اشاره نفی قرب و وصال کرده اند ؎

کیف الوصول الی سعاد و دونها قلل الجبال و دونهن حتوف

پس حزن ابدی و فکر دائمی لاجرم دامن گیر آید مرادان را نیز آخر الامر باراده مرید باید شد و محبوب را بمحبت محب می باید گشت آن سرور دین علیه من الصلوٰة اکملها و من التحیات افضلها باوجود مقام مراتب و محبوبیت از محبین آمد و از مریدین گشت لاجرم از حال او خبر داد ندکه کان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْحُزْنِ دَائِمَ الْفِكْرِ و آن سرور فرموده علیه الصلوٰة والسلام مَا اُوْذِيَ نَبِيٌّ مِثْلَ مَا اُوْذِيْتُ محبان بار محبت توانند کشید محبوبان را تحمل این بار دشوار ست این قصه پایانی ندارد ع قصة العشق لا انفصام لها منتها چون حضرت حق سبحانه و تعالی از برکت توجهات علیه از رقیت احوال محرر ساخت و از تلوین به تمکین مشرف گردانیده حاصل کار جز حیرت و پریشانی بدست نیامد از وصل جز هجر و از قرب جز بعد حاصل نشد و از معرفت جز به نکرت و از علم جز جهل نیفزود لاجرم در عرضداشت ها توقف واقع شد عجیب آنست که حالا بحق نیستی مشرف ساخته اند که در ان موطن علم و عین حجاب یک دیگر نیستند و فنا و بقا در ان جمع اند در عین حیرت و بی نشانی علم و شعور ست و نفس غیبت حضور ست باوجود علم و معرفت جز ازدیاد جهل دیگر نیست ع عجب اینست که من واصل و سرگردانم۔ الله تعالی بمحض عنایت بغایت خویش در مدارج کمالات ترقیات ارزانی داشته است فوق مقام ولایت مقام شهادت است و نسبت ولایت بشهادت نسبت تجلی صوری بتجلی ذاتی ست بل بعد ما بینهما اکثر من بعد هٰذین التجلیین

Marfat.com

وفوق مقام شهادت مقام صدیقیت است وتفاوتی که میان این دو مقام است اَجَلُّ مِنْ اَنْ یُعَبَّرَ عَنْهُ بِعِبَارَةٍ وَاَعْظَمُ مِنْ اَنْ یُشَارَ اِلَیْهِ بِاِشَارَةٍ وفوق آن مقامی نیست اِلَّا النُّبُوَّةُ عَلٰی اَهْلِهَا الصَّلٰوةُ وَالتَّسْلِیْمَاتُ ونشاید که میان صدیقیت ونبوت مقامی بوده باشد بلکه محالست واین حکم محالیت او بکشف صریح صحیح معلوم گشته وآنچه بعضی از اهل الله واسطه میان این دو مقام ثابت کرده اند وبقربت نامیده اند بآن نیز مشرف ساختند وبر حقیقت آن مقام اطلاع دادند بعد از توجه بسیار وتضرع بیشمار اولاً همان طور که بعضی اکابر فرموده اند ظاهر شد آخر الامر حقیقت را معلوم فرمودند آری حصول آن مقام بعد حصول مقام صدیقیت ست در وقت عروج اما واسطه بودن محل تامل است بعلت تلازمت صوری انشاء الله تعالی حقیقت را بتفصیل عرض خواهد کرد آن مقام بس عالی ست در منازل عروج فوق آن مقامی معلوم نیست ونهایت وجود بر ذات جل وعلا درین مقام ظاهر میشود چنانکه مقرر علماء اهل حق ست شَکَرَ اللّٰهُ تعالی سَعْیَهُمْ واینجا وجود هم در راه میماند وفوق آن عروج واقع میشود ابوالمکارم رکن الدین شیخ علاء الدوله در بعضی مصنفات خود میفرمایند وَفَوْقَ عَالَمِ الْوُجُوْدِ عَالَمُ الْمَلِکِ الْوَدُوْدِ مقام صدیقیت از مقامات بقاست که رو بعالم دارد پایان تر از آن مقام مقام نبوت ست که فی الحقیقت بالاتر است وکمال صحو وبقاست مقام قرب لیاقت برزخیت این دو مقام ندارد که رویش بتنزیه صرف است وتمام عروج ست شَتَّانَ مَا بَیْنَهُمَا

در پس آئینه طوطی صفتم داشته اند — هرچه استاد ازل گفت بگو می گویم

علوم شرعیه نظریه استدلالیه را ضروریه کشفیه ساخته اند واز نظریه بضروریه آورده اند شخصی از خواجه بزرگ قدس الله تعالی سره الاقدس پرسید که مقصود از سلوک چیست فرموده اند تا معرفت اجمالی تفصیلی شود واستدلالی کشفی گردد نفرمودند که علوم دیگر سوای آنها حاصل شود آرے در راه علوم ومعارف بسیار روی میدهند که از آنها میباید گذشت ونهایة النهایة که مقام صدیقیت ست نرسید از ین علوم بهره نیابد فیا لیت شعری این من اهل الله القائلین بحصول هذا المقام الشریف بانفسهم ولیس لهم مناسبة بعلوم

ھذا المقام ومعارفہ فیما وجھہ وفوق کل ذی علمٍ علیم۔ وبر سرّ مسئلہ قضا وقدر نیز اطلاع دادند وآن را بہ نہجے اعلام فرمودند کہ بہ ہیچ وجہ با اصول ظاہر شریعت غرا مخالفت لازم نیاید واز نقص ایجاب وشائبہ جبر مبرا ومنزہ است در ظہور مشابہ قمر لیلۃ البدر است عجب است کہ باوجود عدم مخالفت بہ اصول شریعت این مسئلہ را چرا پوشیدہ داشتہ اند اگر شائبہ مخالفت می داشت اخفا وستر مناسب بود لا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ ۝

گر از حسرۂ آنکہ از بیم تو کشاید زبان جز بہ تسلیم تو

وعلوم ومعارف در رنگ نیسان میریزند کہ قوت مدرکہ از تحمل آن عاجز می شود وقوت مدرکہ مجرد تعبیر ست لَا یَحْمِلُ عَطَایَا الْمَلِکِ اِلَّا مَطَایَاهُ واول شوق آن بود کہ این علوم غریبہ را در قید کتابت آوردہ شود اما توفیق نیافت وازین امر در باز بود آخر الامر تسلی فرمودند کہ مقصود از افاضۂ آن علوم حصول ملکہ است نہ یاد کردن آن علوم چنانچہ طلبہ علوم تحصیل علوم برائے آن می کنند کہ ملکہ مولویت بہم رسانند نہ آنکہ حفظ اصول صرف ونحو وغیرہما کنند۔ انتہی عن الروضۃ الشریفۃ رزقنا اللہ فہمہا وحفظہا

حضرت شیخ رح کا پیر بزرگوار کے انتقال کی خبر سن کر لاہور سے دہلی آنا اور پھر وطن کو مراجعت کرنا

حضرت لاہور ہی مین تھے کہ یکایک حضرت خواجہ صفا کیشان خواجہ باقی باللہ رح کے انتقال پرملال کی خبر آپ کو پہونچی آپ یہ خبر سنتے ہی لاہور سے دہلی آئے اور زیارت روضۂ انور سے مشرف ہوئے اور مخدوم زادون اور پیر بھائیون سے تعزیت پرسی کی آپ کے تشریف لانے سے ایک تسکین سی سب کو ہو گئی اور سب طالب تربیت وصحبت ہوئے آپ نے بھی بحکم ووصیت پیر بزرگوار اور بموجب التماس یاران دل افگار چند مدت وہان قیام فرمایا جیسا کہ سرگرمی حلقہ ومراقبہ کی حضرت خواجہ باقی باللہ قدس اللہ سرہ الاقدس کی حیات بابرکات مین تھی وہی سرگرمی ازسرنو پھر تازگی پا گئی اور آثار توجہات اور انوار جذبات طالبون کے باطن مین جلوہ گر ہونے لگے کہ یکایک حاسدان مناع الخیر نے ایسا کچھ فساد اٹھایا کہ حضرت خواجہ کے مخلصون مین

حاسدان مناع الخیر کا فساد برپا کرنا اور حضرت مجدد رح کا سمجھانا اور بعض کی نسبتیں سلب کرنا

Marfat.com

طرح طرح کے شبہات ڈالدیے جس سے وہ لوگ پراگندہ خاطر ہو گئے جب حضرت کو معلوم ہوا تو آپ نے اس طور پر ان لوگون کو سمجھایا کہ جس مین اخلاص و اتحاد کی ترقی اور پراگندگی دور ہو اور فائدہ رسان ہو مگر جب اُن لوگون نے نہ مانا اور آپ نے بھی جان لیا کہ میرا سمجھانا ان کو مفید نہ پڑا تو آپ نے بعض لوگون کی نسبتین سلب کرلین کہ شاید اس سے یہ لوگ متنبہ ہو جائین مگر جب اس سے بھی متنبہ نہوئے تو آپ نے وہان رہنا مناسب نہ سمجھا اور وہان سے رخصت ہو کر اپنے وطن مالوفہ مین آگئے ایک مدت کے بعد بعضے آپ کے پیر بھائی معذرت کرنے لگے حضرت نے نہایت کرم کے ساتھ عفو فرمایا۔ شیخ تاج الدین جو حضرت خواجہ کے رئیس الخدمت تھے اُن کے دل مین بھی حضرت کی طرف سے کچھ شکوک پیدا ہوگئے تھے جب وہ اپنے مکان پر آئے اور نسبت باطنی کی طرف متوجہ ہوئے تو اپنے مین اس نسبت کا بالکل اثر نہ پایا شیخ تاج رح اس بات سے بڑے گھبرائے اور بہت ہی متفکر ہوئے کہ یہ کیا معاملہ ہے جس سے نسبت باطنی سلب ہوگئی شب و روز اسی تردد مین رہتے کہ کسی طرح یہ راز سربستہ کھلے کہ ناگاہ ایک شب حالت نوم مین کیا دیکھتے ہین کہ جمیع اولیا رامت ایک مجلس مین جمع ہین اور حضرت شیخ بھی اس مجلس مین تشریف رکھتے ہین اولیا رامت سے ہر ایک شخص شیخ تاج سے یہ کہتا ہے کہ تم کمّل اولیا رامت سے منکر ہو تم کو معلوم نہین تمہارا انکار کرنا تمہارے لیے خسران کا باعث ہے شیخ تاج یہ بات سُن کر بہت حیران ہوئے اور کہنے لگے کہ وہ کون کمل اولیا رامت ہین جن کا مین منکر ہون سب نے حضرت شیخ کی طرف اشارہ کیا شیخ نے جو دیکھا تو معلوم کیا کہ حضرت شیخ احمد صدر مجلس مین رونق افروز ہین شیخ تاج حضرت کی خدمت مین آئے اور تقصیر معاف کرائی اور حضرت نے معاف کیا جب شیخ تاج بیدار ہوئے اور تائب ہو کر کمال تضرع وزاری کی اور اپنی نسبت باطنی کی طرف متوجہ ہوئے تو اُسے بحال پایا اُس کے بعد ایک خط مولانا قیر پوری کو لکھا کہ اگر حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کو عریضہ لکھو تو میری طرف سے بھی لکھنا کہ آپ نے حالت واقعہ مین میری عفو تقصیر فرمائی ہے ظاہر مین بھی معاف فرماوین اور یاران دہلی سے کہدو کہ جو اُن سے رجوع کر کے پھر گیا ہے وہ مرتد طریقہ ہے اور جس نے رجوع نہ کیا اور منحرف ہوا وہ بھی مرتد طریقہ ہے اور سلب ایمان کا اندیشہ ہے بوجہ پیر بھائی ہونے کے اتنا لکھدیا گیا ہے اور آگاہ کر دیا گیا ہے۔ اسکے بعد شیخ تاج نے ایک عریضہ مین خود

شیخ تاج کا عالم نوم مین کمل اولیاء امت کا معاینہ کرنا اور عفو تقصیر کرانا۔

Marfat.com

بھی اُس عفو تقصیر کی بابتہ لکھا ساری کیفیت درج کی اور جب حضرت شیخ خواجہ صاحب کے عُرس مین تشریف لائے تو شیخ تاج اور سب یاروں نے آپ کا استقبال کیا اور شہر مین لائے اور بالمشافہ اپنے پیر بھائیوں کی عفو تقصیر چاہی چنانچہ حضرت نے معاف فرمایا۔ پھر حضرت کا یہ معمول ہوگیا کہ آپ ہر سال عُرس پر تشریف لاتے اور پھر وطن کو تشریف لیجاتے۔

حضرت شیخ کا عُرس پر تشریف لانا اور سب کا قصور معاف کرنا

حضرت شیخ کا سفر یا تو دہلی۔ آستان حضرت پیر بزرگوار تک یا آگرہ۔ یا لاہور یا اجمیر شریف یا آخر عمر مین بسبب مزاحمت سلطانی ہمراہ لشکر سلطان بعض شہروں مین آپ کا گذر ہوا اسکے سوا آپ نے کسی جگہہ کا سفر نہین کیا۔ اپنے وطن ہی مین مسند ارشاد پر رونق افروز رہے۔ اور مزاحمت سلطانی کی وجہ یہ آکر پڑی کہ زمانہ اکبری مین ارباب شیعہ کا بہت زور ہوگیا تھا۔ شاہ جہانگیر کے تخت نشین ہونے کے بعد اُنکی بیوی نور جہان بیگم کی وجہ سے اس فرقہ کو اور بھی ترقی ہوگئی اور رفض اور بدعات کی رسمین جاری ہونے لگین حضرت کو جب ان امور کی خبر ملتی تو فرماتے کہ جب تک بین اپنے نفس پر تکلیف نہ اُٹھاؤن گا دین کی تجدید کما حقہٗ نہوگی چنانچہ ردّ روافض مین آپ برملا مکاتیب و رسائل تحریر فرماتے اور بدلائل قاطعہ و براہین ساطعہ اُنھین ساکت فرماتے چونکہ اُن لوگون کا کسیطرح بس نہ چل سکتا تھا اس لئے وہ دل ہی دل مین جلا کرتے اور موقع کے منتظر رہتے اُسی اثنا مین ایک موقع اُنھین یہ ہاتھ آیا کہ حضرت شیخ نے ایک عریضہ حضرت خواجہ کی خدمت مین بھیجا تھا کہ جس مین ذکر سیر و عروج مقامات سلوک درج تھا۔ راقم الحروف لکھتا ہے کہ اگرچہ وہ پورا عریضہ تو مکتوبات شریف کے دفتر اوّل مین درج ہے مگر اس موقع پر ناظرین کے ملاحظہ کے لیے جس قدر ضرورت ہے اُس عریضہ کی عبارت یہان بھی درج کیجاتی ہے تاکہ اس کے اکثر موقع دکھلائے گئے ہین اور وہ یہ ہے۔

مزاحمت سلطانی بحضرت شیخ رح

ثانیاً معروض آنکہ در اثنائے ملاحظہ آن مقام مرۃ ثانیہ مقامات دیگر بعضھا فوق بعض ظاہر شد بعد از توجہ بہ نیاز و شکستگی چون بمقام فوق آن مقام سالک رسیدہ شد معلوم شد کہ آن مقام ذی النورین ست و خلفائے دیگر را ہم دران مقام عبورے واقع ست واین مقام ہم مقام تکمیل و ارشاد است و بالائے آن مقام مقامے دیگر بنظر در آمد چون بآن مقام رسیدہ شد معلوم گشت کہ آن مقام عمر فاروق ست و خلفائے دیگر را ہم دران

Marfat.com

مقام عبوری واقع است و فوق آن مقام مقام صدیق اکبر ظاہر شد رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
و دیگر خلفای عظام را نیز در ان مقام عبوری واقع شدہ است پس بآن مقام رسیدہ شد و از
مشائخ حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ را دیدہ ہر مقام با خود ہمراہ می یافتم و تفاوت نیست الا
در عبور و مقام و مرور و ثبات و بالای آن مقام ہیچ مقامی مفہوم نمی شود الا مقام رسالت
حضرت خاتمت علیہ من الصلوۃ اتمہا و من التحیات اکملہا و محاذی مقام حضرت صدیق
رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقامی دیگر نورانی بس شگرف کہ ہرگز مثل آن در نظر نیامدہ بود
ظاہر شد و اندکی از ان مقام ارتفاع داشت چنانکہ صفحہ را از روی زمین بلندی می سازند
و معلوم شد کہ آن مقام مقام محبوبیت ست و آن مقام رنگین و منقش بود خود را ہم بانعکاس
آن مقام رنگین و منقش یافت بعد از ان ہمان کیفیت خود را لطیف یافت و برنگ ہوا
یا قطعۂ ابر در آفاق منتشر دید و بعض اطراف را واگرفت و حضرت خواجہ بزرگ در مقام
صدیق اند رضی اللہ تعالیٰ عنہما خود را در ان مقام محاذی آن می یابد بکیفیتی معروضہ داشت

حضرت شیخ اور نورالدین جہانگیر بادشاہ کی گفتگو

حاسدون نے وہ مکتوب نورالدین جہان گیر کے دربار مین پیش کرکے اس کی نظر سے گذران دیا
اور ایک ایک کی چار چار جا لگائین اور کہدیا کہ یہ تو اپنے آپ کو حضرت صدیق اکبر رضہ سے بھی افضل
جانتے ہین بادشاہ ان کلمات کو سن کر برافروختہ ہوگیا اور حکم دیدیا کہ بلاؤ الغرض حضرت شیخ
بلائے گئے جب آپ تشریف لائے تو اول ہی بادشاہ نے یہی سوال کیا کہ تم اپنے آپکو حضرت
صدیق اکبر رضہ سے افضل جانتے ہو شیخ نے جواب دیا کہ جس طرح مذہب اہل سنت مین علی مرتضےٰ
کو حضرت صدیق اکبر پر فوقیت دینے والا اہل تسنن سے نکل جاتا ہے اسی طرح صوفیہ فرقہ مین
بھی اگر کوئی شخص اپنے آپکو کتے سے کہ جو مخلوقات مین سب سے زیادہ پلید ہے بہتر سمجھے وہ بھی اس
فرقہ سے نکلجاتا ہے اور وہ صوفی نہین ہے چہ جائے کہ حضرت صدیق اکبر رضہ سے اپنے آپکو افضل
سمجھے اور یہ جو ہمارا مکتوب ہے اس مین سیر و سلوک اور عروج مقامات کا ذکر ہے کہ صوفیہ کو پیر دستگیر
کی توجہ سے وقوع مین آتا ہے اور یہ عروج صوفیہ کو ان مقامات پر ایک گھڑی بھر کا ہوتا ہی جیسا
کہ شاہی دربار مین امرائے نامدار اور مقربان ذی اختیار شب و روز حاضر رہتے ہین اگر بادشاہ
کسی ادنے سپاہی یا چپراسی کو ضرورتاً کسی کام یا مصلحت کے لیئے اپنے پاس بلائے اور ذرا سی

Marfat.com

دیر کے لیئے اپنے قرب مین جگہہ دے اور اُس سے ہمکلام ہو اور بعد انجام کام پھر اُسے اپنی جگہہ پر بھیجدے تو وہ سپاہی یا چپراسی اتنی قرب سے کہ جو اُسے در سلطانی مین حاصل ہوا اُن امراء اور وزراء سے جو دائمی مقربان سلطان ہین کسی طرح بہتر او رافضل نہوگا اور نہ ہوسکتا ہو اگرچہ اُسے ایک گھڑی بھر ہی کے لیے قرب شاہی نصیب ہوا ہو اسی طرح ہمارا عروج بھی ایک گھڑی بھر کا تھا کہ جو اُس مقام سے گذر کر پھر اُس پُرانے گھر مین کہ جو سرہند مین واقع ہے چلے آئے۔ ہماری کیا قدر و منزلت اور کیا رتبہ ہے کہ اُس صاحب مقام سے برتری ہو علاوہ اسکے آپ ملاحظہ فرمائین کہ مین نے اپنے مکتوب مین یہ لکھا ہے کہ بعکس آن مقام خود را رنگین یافتہ ام اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر کوئی عکس آفتاب سے روشن ہوا ہو تو اُسے یہ نہین کہتے کہ وہ آفتاب کے مقام پر پہونچ گیا اور زمین کہ جو ہر روز عکس آفتاب سے رنگین ہوتی ہے اُسے کوئی نہین کہتا کہ زمین آفتاب کے مرتبے کو پہونچ گئی پس حضرت مجدد رح نے ایسے دلائل اور براہین سے بادشاہ کو تسلی دی کہ بادشاہ سر عتاب سے درگذرا اور نہایت اعزاز واکرام کے ساتھ آپ کو رخصت کردیا

یہ واقعہ حضرات شیعہ کے بالکل ہی خلاف ہوا اور اُن کا داؤن نہ چلا اور جو جعل اُنھون نے کھیلا تھا وہ بھنڈا ہوا تو وہ لوگ موقع دیکھتے رہے چونکہ نورجہان بیگم اور اُسکے بھائی وغیرہ کو کہ جو رفضہ مین سے تھے اور مالک دربار سلطانی تھے اُن کو آپ سے بسبب رد و قدح مذہب رفضہ از حد صدمہ تھا ایک دن موقع پاکر پادشاہ سے پھر عرض کیا اور دوسرے پیرایہ سے اُسے برافروختہ کیا کہ شیخ احمد کے ہزارون مرید ہین اور سلاطین وخواقین توران وماوراء النہر اُسکے حلقہ بگوش اور صدہا خلیفہ اُسکے جابجا قائم اور پھر اُن خلیفون کے صدہا مرید جانباز مطیع و منقاد۔ کل سپاہ او سلطنت اُسکے فرمان بردار۔ قریب ہے کہ شیخ سلطنت کا داعیہ کرے اور فتنہ برپا ہو اور مملکت شاہی پر دست تصرف دراز کرے اس کا انسداد ابھی سے کرنا چاہیے کہ اس وقت موقع ہے سر دست ہم لوگونکی یہ رائے ہے کہ اُنکو یہان بُلوایا جائے چونکہ بادشاہون کے لیئے سجدۂ تحیہ جائز ہے اگر اُنھون نے سجدۂ تحیہ کرلیا جب تو ہم جانین گے کہ وہ مخالف نہین ہے ورنہ صاف ظاہر ہے کہ وہ حضور کے مخالف ہین غرضکہ بادشاہ نے پھر آپ کو بُلوایا اور سجدۂ تحیہ چاہا۔ آپ نے اُس سے انکار کردیا آپکا انکار کرنا تھا کہ حاسدون اور معاندون نے ایک شور برپا

Marfat.com

کر دیا اور مکتوب سابق پر کہ ظاہر بینون کی فہم وہان تک نہین پہونچ سکتی طرح طرح کے اعتراض کرنے شروع کر دیے (اور بڑا تعجب ہے کہ اسی بحث پر شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے بھی مکتوب لکھے مگر جواب شافی پاے اس کا ذکر بھی ہم آگے لکھین گے کہ شیخ بر سر انکار کیون ہوے) غرضکہ سارے علما نے امراء دربار کی خاطرداری سے شیخ کے قتل پر فتوی لکھدیا اور بادشاہ نے آپ کو قیدخانہ مین بھیجدیا چونکہ حضرت مجدد رح نے یہ اہتمام کر رکھا تھا کہ کوئی سنت انبیاء علیہم السلام بھی ہاتھ سے نہ جائے تو تقدیر الہی آپ کے حبس کی مقتضی ہوئی تاکہ سنت حضرت یوسف علیہ السلام بھی ادا ہو ؎

آنہا کہ پاے در رہ مولا نہادہ اند | گام نخست بر سر دنیا نہادہ اند
آوردہ اند پشت برین آشیان دیو | پس چون فرشتہ روی بہ عقبی نہادہ اند
آن طوطیان رہ چو قدم بر گرفتہ اند | طوبی لہم کہ بر سر طوبی نہادہ اند
زاد رہ ذخیرہ این وادی مہیب | در طشت سر بریدہ چو یحیی نہادہ اند
اول بزیر ہجو سکان خوار گشتہ اند | وانخر چو باد بر سر مولا نہادہ اند

اولیا پر بلا کا نازل ہونا انکی مقامات ولایت کی ترقیات کا باعث ہوتا ہے۔

نقل ہے کہ حضرت شیخ احمد رح حبس سے چند مہینے پہلے اپنے اصحاب واحباب سے یہ فرمایا کرتے تھے کہ عنقریب کوئی بلا مجھپر نازل ہونے والی ہے کہ جو ہمارے مقامات ولایت کی ترقیات کا باعث ہوگی اور ان مقامات کا حاصل ہونا سوا نزول بلا کسی طرح ممکن نہین ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ جب سن شریف پچاس سے متجاوز ہوا تو آپ یہ فرمایا کرتے کہ تریسٹھ برس کی عمر مین قضا معلق ہے دیکھیے کیا پیش آتا ہے اور کبھی کبھی یہ بھی فرماتے کہ اب تک تو میری پرورش جمالی طور سے تھی مگر اب منظور حق یہ ہے کہ جلالی طور پر ہو چنانچہ اسکے ظہور کی یہ صورت ہوئی کہ آپ گوالیار کے قلعہ مین قید کیے گئے۔ لکھا ہے کہ جب آپ حبس خانہ مین پہونچے تو کئی ہزار کفار جو شاہی قیدخانہ مین قید تھے سب کے سب مسلمان ہو گئے۔ اور صدہا آدمی آپکی بیعت سے سرفراز ہوکر ولایت کے درجے کو پہونچ گئے۔ اور حضرت شیخ رح نے بادشاہ کے لیے کبھی بددعا نہ کی بلکہ یہی فرماتے کہ جہانگیر بادشاہ مجھے یہان نہ بھیجتا تو اتنے ہزار آدمی دینی نوائد سے کیونکر مستفید ہوتے وہ تو محروم ہی رہجاتے اور دوسرے ہمارے مقامات کی ترقیات

Marfat.com

دوسال کے بعد بادشاہ کا اپنی حرکت سے پشیمان ہونا اور حضرت شیخ کو اپنے پاس بلاکر اکرام کرنا اور شاہزادہ خورم کو مرید کرنا۔

بھی اس نزول بلا پر منحصر تھین۔ اُن کو کیونکر ترقی ہوتی۔ اور جب کہ حضرت شیخ کے مریدون مین سے بعض صوفیہ نے بادشاہ کے ضرر پہونچانے کا ارادہ بھی کیا تو آپ نے اُنھین خواب بیداری مین قطعی منع کر دیا کہ خبردار ایسا کام نہ کرنا دو سال کے بعد بادشاہ اپنی اس حرکت سے پشیمان ہوا اور حضرت شیخ رح کو اپنے پاس بُلاکر بڑا اعزاز واکرام کیا اور بہت سی معذرت کی اور آپکو دوستون مین سے ہوا اور یہان تک اُسے آپ سے اتحاد بڑھا کہ اپنے پاس سے جُدا نہ کرتا اور لشکر سے علیحدہ نہ رکھتا اور شاہزادہ خورّم یعنے شاہ جہان کو مریدون کے حلقے مین داخل کیا پھر تو شاہ جہان سے لیکر عالمگیر کے زمانہ تک تمام امرا اور وزراء داخل سلسلۂ مجددیہ ہی ہوئے غرض کہ حضرت شیخ عسکر سلطانی کے ساتھ رہتے **صاحب برکات احمدیہ** تحریر فرماتے ہین کہ حضرت کے اس طرح عسکر سلطانی کے ہمراہ رہنے مین بھی بڑی حکمت تھی چنانچہ بہت سے آدمی جو کسی وجہ سے آپ کی خدمت مین نہین پہونچ سکتے تھے وہ بھی اس ذریعہ سے سعادت اندوز ہوئے چنانچہ مین ایک مرتبہ ہمراہ سفر تھا کہ لشکر سلطانی دریائے چناب کے کنارہ فروکش ہوا اُس نواح مین ایک گاؤن بھی تھا کیا دیکھتا ہون کہ حضرت جنگل کی طرف تنِ تنہا پیادہ پا تشریف لے جارہے ہین آپ کو دیکھکر مین بھی دوڑا جب آپکے قریب پہونچا تو مین نے عرض کیا کہ حضور کہان تشریف لے جارہے ہین فرمایا میرے دلمین یہ خیال آیا کہ اس طرف کوئی مسجد ضرور ہوگی وہان چل کر تازہ وضو کرکے نماز پڑھونگا غرض کہ تھوڑی ہی دور چلے تھے کہ ایک مسجد نظر آئی حضرت نے وضو کرکے نماز شروع کی کہ اتنے مین ایک شخص نے مجھ سے پوچھا کہ یہ کون بزرگ ہین مین نے کہا کہ یہ حضرت مجدد الف ثانی ہین وہ شخص یہ سُن کرلپکا اور ایک بوڑھے شخص کو لے آیا وہ حضرت کا مشتاق دیدار تھا مگر ضعف پیری کے سبب حاضر نہو سکتا تھا اُس نے آکر قدمبوسی حاصل کی اور عرض کیا ع

همائے اوج سعادت بدام ما افتد　　　اگر ترا گذرے بر مقامِ ما افتد

اُس شب حضرت وہین تشریف فرما رہے اور وہ پیر مرد مع جمیع لواحقان داخلِ طریقہ ہوا غرض کہ حضرت اسی طرح آٹھ سال تک عسکر سلطانی کے ساتھ ساتھ رہے۔

اب ہم اُس وعدہ کو پورا کرتے ہین کہ جو ہم پہلے لکھ آئے ہین کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا بر سر انکار ہونا اور حضرت شیخ رح سے نزاع کرنا اور پھر بعد معافی معتقد بننا۔

بر سر انکار کیون ہوئے صاحب ہدیہ مجددیہ تحریر فرماتے ہین کہ **شاہ فتح محمد فتحپوری چشتی** مناقب العارفین مین تحریر فرماتے ہین کہ جب مین شیخ احمد کابلی کے حالات لکھنے پر پہونچا تو مین نے اُنکے مکتوبات اور شیخ عبدالحق کے معارضات کا ملاحظہ کیا مین سخت حیرت مین ہوا کہ کیا لکھون ان مکتوبات کو دیکھتا ہون تو ختم المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے حق مین کلمات کفر موجود ہین اور جا بجا اہانت اولیاء اللہ مسطور اور جو اُن کے حالات دیکھتا ہون تو ارض و سما اُن کے علو مرتبہ کی شہادت دے رہے ہین اور تمام اکابر مثل شیخ آدم بنوری اور اور لوگ جو آپ کے سلسلے مین داخل ہین اکثر اُن مین سے علماء اور محدثین صاحب حال و قال ہین اُن لوگون نے کس طرح آپ کی اتباع کی اور خاصکر علماء بلخ و بخارا اور کابل نے کہ جو تدین اور صلابت دین مین اپنا نظیر نہین رکھتے وہ اکثر اسی سلسلہ سے وابستہ ہین لاچار ہوکر تفتیش حال کے لیے دہلی آیا اور شیخ **نور الحق** ابن شیخ عبدالحق دہلوی سے ملا اور آپکے حالات دریافت کرنے شروع کیے تو یہ بات تحقیق ہوئی کہ ایک شخص حسن خان نامی جو قوم افغان سے تھا اور حضرت شیخ کابلی کا مرید تھا وہ کسی بات مین آپ سے بگڑکر برگشتہ ہوگیا تھا چونکہ اُسکے پاس حضرت شیخ احمد کے مکتوبات کے اکثر مسودات تھے اُسنے ازراہ عناد و فساد تحریف کرکے بیس نسخے لکھوائے اور اُن کو جا بجا منتشر کیا جب اُن مکتوبات کی نقل شیخ دہلوی کے پاس آئی تو چونکہ وہ بھی حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رح کے خلفاء مین سے تھے اُن مکتوبات کو دیکھکر اُنھین سخت وحشت ہوئی اُنھون نے اُن کا رد لکھنا شروع کیا اور آپس مین بہت سی مراسلت ہوئی تو حضرت شیخ کابلی نے اپنے دستخطی مکتوبات شیخ دہلوی کے پاس بھیجے اور لکھا کہ معاذاللہ مجھسے ایسے کلمات کبھی صادر نہین ہوئے میرے مریدون مین سے ایک شخص مرتد طریقہ ہوا یہ سارا فتنہ اُس کا برپا کیا ہوا ہے اور اسی نے مجھے ہدف بزناو پیر بنایا ہے آخر خدا تعالےٰ نے اس کا قصہ اس طرح پاک کردیا ہے کہ وہ بخارا مین بہ تہمتِ ارتداد گردن مارا گیا جب شیخ دہلوی رح کو اصل حقیقت معلوم ہوئی تو انھون نے شیخ کابلی کو اس حال کی لاعلمی کی وجہ سے بہت سی معذرت لکھی چنانچہ جب وہ مکتوب دستخطی شیخ دہلوی کا مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا تو میری تسلی ہوئی۔ الحمد للہ علےٰ

Marfat.com

ذلک اگرچہ ہم اہل وجد و سماع اُنکے نزدیک جنس فساق سے ہین مگر بحکم ظنوا المؤمنین خیرا
از راہ انصاف تفتیش حال کے درپے ہوئے انتھے ۔
اور مولوی **غلام سرور چشتی** خزینۃ الاصفیا رمین لکھتے ہین کہ شیخ عبد الخالق سرہندی
تحریر فرماتے ہین کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی جو دہلی کے بڑے علمار مین سے ہین حضرت
شیخ مجدد رح سے نزاع رکھتے تھے ایک دن بہن تبقریب ملاقات اُنکے پاس گیا اور آپ کی
کرامتون کا ذکر کرنا شروع کیا شیخ عبد الحق بر سر انکار ہوئے بہن نے کہا بزرگان دین سے
عداوت رکھنی تو کچھ دینداری ہے نہین ۔ ہمارا تمہارا قرآن مجید منصف ہے آؤ ہم تم تازہ وضو
کرین اور قرآن مجید کھولین جو آیۃ اول صفحہ پر ہو وہی شیخ احمد مجدد رح کے حال کی فال ہے شیخ
عبد الحق نے اس بات کو قبول کرلیا ۔ بعد تجدید وضو دوگانہ ادا کرکے مصحف مجید کو ہاتھ مین لیکر
بتواضع و تکریم تمام کھولا تو سرورق پر یہ آیۃ نکلی رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ
عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ علامہ مذکور تائب ہوئے اور نزاع و عداوت سے ہاتھ اُٹھایا اور حضرت
شاہ غلام علی رح اپنے رسالہ مین تحریر فرماتے ہین کہ اگرچہ شیخ نے ابتدا ابتدا مین بے تحقیق
اعتراض کیے مگر آخر مین اُس سے باز رہے اور اپنے واقعہ مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کو دیکھا کہ فرماتے ہین جو شخص ہم سے اخلاص رکھے تم کو بھی اُس سے اخلاص رکھنا
چاہیے اور اشارہ حضرت مجدد کی طرف فرمایا پھر شیخ اس انکار سے مستغفر ہوئے اور خواجہ
حسام الدین احمد کو کہ جو حضرت خواجہ باقی باللہ رح کے خلیفہ تھے یہ عبارت لکھی ہے کہ درین ایام
صفائی باطن فقیر بجذبت میان شیخ احمد رح سلمہ از حد متجاوز ست اصلا پردہ بشریت و غشاوہ
جبلیت درمیان نماند الخ" اور ایک طولانی مکتوب مین اس مضمون سے اپنی اولاد کو لکھا ہے
وہ آنچہ مسودات اعتراضات بر کلام میان شیخ احمد سلمہ اللہ تعالےٰ نوشتہ ام ہمہ را در آب بشوئید
غبارے کہ بہ نسبت ایشان بخاطر رسیدہ بود بصفا انجامید انتھے" غرضکہ دونون بزرگون
مین کلیۃ صفائی ہوگئی اور شیخ دہلوی حضرت مجدد رح کے معتقدین مین سے ہوئے ۔
صاحب ہدیہ مجددیہ تحریر فرماتے ہین کہ حضرت کثیر التصانیف ہین چنانچہ آپکی تصانیف سے
یہ یہ کتابین ہین ۔ رسالہ تہلیلیہ رسالہ اثبات النبوۃ رسالہ مبدأ و معاد رسالہ مکاشفات غیبیہ

حضرت شیخ کی تصنیفات

Marfat.com

رسالہ آداب المریدین رسالہ معارف لدنیہ اس رسالہ مین آپنے اپنے احوال و مقامات خاصہ	
خود تحریر فرمائے ہین رسالہ رد شیعہ تعلیقات عوارف شرح رباعیات خواجہ عبد الباقی علیہ	

الرحمۃ اور اس کے سوائے آپکے مکاتیب شریف ہین کہ ہر ایک اُن مین سے بجائے خود ایک رسالہ ہے اور ہر رسالہ اسرار الٰہی سے پُر ہے پھر حاشیہ پر تحریر فرماتے ہین کہ بحمد اللہ مین حضرتؒ کی تمام تصانیف سے مشرف ہوا ہون نسخہ قدیمہ محررہ سنہ ۶ جلوس اورنگ زیب عالمگیر مطابق ۱۰۷۳ھ کہ مجموعہ بے بہا ہے فقیر کے پاس موجود ہے" پھر آگے چل کر لکھتے ہین کہ اگرچہ حضرت مجدد کے زمانہ مین ہی آپ پر بعض حضرات نے اعتراض کے لیے لب کشائی کی تھی اور بعد مین بھی دیر تک سلسلۂ رد و انکار دراز رہا مگر قدر انکار سے اور زیادہ تائید غیبی ہوتی گئی اور شہرت و قبولیت یوماً فیوماً ترقی پاتی گئی اور حضرت مجددؒ کا تو یہ حال تھا کہ باوصف کمال ذہبی کے کسی معترض کے جواب کے لیے متوجہ نہوے چنانچہ مکتوبات شریف کے دفتر اول مکتوب دو صد و چہارم مین آپ تحریر فرماتے ہین کہ "از سخنان پریشان ارباب خسران محنت نکشند کُلٌّ یَّعْمَلُ عَلٰی شَاکِلَتِہٖ لائق آنکہ بکافات و مجازات متعرض نشوند دروغی را فروغی نیست باعث کسادت بازار آنہا کلمات متناقضہ آنہا خواہد بود وَمَنْ لَّمْ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ نُوْرًا فَمَا لَہٗ مِنْ نُّوْرٍ شغلے کہ پیش دارند در ہمان کوشند و از غیر آن چشم پوشند قُلِ اللّٰہُ ثُمَّ ذَرْھُمْ فِیْ خَوْضِھِمْ یَلْعَبُوْنَ" انتہٰی چونکہ یہ بات ہمیشہ سے چلی آتی ہے کہ لوگ خاصان خدا کی ایذا رسانی کے لئے ضرور ہی درپے ہوا کرتے ہین اس لیے حضرت مجددؒ کے ساتھ بھی عداوت اور ایذا رسانی سے کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا اور سبب ہیجان فتنہ انکار توحید وجودی اور اثبات توحید شہودی اور اتباع سنت رسالت پناہی ہے اس لئے بہتدعین درپے انکار ہوئے اور جہانگیر بادشاہ کہ جو ہمیشہ حالت سکر مین رہتا تھا موقع پاکر آپ کو بھی محبوس کا دیا چنانچہ اس کا ذکر اوپر گذر چکا۔

معترضین کے ساتھ حضرت کا برتاؤ۔

ذکر سلاسل ہر چہار خانوادہ حضرت مجددؒ

ذکر سلاسل

صاحب تذکرۂ آدم بنوری ارقام فرماتے ہین کہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کو طریقہ عالیہ نقشبندیہ مین نسبت ارادت شیخ عبد الباقی دہلوی سے تھی اور قادریہ مین

Marfat.com

شاہ سکندر کیتھلی سے اور سلسلۂ صابریہ چشتیہ مین مخدوم عبدالاحد اپنے والد ماجد سے اور سلسلہ سہروردیہ مین بھی اپنے والد ہی سے فیض حاصل کیا چنانچہ اسمائے پیران کبار ہر ایک سلسلے کے مفصل اور مشرح درج کیے جاتے ہین۔

سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ

سلسلۂ عالیۂ نقشبندیہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح کو نسبت وارادت شیخ عبدالباقی رح سے اور اُن کو خواجہ محمد امکنگی سے اور اُن کو شیخ محمد درویش رح سے اور اُن کو شیخ محمد زاہد سے اور اُن کو خواجہ عبیداللہ احرار سے اور اُن کو مولانا یعقوب چرخی سے اور اُن کو خواجہ علاءالدین عطار سے اور اُن کو حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبند بخاری امام الطریقہ سے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

سلسلۂ عالیہ قادریہ

سلسلۂ عالیہ قادریہ آپ کو ارادت شاہ سکندر کیتھلی سے اور اُن کو اپنے والد ماجد شاہ کمال کیتھلی سے اور اُن کو شاہ فضیل سے اور اُن کو شاہ گدا رحمان سے اور اُن کو شیخ ابوالحسن سے اور اُن کو سید رحمان سے اور اُن کو شیخ المومنین شاہ شمس الدین سے اور اُن کو شاہ عقیل سے اور اُن کو سید بہاءالدین سے اور اُن کو قطب الآفاق سید عبدالرزاق سے اور اُن کو اپنے والد ماجد محبوب سبحانی قطب ربانی سلطان سید عبدالقادر جیلانی سے قدس اللہ اسرارہم۔

سلسلۂ خاندان عالیہ چشتیہ

سلسلۂ خاندان عالیہ چشتیہ آپ کو اجازت حضرت شیخ عبدالاحد سے اور اُن کو شیخ المشائخ شیخ رکن الدین چشتی رح سے اور اُن کو شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے اور اُن کو شیخ ابو محمد سے اور اُن کو شیخ محمد عارف سے اور اُن کو شیخ احمد عبدالحق ردولوی سے اور اُن کو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اور اُن کو شیخ شمس الدین ترک پانی پتی سے اور اُن کو شیخ علاءالدین علی احمد صابر سے اور اُن کو شیخ فریدالحق والدین اجودھنی گنج شکر سے رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

سلسلۂ خانوادۂ عالیہ سہروردیہ

سلسلۂ خانوادہ عالیہ سہروردیہ آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ عبدالاحد کے اور وہ شیخ رکن الدین گنگوہی کے اور وہ شیخ عبدالقدوس گنگوہی کے اور وہ شیخ درویش محمد کے اور وہ شیخ بڈھن بہرائچی کے اور وہ سید اجمل کے اور وہ مرید سید مخدوم جلال الدین بخاری کے اور وہ شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی کے اور وہ شیخ صدرالدین عارف کے اور وہ قطب المشائخ بہاءالدین زکریا ملتانی کے۔ رضی اللہ تعالےٰ عنہم اجمعین۔ ان چہار سلاسل کے علاوہ آپکو

اجازت و تلقین دوسرے سلاسل کی (مثل شطاریہ، قادریہ، کبرویہ وغیرہ کی علیحدہ علیحدہ) اپنے والد بزرگوار شیخ عبدالاحدؒ ہی سے حاصل ہے اور آخر میں تکمیل تکمّل سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مین حضرت شیخ عبدالباقی قدس سرہٗ سے ہی ظہور مین آئی ہے۔

مختصر بیان معاملات بزرگ

مختصر بیان معاملات بزرگ و مراتب شگرف حضرت شیخؒ

واضح ہو کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو محض اپنے فضل و کرم سے وہ وہ مراتب عطا فرمائے ہین کہ دوسرے لوگ اس رتبہ کو کم پہونچے ہین اور چونکہ وہ مراتب عالیہ اور لوگون مین بہ ندرت شمار کیے گئے ہین اس لیئے وہ آپ ہی کی ذات خاص سے مختص ہین اور جو مواہب جلیلہ الٰہیہ و عطائے جزیلہ نامتناہیہ مثل کشف مقامات مخصوصہ و معارف جدیدہ از قسم معارف حضرت ذات جل و جلالہ و صفات و شیونات و معارف غریبہ حقایق الٰہیہ و حقائق انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام و مبادی تعینات انبیاء عظام و ملائکہ کرام و اسرار کمالات نبوت و رسالت و اولوالعزمی و کشف رموز مقطعات قرآنی و متشابہات فرقانی و معاملات اصالت خاصہ و خلقت ذاتیہ بقیۂ طینت حضرت خاتم الرسل علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتحیات و منشاء ولایت مقام محبت و محبوبیت ذاتی و حقیقت لاہوت و تجدید الف ثانی اور جو اور فضائل و کمالات ہین کہ عقل اُس کی ادراک سے قاصر ہے آپ ہی کی ذات اقدس سے متعلق ہین یہ مقامات سوائے آپ کی ذات پاک کے آپ سے قبل بعد زمانہ تبع تابعین کسی اولیاء امت پر منکشف نہین ہوئے

حضرت شیخ کا الہام ہونا کہ مجدد الف ثانی تم ہو اور آپکے اظہار کا حکم دینا۔

چونکہ حق سبحانہ تعالیٰ نے آپ کو مجدد ثانی کیا اس لیئے بارہا آپکو الہام ہوا کہ مجدد الف ثانی تم ہو اور اُس کے اظہار کی نسبت بھی حکم ہوا کہ اِسے ظاہر کر و لہذا چند مکتوب مین اس کی طرف اشارہ بھی فرمایا اور اپنے قلم محترم سے لکھا بھی ہے چنانچہ ایک مکتوب مین تو آپ اس طرح لکھتے ہین۔

مکتوب حضرت شیخ مشتمل بر دعویٰ مجددیت

ہو اے فرزند این آن وقتست کہ در امم سابقہ درین طور وقتی کہ پر از ظلمت ست پیغمبر اولوالعزم مبعوث می گشت و بناء شریعت جدیدہ می کرد درین امت کہ خیر الامم ست و پیغمبر ایشان خاتم الرسل علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات علماء را مرتبۂ انبیاء

بنی اسرائیل دادہ اند وبوجود علماء از وجود انبیا کفایت فرمودہ اند لہذا بر سر ہر ماۃ از علماء این امت مجددی تعین بنمایند کہ احیاے شریعت فرماید علی الخصوص بعد از الف کہ در امم سابقہ وقت بعثت پیغمبر اولوالعزم ست و بر پیغمبری در آنوقت اکتفا نمودہ اند درین طور وقت عالمے عارفے تام المعرفت ازین امت درکارست کہ قائم مقام اولوالعزم انبیا بوده باشد ۵

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید　　دیگران ہم بکنند انچہ مسیحا مے کرد

دوسرے مکتوب مین اس مدعا کے بعد آپ اس طور پر تحریر فرماتے ہین:

کہ اے برادر این سخن امروز براکثر خلائق گران ست واز افہام ایشان دور۔ اگر بر سر انصاف بیایند وعلوم معارف یک دیگر را موازنہ کنند وصحت و سقم احوال را بمطالعہ علوم شرعیہ وعلوم مطابقہ آن ملاحظہ نمایند و تعظیم و توقیر شریعت و نبوت را نہند کہ در کدام کی بیشتر ست شاید از استبعاد برآیند ودیدہ باشند کہ فقیر در کتب ورسائل خود نوشتہ است کہ طریقت وحقیقت خادمان شریعت اند و نبوت افضل از ولایت اگرچہ ولایت آن نبی باشد و نوشتہ کہ کمالات ولایت را بکمالات نبوت ہیچ مقدارے نیست کاشکے حکم قطرہ داشتی نسبت بدریای محیط۔

اور اس قسم کے مضامین بہت جگہہ آپنے تحریر فرمائے ہین خاص کر اُس مکتوب مین جو ایک فرزند کو لکھا ہے اور اُس مین بیان طریق مندرج کیا ہے اور تحریر فرمایا ہے کہ ہماری اس گفتگو سے نعمت الٰہی کا اظہار کرنا اور اس طریقہ کے طالبون کو ترغیب دینی ہے نہ یہ کہ اورون پر اپنے آپکو بزرگی دینی اور تفضیل کرنی۔ چنانچہ وہ الفاظ مبارک یہ ہین۔

مقصود ازین گفتگو اظہار نعمت حق سبحانہ و ترغیب طالبان این طریقت نہ تفضیل خود بہ دیگران معرفت خدای جل علی بر الحس حرام ست کہ خود را از کافر فرنگ بہتر داند فکیف از اکابر دین ۵

ولے چون شہ مرا برداشت از خاک　　سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
من آن خاکم کہ ابر نوبہاری　　کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبانم　　چہ سوسن شکر لطفش کے توانم

خواجہ محمد ہاشم کشمی تحریر فرماتے ہین کہ ایک دن میرے دل مین یہ خطرہ گذرا کہ اگرچہ واقعی ہمارے حضرت مجدد الف ہین مگر ہمارے زمانہ کے علماء سے کوئی بڑا عالم بھی اس کو تسلیم کرلے تو یقینی پوری تائید کا باعث ہے چنانچہ مین ایک دن اس خطرہ سے حضرت شیخ کی خدمت مین بھی پہونچ گیا تو آپ نے اس حقیر کی طرف خطاب کرکے فرمایا کہ مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی جو علوم عقلیہ ونقلیہ اور تصانیف علیہ مین ہندوستان بھر مین اپنا نظیر نہین رکھتے اُنھون نے ایک مکتوب ہمارے پاس بھیجا تھا اور تبسم کرکے یہ بھی فرمایا کہ مدحیہ فقرون مین سے ایک فقرہ بھی تھا کہ تم مجدد الف ثانی ہو۔ اور ایک دفعہ انھین مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی نے ایک شب کو خواب مین دیکھا کہ یہ آیۃ پڑھی جارہی ہے قُلِ اللّٰهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ اس واقعہ کے بعد مولانا موصوف الصدر ہمارے حضرت کی خدمت مین آئے اور تعلیم حاصل کرکے مخلصان حقیقی سے ہوئے۔ انتھے

صاحب سبع اسرار تحریر فرماتے ہین کہ اولیاء کاملین نے آپ کی ولادت سے صدہا برس پہلے آپ کے وجود مبارک کی خبر دی تھی جیسا کہ حضرت غوث الثقلین **سید عبد القادر جیلانی** اور حضرت **شیخ احمد جام** اور حضرت **شیخ خلیل اللہ بدخشی** اور حضرت **شیخ نظام نارنولی** رضی اللہ عنہم اور حضرت **شاہ ولی اللہ** محدث دہلوی رح آپ کے مناقب مین تحریر فرماتے ہین لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُهٗ اِلَّا مُنَافِقٌ یعنے نہین دوست رکھتا انھین مگر مومن اور نہین بغض رکھتا اُن سے مگر منافق

اور صاحب ہدیہ مجددیہ تحریر فرماتے ہین کہ اُسی زمانے کے بڑے بڑے علماء براہین ساطعہ اور حجج قاطعہ کے ملاحظہ کے بعد آپکی مجددیت کے قائل ہوئے ہین چنانچہ مولانا عبد الحکیم صاحب سیالکوٹی و مولانا جان محمد لاہوری و مولانا عبد السلام دیوکی وغیرہم رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اپنی اپنی تحریرات و تقریرات مین بارہا حضرت شیخ کو مجدد الف ثانی لکھا ہے اور صاحب جواہر الحقائق خود اپنی کتاب مین لکھتے ہین کہ امام ربانی شیخ احمد سرہندی اکابر صوفیہ مین سے ہین اور جامع علوم ظاہری و باطنی اور صاحب مقامات علیہ اور کرامات جلیہ ہین اکثر علماء اور عرفاء آپ کی بزرگی کے قائل ہین فاضل محقق مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی رح آپکی مجددیت کو مانے ہوئے ہین اور **مجدد حادی عشر** کہتے ہین اور مشاہیر ہند۔

اکابر علماء جنے پہلے آپکو مجدد الف ثانی کہا وہ مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی ہین۔

آپکے مراتب مقامات مجددیت پر دوسرے علماء و فضلاء کی شہادتین

ہند۔ عرب۔ عجم۔ خصوصاً روم۔ شام۔ عراق۔ کردستان۔ اور دوسرے شہروں مین سے بھی آپ کے سلسلے مین داخل ہین اور ان تمام ممالک مین اُسی زمانے مین آپ کامل طور پر شہرت پائے ہوئے ہین۔ اور حضرت مجدد وہ شخص ہین کہ جنھون نے انواع علوم اور اسرار کو پورے طور سے ظاہر فرمایا اور مقامات طریقہ کی اس طور پر شرح کی کہ سابقین سے بھی سبقت لے گئے اور حضرت مجدد وہ شخص ہین جو تفہیم مقطعات قرآنیہ سے معزز ہوئے اور حصول اسرار متشابہات فرقانیہ سے ممتاز۔ اور حضرت مجدد وہ شخص ہین کہ جن سے اسرار انبیاء اور اُن کے مقامات و درجات ہندوستان اور اُنکے تابعین پر ظاہر ہوئے۔ اور حضرت مجدد وہ شخص ہین کہ جنھون نے باعلام الٰہی جل شانہ مراتب ولایت و نبوت و رسالت اور کمالات اولی العزمی اور مقامات خلت و محبت بیان فرمائے اور مخصوصات سید الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام ظاہر کین قدس اللہ تعالےٰ روحہم وافاض علینا فتوحہم انتھےٰ۔ اور صاحب ہدیہ مجددیہ تحریر فرماتے ہین۔

کہ ذات بابرکات حضرت شیخ مجدد از حلیہ جمیع کمالات ظاہری و باطنی و از سائر شرائط مجددیت محلی و مجلی و مزین بود و تجدید و تائید دین متین از حضرت ایشان بوجہے ظاہر شدہ کہ ظلمت کفر و بدعت بانوار ایمان و سنت متجلی گشت و عماد و سداد در شاد در ہمگی قریہ و بلاد بر پا شدہ بنار اسلام استحکام یافت و تمامی دیار عرب و عجم از شام و روم و حجاز و یمن و حبش و کرد و ہند و سند وغیرہ از خلفائے حضرت ایشان رح فیضیاب گردید تا آنکہ مشائخ وقت از مشیخت استعفا دادہ بلازمت صحبت بابرکت حضرت رح افتخار دارین ورزیدند و اولیاء عصر بانقیاد و فرمانبرداری باوج بلندی و قرب صمدی رسیدند و سالکان طریقت بر مدارج ولایت و معارج ہدایت آناً فآناً ترقی مے نمودند و عجائب انوار و غرائب روزگار دراندک زمانہ مشاہدہ مے کردند کہ بہ صحبت دیگران سالہا یسر نبود۔ و بعض از کمالات و مقامات کہ بر کملین سابقین رضوان اللہ علیہم اجمعین منکشف نہ شدہ بود از زبان حضرت ایشان ظاہر شد چنانچہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز دہلوی درین باب تحریر میفرمایند ولایات در

فضائل و مقام حضرت مجدد رح

زمانِ قربت از زمانِ سعادت نشان آنحضرت رائج و متداول شدند و صحابہ و تابعین و تبع تابعین و هلم جرا الی زمان الجنید و اقرانہ ثم هلم جرا الی زمان مشائخ القادریة والچشتیة و طریق تحصیل آن مدون و مبوب و مفصل گردید بخلاف مقام خلت کہ درین عهود متطاولہ اصلا کسے مذکور آن نہ کرد و نہ طریق تحصیل آن کسے بیان نمود تا هزار سال گذشت و طریق تحصیل آن مقام در پردۂ اختفا و احتجاب ماند تا آنکہ حق سبحانہ تعالے حضرت مجدد را بر روی کار آورد و ایشان را منشا ظهور این مقام کہ در جوهر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مودع و مکنون بود گردانید و هزاران طالبان را بطفیل ایشان سلوک این طریقہ میسر شد الحمد للہ۔ انتهےٰ

بعض حالات و مقامات بلند حضرت مجدد رح

مختصر بعض حالات بلند و مقامات ارجمند حضرت مجدد رح

اگرچہ حضرت شیخ رح کے حالات و معاملات اور خصائص علیا ہین کہ جنکے لیے ایک دفتر چاہیے مگر بیان بطور انتخاب چند خصائص عظمیٰ و مکاشفات علیا اور وہ مبشرات کہ جو خواجہ صفا کیشان حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رح نے فرمائی ہین درج کیجاتی ہین۔

(۱) آپکی استعداد قطبیت حضرت خواجہ کو آپکے آنیسے کئی سال پہلے ہی معلوم ہو چکی تھی۔

بشارات حضرت خواجہ باقی باللہ رح

(۲) ازانجملہ حضرت خواجہ نے آپکے نور عالم افروز کو اس ظہور و معاملہ سے پہلے کئی سال تک بصورت شمع عظیم منور دیکھا۔

(۳) ازانجملہ حضرت خواجہ کا اپنے کسی مخلص کو آپ کی نسبت یہ لکھنا چراغی شود کہ عالمہا ازو منور گردد"

(۴) ازانجملہ حضرت خواجہ کا اپنے کسی مخلص کے التماس پر یہ فرمانا کہ ابکی مرتبہ جب شیخ احمد آئینگے تو ہم تمہارے لیے سفارش کردینگے تو وہ اپنی توجہات سے پانچ چھ ہی روز مین تمہین اعلیٰ مرتبہ پر پہونچا دینگے

(۵) ازانجملہ حضرت خواجہ کا بشارت دینا کہ تم کو مرتبہ مرادیت و محبوبیت حاصل ہوا۔

(۶) ازانجملہ توجہات حضرت خواجہ سے ڈھائی مہینے مین آپکا کامل ہونا اور مراتب سلوک کا طے فرمانا۔

(۷) ازانجملہ حضرت خواجہ کا لکھنا مدتی ست کہ عرض نیازمندی بدرگاہ ولایت پناہ نکردہ ایم۔

(۸) ازانجملہ حضرت خواجہ مرشد عالی مقدار کا یہ تحریر فرمانا سخن درویشان بحضرت شما نوشتن بغایت

Marfat.com

بے شرمی است۔

(۹) ازانجملہ حضرت خواجہ کا تحریر فرمانا۔ مارا حد خود باید نگاہداشت واز فضول احتراز نمودن۔

(۱۰) ازانجملہ حضرت خواجہ کا تحریر فرمانا وللارض من کاس الکرام نصیب۔

(۱۱) ازانجملہ۔ چہ شد کہ مشعل مجددی از فتیلہ باقی باللہ حیست۔

(۱۲) ازانجملہ حضرت خواجہ کا آپ کو تحریر فرمانا کہ شیخ الاسلام انصاری قدس سرہ نے فرمایا کہ مین خرقانی کا مرید ہون اگر اسوقت خرقانی حیات ہوتے تو باوجود پیری وہ بھی میرے ہی مرید ہوتے یعنی اسوقت ہمارا اور تمہارا حال ایسا ہے

(۱۳) ازانجملہ حضرت خواجہ عالیشان کا آپکے مکاشفے سے اپنے حالات علیہ کا تحقیق کرنا۔

(۱۴) ازانجملہ غائبانہ اپنے یارون کے حالات آپسے دریافت فرمانا۔

(۱۵) ازانجملہ اور سب سے زیادہ عجب بات یہ ہی کہ خود حضرت خواجۂ عالیشان کا آپکے حلقے مین بیٹھنا اور استفاضہ کرنا۔

(۱۶) ازانجملہ حضرتِ خواجہ عالیشان کا فرمانا کہ ایشان آفتابی کہ مثل ما ہزاران ستارہ درضمن ایشان گم اند

اِن کے علاوہ اور بھی خصائص عالیہ ہین کہ جو اُنھون نے تقریر و تحریر مین صراحۃً اور کنایۃً اُن کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

(۱۷) ازانجملہ حضرت خواجہ کا نسبتہائی عالیہ آپکو عنایت فرمانا اور مقامات عالیہ پر پہونچانا۔

(۱۸) ازانجملہ نسبتہائی ولایت اور اقتباس نبوت کہ جو بعض اولیاء رحمہم اللہ پر کم جلوہ گر ہوتی ہین حضرت خواجہ نے اُن سب نسبتون سے آپ کو نوازا ہے اور آپ ہر ایک کی معرفت سے سرفراز ہوئے ہین چنانچہ بارہا آپ زبان مبارک پر لائے ہین کہ از کمال عنایات او سبحانہ درحق این بندۂ کمترین این ست کہ ہیچ کوچہ ازین راہ نماند الا کہ این حقیر را بران عبور دادند واز نسبت علیہ سریان ومعیت واحاطت وحدت وتشبیہ وتنزیہ واسرار این جہانی وآن جہانی ووجوبی وامکانی علٰحدہ علٰحدہ بمحض کرم بہرہ ورگردانیدند۔

(۱۹) ازانجملہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے آپ کو علم سمٰوات کی تعلیم دی چنانچہ خود آپ نے بھی اسکی طرف اشارہ فرمایا ہے اور سابقہ عرایض مین بھی لکھا ہے۔

(۲۰) ازانجملہ حضرت خضر والیاس علیہم السلام نے آپسے ملاقات کرکے اپنی حیات وممات کی حقیقت سے

Marfat.com

اطلاع دی ہے اور آپ نے ایک مکتوب مین اسکی تصریح بھی فرمائی ہے۔
(۲۱) ازانجملہ مبادی سلوک مین روحانیت حضرت خضر علیہ السلام نے آپ کو علم لدنی سکھایا ہی چنانچہ خود حضرت نے مبدأو معاد مین اس راز کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔
(۲۲) ازانجملہ حضرت خاتمیت علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتحیۃ نے مجتہد علم کلام کی آپ کو بشارت دی ہے چنانچہ خود آپ نے ایک مکتوب مین اس کا اظہار کیا ہے۔
(۲۳) ازانجملہ ایک دن آپ حلقہ مین مراقب تھے اور اپنے قصور اعمال کی طرف نہایت انکساری سے دیکھ رہے تھے کہ یکایک آپکو یہ ندا آئی غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْبِلَا وَاسِطَةٍ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ چنانچہ رسالہ مبدأو معاد مین آپ نے تحریر فرمایا ہے۔
(۲۴) ازانجملہ ایک دن آپ نے اپنے متوفی فرزند کی روح کو ثواب پہونچانے کے لیے کھانا تیار کرایا اسی وقت آپ کے دلمین یہ خطرہ گذرا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہی اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (یعنے اللہ تعالیٰ تو متقیون سے قبول فرماتا ہے) مجھ مین اتقا کہان اور کیونکر قبولیت کی امید رکھی جائے آپ اس خیال مین ہی تھے کہ یہ ندا آئی اِنَّكَ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ (یعنے تو تو متقیون مین سے ہے)
(۲۵) ازانجملہ حضرت کبھی تہجد کو خود نہین اُٹھے بلکہ باذن واعلام وصدا تہائی رات گئے اُٹھائے گئے ہین چنانچہ خود فرماتے ہین کہ ہرگز من خود بہ تہجد برنخاستم بلکہ ہمیشہ مرا باذن واعلام وصدا وامثال ہا در ثلث آخر شب بیدار کردہ اند۔ یکبار ی آنکہ صریحاً ندای رسید بیدار شدم گفتم من کیم کہ بخود در خیر میم و بہ بندگی وطاعت او تعالیٰ آویزم باز سر انجواب نہادم لمحہ نرفتہ بود کہ از ہر طرف آواز اذان واعلام رسید
(۲۶) ازانجملہ آپ بشارت دیے گئے کہ جس جنازہ کی نماز پر تو حاضر ہوگا وہ میت مغفور ہے۔
(۲۷) ازانجملہ آپکو یہ بھی بشارت ہے کہ اے شیخ احمد جو علوم کہ تو نے بیان کیے اور لکھے ہین وہ سب ہماری طرف سے ہین۔
(۲۸) حضرت شیخ فرماتے ہین کہ شریعت را دیدم کہ در کوچہ ما فرود آمدہ چنانچہ کاروانی در سرا فرود آید
(۲۹) حضرت شیخ خود فرماتے ہین کہ ماہ رمضان کے آخر دنہے مین تراویح کے بعد مجھے کچھ کسل سا معلوم ہونے لگا تو مین اپنے بچھونے پر گیا اور لیٹتے وقت کسل کے غلبے سے یہ بھول ہوگئی کہ اول دایان پہلو زمین پر نہ لگایا کہ مسنون ہے بائین پہلو سے لیٹ گیا جب مین لیٹا تو مجھے یاد آیا کہ سنت ترک

Marfat.com

ہوگئی نفس کو اس کاہلی سے بڑا معقول کیا کہ یہ کیون بھول ہوئی آخر ترک سنت کے خوف نے مجھے نہ چھوڑا اور خوف لگا ہی رہا لاچار اُٹھ کر پھر دائین کروٹ سے لیٹا میرا لیٹنا تھا کہ اُسکے تعاقب مین کرم الٰہی سے فیوضات انوار نامتناہی ظہور مین آنے لگے ندا آئی کہ اے احمد تو نے جو اسی رعایت برتی تو ہم کسی وجہ سے بھی آخرت مین تجھپر عذاب نہ کرین گے اور اسی رعایت کی وجہ سے ہم نے تیرے خادم کو بھی بخشدیا (جو اُس وقت آپکے پاؤن دبا رہا تھا)

(۴۰) ازانجملہ رمضان شریف کے آخر دہے مین حضرت شیخ فرماتے ہین کہ آج عجیب معاملہ گذرا کہ مین اپنے بچھونے پر تکیہ لگائے آنکھین بند کیے بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک مجھے محسوس ہوا کہ میرے بچھونے پر کوئی شخص آکر بیٹھا مین نے جو دیکھا تو سید اولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرمانے لگے کہ مین اس لیے آیا ہون کہ تیرے لیے ایک اجازت نامہ لکھون کہ اب تک مین نے کسیکو لکھکر نہین دیا۔ مین نے دیکھا کہ اُس نامہ کے متن مین وہ الطاف عظیمہ ثبت تھے کہ جو اس جہان سے تعلق رکھتے تھے اور اُس کی پشت پر وہ عنایات کثیرہ مرقوم تھین کہ جو اُس جہان سے متعلق تھین چنانچہ اس مضمون کو آپ نے مکتوبات شریف کے تیسرے دفتر مین کسی مکتوب مین تحریر فرمایا ہے۔

(۴۱) آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بشارت ہوچکی کہ بروز قیامت اتنے ہزار آدمی تمہاری شفاعت سے بخشے جائینگے چنانچہ مولانا محمد ہاشم تحریر فرماتے ہین کہ جس روز آپ کو یہ بشارت ہوئی تو آپ نے اُسکے شکریہ مین کھانا پکوایا اور احباب و مساکین کو کھلایا اور اس بشارت کا ذکر فرمایا

(۴۲) آپ نے خود اپنے ایک رسالہ مین لکھا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ صِلَةً بَیْنَ الْبَحْرَیْنِ وَ مُصْلِحًا بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ اور یہ عبارت آپ نے اُس جگہہ لکھی ہے کہ جہان آپ نے صوفیہ کرام اور علماء عظام کے کلام مین تطبیق دی ہے اور جدال فریقین کو تفاوت لفظی کی طرف راجع فرمایا ہے اور معنے مین ایسی موافقت کی ہو کہ کسی طرح بھی کوئی شبہ باقی نہ رہا۔ مولانا ہاشم تحریر فرماتے ہین کہ مجھ مین اور ایک عالم مین اسی پر تکرار ہو پڑی وہ کہنے لگے کہ اس قسم کے معاملات عظمی مین تمہارے پیر دعوی کرتے ہین کہ جو سرور کائنات کی طرف سے مہدی موعود کی شان مین وارد ہونا چاہئے اگر اس قسم کی کوئی حدیث وارد ہوتی تو انکی شان مین ہوتی مین نے کہا کہ حدیث نبوی کا احاطہ نہ تجکو ہے نہ تم کو پھر یہ کہان سے معلوم ہو کہ اس قسم کی کوئی حدیث بھی ہے انھون نے کہا میرے

Marfat.com

پاس جمع الجوامع سیوطی کی ہے کم ایسا ہے کہ کوئی حدیث اُس سے رہی ہو آؤ ہم تم اِس امت کے باب فضائل مین دیکھیں کہ کونسی حدیث آپ کی ادعا کے موافق ہے جب ہم نے کتاب کھولی اور باب فضائل امت مین تلاش کیا تو یہ حدیث حسب مدعا برآمد ہوئی یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ صِلَۃٌ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَتِہٖ کَذَا وَکَذَا مین نے اُس فاضل سے کہا کہ یہ حدیث ہمارے حضرت کی حال کی طرف پوری طور سے اشارہ کر رہی ہے اور آپ نے خود لفظ صلہ فرمایا ہے عبارۃ مذکورہ اور بشارت سرور دین و دنیا پوری آپ پر صادق آتی ہے وہ فاضل یہ کہکر خاموش ہو رہے کہ احتمال ہے۔ پھر ہم نے اس مقدمہ کو آپکی خدمت مین پہونچایا آپ نے تبسم کیا اور شکر الٰہی ادا کیا اور اس بندہ کے حق مین بہت التفات فرمائی۔

(۳۳) حق تعالیٰ نے آپ کو سات درجے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کے عطا فرمائے ہین اور اُنکے انوار و برکات سے مشرف کیا ہے چنانچہ ان ساتون درجون کی تحقیق دفتر ثانی کے پچاسوین مکتوب مین مندرج ہے شائقین وہان سے دیکھ سکتے ہین۔

(۳۴) حق تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے آپکے سینے بے کینے سے خناس اور وسواس کو بالکل جڑ سے اُکھاڑ پھینکا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ مین چاشت کی نماز پڑھ رہا تھا کہ یکایک مین نے دیکھا کہ میرے سینے سے ایک بلائے عظیم نکلکر باہر گری اور پھر یہ بھی دیکھا گیا کہ اُس کا آشیانہ بھی نکال کر پھینکدیا گیا اور جو بہت سی ظلمتین اُسکے ادھر اُدھر تھین وہ بھی صاف کردی گئین کہ اُس کا کچھ اثر باقی نہ رہے اُسکے نکلتے ہی ایک عجیب انشراح سینے مین نمودار ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ خناس تھا جو تیرے صدر سے نکال کر باہر پھینکا گیا اور اسی کے لئے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم استعاذہ کے لیے مامور تھے اور یہ بھی دکھلایا گیا کہ جو خطرات حصول مین پیدا ہوتے ہین وہ سب خناس کی منشاء سے ہوتے ہین کہ جو صدر مین آشیانہ رکھتا ہے اور ہر وقت نیش زنی کرتا رہتا ہے

(۳۵) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی عنایت سے آپ کی عبادت سے شرک خفی کو اُٹھا لیا چنانچہ آپ فرماتے ہین کہ چند روز تک اپنے قصور اعمال پر اس طرح توجہ ہوئی اور اتنا غلبہ ہوا کہ جب نماز مین سورہ فاتحہ پڑھتا اور لفظ ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہونچتا حیران رہجاتا کہ اگر اس لفظ کو پڑھتا ہون تو اسکے مفہوم کا مصداق نہین ہون اثنار قراءۃ مین آیہ

Marfat.com

کریمہ لِمَ تَقُولُونَ مَالَا تَفْعَلُونَ کا مصداق بنتا ہوں اور جو نہیں پڑھتا تو بے اسکے نماز درست نہیں یہاں تک کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے محض اپنے کرم سے اس شرک کو میری عبادت سے اُٹھا لیا اور نعمۃ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ظہور میں آئی۔ الحمد لِلّٰہ علیٰ ذالک۔

(۴۶) از انجملہ ایک یہ ہے کہ آپ کو غایت اتباع رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور رسوخ علم وعمل کے سبب با امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ وامام اکرم شافعی مع تلامذہ کبار ہر ایک رضی اللہ تعالیٰ عنہم فنا وبقا ظہور میں آئی چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ صبح کے حلقۂ ذکر میں مشغول تھا کہ یکایک ایک طرح کی فنا مخصوص ظاہر ہوئی اور تعین جاتا رہا اور اس نے یہان تک طول کھینچا کہ عصر کی نماز کے بعد میں نے یہ دیکھا کہ امام الائمہ سراج الامۃ ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ اپنے کل شاگردوں اور اپنے کل علماء مجتہد مذہب کے ساتھ میرے گرد جمع ہیں اور مجھے احاطہ کیے ہوئے ہیں اور امام صاحب کے اساتذہ میں سے مثل ابراہیم نخعی رح بھی دکھائی دیے اُس وقت میں نے دیکھا کہ امام صاحب کا نور اور اُن ائمہ کرام میں سے ہر ایک کا نور مجھ میں آگیا اور میں نے اُن سب کے انوار سے تعین وبقا پائی اور بتمامہ اُس انوار سے مجسم ہوگیا اور ہر ایک کا نور اپنے اجزا میں دیکھنے لگا۔ پھر دو تین دن کے بعد اس طرح کی فنا وبقا حضرت امام شافعی رح اور اُن کے شاگردوں اور اُن کے علماء مذہب کے ساتھ ظہور میں آئی تو میں نے دیکھا کہ علماء حنفیہ مجھ سے باہر آگئے اور امام شافعی رح مع اپنے شاگردوں اور مجتہدان مذہب کے مجھ میں سما گئے اور پہلی طرح ہر ایک کے نور سے میرا ایک جزء بن گیا تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ باہر ہوگئے اور جو مجھ سے باہر ہوگئے تھے وہ پھر آگئے مگر میں اُنکے انوار سے اپنے آپکو متحقق پاتا ہوں پھر حضرت مجدد رح فرماتے ہیں کہ مجھے اُس وقت یہ بات ظاہر ہوگئی کہ حق ان دونوں بزرگ اماموں میں سے باہر نہیں ہے دو حصے تو امام ابو حنیفہ کے ساتھ مسلم ہیں اور ثلث امام شافعی رحمہما اللہ سبحانہ کے ساتھ ہے۔

(۴۷) از انجملہ ایک یہ ہے کہ جب آپ کو شاہ کمال کیتھلی رح کا خرقہ شاہ سکندر صاحب نے پہنچایا تو اُس وقت مشائخ نقشبندیہ اور مشائخ قادریہ قدس اللہ اسرارہم میں آپ کے معاملے میں ایک مشاجرت واقع ہوئی تو مشائخ کبرویہ اور بعض مشائخ چشتیہ رح نے صلح کرادی چنانچہ اس کا بیان پہلے گذر چکا ہے۔

(۳۸) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حضرت نے خود فرمایا ہے کہ جو ہمارے طریقہ مین داخل ہوا یا آیندہ تا قیام قیامت داخل ہوگا بواسطہ یا بے واسطہ عورتون اور مردون مین سے سب کے سب مجھے دکھائے گئے ہین اور ان کے نام اور حسب ونسب اور مولد ومسکن سب مجھے بتائے گئے ہین اگر مین چاہون تو ہر ایک کا نام وپتہ بتا سکتا ہون۔

(۳۹) حق سبحانہ تعالیٰ شانہ کی طرف سے آپ پر یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ ہند مین کون کون نبی گذرے ہین اور کتنے لوگ اُنپر ایمان لائے ہین چنانچہ بعض نبی پر تو ایک ہی شخص ایمان لایا ہی بعض پر دو شخص بعض پر تین شخص غرضکہ تین شخصون سے زیادہ کوئی ایمان نہین لایا۔ اور بعض انبیاء علیہم السلام کی قبور متبرکہ منورہ کا بھی مشاہدہ کیا ہے کہ جو اس ولایت ہند مین آسودہ ہین اور اُنکے انوار بھی مشاہدہ کیے ہین۔

(۴۰) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ احوال مآل شاہق جبل ومردگان فترۃ رسل (کہ ماتریدیہ کے نزدیک یہ جماعت دوزخ مین جائے گی اور اشعریہ کے نزدیک اُن کے برخلاف) آپ کو اس طرح کا مکشوف ہوا کہ بعد بعثت واحیاء اُخروی اُنھین مقام حساب مین کھڑا کر کے باندازہ جرم اُن پر عذاب کیا جاویگا اور بعد استیفاے حقوق برنگ حیوانات غیر مکلف اُنھین معدوم مطلق اور محض لاشے کر دیا جاویگا۔ ان دونون امر کی تحقیق مکتوب دوصد وپنجاہ ونہم دفتر اوّل مین صراحۃً مسطور ہے چنانچہ اس مکشوف کی تحریر کے بعد آپ نے لکھا ہے کہ یہ مسئلہ غریب جب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے حضور مین عرض کیا گیا تو سب نے اُسکی تصدیق فرمائی ہے اور مقبول رکھا ہے۔

(۴۱) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپکو علماے راسخین سے کیا۔ اور اسرار متشابہات قرآنی اور رموز مقطعات کلام ربانی کا ماہر بنایا چنانچہ آپ خود تحریر فرماتے ہین کہ این فقیر تا مدت ہا سر متشابہات را مفوض بعلم حضرت حق سبحانہ ساخت وعلماے راسخین را غیر از ایمان بمتشابہات نصیبے نیافت وتاویلاتے کہ بعض علماء صوفیہ بیان کردہ اند آنہا را لایق شان آن متشابہات نمیدانست وآن تاویلات را از اسرارے کہ قابل اشتہار باشد تصورے کرد چنانچہ عین القضاۃ از الف لام میم۔ الم خواستہ کہ بمعنی دو دوست کہ لازم عشق ست وامثال آن آخر کار چون حضرت حق سبحانہ بمحض فضل شمہ از تاویلات متشابہات را برین فقیر ظاہر ساخت وجدولی از ان دریا

محیط بزمین استعداد این مسکین کشادہ گردا نید و دانست کہ علمای راسخین را از تاویل متشابہات و مقطعات نصیب وافر ست و ہمچنین آنکہ بعض علما را از وجہ ذات مراد داشتہ اند وازید قدرت آنہم نیست بلکہ تاویل آنہا از اسرار غامضہ است کہ باخص الخواص آنرا نمودہ اند تا از حروف مقطعات چہ گویم کہ حرفے از حروف بحریست مواج از اسرار خفیہ عاشق و معشوق و رمزیست غامض از رموز دقیقہ محب و محبوب و محکمات ہرچند امہات کتاب اند اما نتائج و ثمرات آن متشابہات اند۔

(۴۲) از انجملہ ایک یہ ہے کہ آپ کو حق تعالےٰ نے مراتب قطبیت ارشاد اور قطبیت افراد کا جامع بنایا تھا اور یہ مراتب عالیہ نادرات مین سے ہین چنانچہ مبدأ و معاد مین اس کا ذکر موجود ہے۔

(۴۳) از انجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ پر کمالات ولایات انبیاء علیہم الصلوات والتحیات منکشوف فرمائے تھے اور اسطرح جو طالب جس پیغمبر کے قدم پر تھا وہ بھی ظاہر کر دیا تھا چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ فلان ولایت موسوی مین ہے اور نقطۂ مرکز کے قریب ہے اور فلان دائرہ کے قریب ہے اس طرح بہت سے مقامات آپ بیان فرمایا کرتے تھے چنانچہ منقول ہے کہ ایک شخص کو آپ نے فرمایا کہ تم ولایت ابراہیمی پر ہو تو وہ بزرگ اپنے جی مین خیال کرنے لگے کہ اگرچہ حضرت کو یہ مقام معلوم ہے مگر عنایت فرما کر مجھے دکھلا بھی دین تو بڑی عنایت و بندہ نوازی ہے چنانچہ اُس بزرگ نے اُسی شب اپنے معاملے مین دیکھا کہ حضرت خلیل الرحمٰن علیٰ نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کمال بزرگی و نورانیت کے ساتھ تشریف رکھتے ہین اور حضرت شیخ قدس سرہ الاقدس آپ کے پاس بادب تمام کھڑے ہوئے ہین مین اور دوسرے شخص جو پہلے سے ولایت ابراہیمی پر تھے حاضر ہوئے آپ نے ہمارے ہاتھ پکڑ کر حضرت خلیل علیہ السلام کے قدمون پر لا ڈالا ہم لوگ قدم محترم چوم کر پیچھے کو ہٹ گئے اِس واقعہ کا راوی کہتا ہے کہ جب مین صبح کو حضرت شیخ کی ملازمت مین گیا تو آپنے تبسم کر کے فرمایا کہ جو ہم نے تم سے کہا تھا اُس مین تردد کی گنجائش نہین ہے کیا تجھے معلوم نہین کہ طالبون کو جب حق تعالیٰ کوئی علم عطا فرمایا کرتا ہے تو اُسکے دقائق احوال اور مشرب کی استعداد بھی دیا کرتا ہے اور ایک مدت کے بعد خاص لوگون کو ایسے علوم سے نوازا کرتا ہے کیا تجھے معلوم نہین کہ شیخ نجم الدین کبرے قدس سرہ جو مکمل اولیای زمانہ تھے انھین یہ معلوم نہوا کہ مین انبیاء علیہم السلام مین سے کون سے نبی کے قدمون پر ہون آخر انھون نے

Marfat.com

اس امر کی تحقیق کے لیئے اپنے ایک طالب کو ایک بزرگ کی خدمت مین بھیجا کہ اُمحقیین اس راز سے حق تعالیٰ نے آگاہی بخشی تھی جب وہ اُن کے پاس گیا اور تفتیش احوال شیخ کی تو وہ بزرگ بولے کہ ہمارا یہودی کس طرح ہے وہ یہ کلمہ سُن کر بہت آزردہ ہوا اور حیران دل تنگ ہوکر اپنے شیخ کی خدمت مین آیا اور جو سُنا تھا عرض کردیا شیخ یہ سنتے ہی کھڑے ہوگئے اور وجد مین آگئے اور فرمایا ہمارا مقصد حاصل ہوگیا اور معلوم ہوگیا کہ مین حضرت موسےٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے قدم پر ہون اور یہ اشارہ اُن بزرگ کا میری نسبت با تباع ولایت کلیم اللہ ہے۔

(۴۳) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپکو وہ قدرت و تصرف عطا فرمایا تھا کہ آپ مخلصین مین سے جس کو لایق پاتے ایک ولایت و مشرب سے دوسری ولایت پر جو اُس سے فوق ہوتی پہونچا دیتے چنانچہ مخدوم زادہ بزرگ قدس سرہ کو آپنے تحریر فرمایا ہے کہ ہمکو ولایت موسوی سے ولایت محمدی پر لے آئے ہذا من اعجب العجوبات ومن اعظم التصرفات۔

(۴۴) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپکو اسرار معاملات قلوب خمسہ سے مشرف فرمایا ہے خاص کر اُس مرتبۂ عظمیٰ سے جو قلب خاص سے متعلق ہے اور ایک نادر مقامات سے ہے چنانچہ اسکا ذکر مبدأ و معاد مین ہے۔

(۴۵) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے آپ کو حقیقت قرآنی اور حقیقت کعبہ ربانی اور بیت المقدس کے انوار و اسرار سے ایک بہت بڑا حصہ مرحمت فرمایا ہے چنانچہ آپکے بہت سے مکتوبات سے ظاہر ہے۔

(۴۶) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ آپ کو حق سبحانہ وتعالیٰ نے حق الیقین سے مشرف فرمایا ہے کہ اور نکا حق الیقین آپ کے نزدیک علم الیقین تھا چنانچہ آپنے اس مضمون کو مکتوب چہارم جلد دوم مین صراحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔

(۴۷) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ آپکو بسبب متابعت سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء حق سبحانہ وتعالیٰ نے وہ مرتبہ عنایت فرمایا ہے کہ جو مقام رضا سے فوق ہے اور اُس کو محبت ذاتی کہتے ہین۔

(۴۸) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ ولایت ثلثہ صغرےٰ۔ کبرےٰ۔ علیا اور ولایت اولیا۔ اور ولایت انبیا۔ اور ولایت ملائکہ یہ سب آپ پر منکشف کی گئی ہین اور ہر ایک ولایت کے کمالات سے آپ

Marfat.com

مستفیض کیئے گئے ہین۔ چنانچہ ان درجات کی تفصیل مکتوبات عالیات سے ظاہر ہے۔

(۴۹) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق سبحانہ تعالے نے آپکو محض اپنے لطف و مہربانی سے خزینہ رحمت بنایا ہے چنانچہ خود آپنے دفتر اول مکتوب سی صد و یازدہم مین تحریر فرمایا ہے۔

(۵۰) ازانجملہ ایک یہ ہے کہ حق تعالی کی طرف سے یہ بات بھی آپ کو معلوم کرائی گئی ہے کہ آپ کے بعد سے تا ظہور مہدی آخر الزمان آپ جیسا صاحب معاملات اور صاحب کمالات باطنیہ پیدا نہوگا

(۵۱) جب آپ کو طواف خانہ کعبہ کا زیادہ غلبہ ہوا تو آپنے دیکھا کہ کعبہ شریف سامنے موجود ہے آپ اُسکے طواف سے مشرف ہوئے۔ چنانچہ خود آپ نے تحریر فرمایا ہے۔

(۵۲) ازانجملہ آپکے خصائص عظمی سے ایک یہ ہے کہ آپنے ایام وصال کے قریب فرمادیا تھا کہ جو کمال نوع بشر کے لیئے ممکن ہین وہ سب حق سبحانہ تعالیٰ نے بوراثت و تبعیت سید البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے عطا فرمادیئے ہین اگر مین چاہون توان سب کو معقول طور پر بیان کرسکتا ہون ع

قلم اینجار سید و سر بشکست۔ آپکے مکاشفات و خصائص عظمی اور مراتب علیا اس قدر ہین کہ بیان مین نہین آسکتے یہان بطور اختصار لکھدیئے گئے ہین۔ طالبان صادق حضرات القدس زبدۃ المقامات۔ عمدۃ المقامات۔ مکتوبات شریف۔ مبدأ و معاد ملاحظہ فرماوین۔

دوسری قسم کے بعض خوارق عادات و کرامات حضرت مجدد

نقل ہے کہ ایک درویش حضرت کی خانقاہ شریف مین رہا کرتا تھا۔ اُسپر واردات کثیرہ وارد ہوتی رہتی تھین اور اکثر ایسا بھی ہوتا کہ جب وہ سجدہ مین جاتا تو زمین و آسمان کے حالات اُسپر منکشف ہوجایا کرتے تھے اس اثنا مین ایک شخص کثیر الخدشہ اُس کا ہم صحبت ہوگیا اُسکے باعث ایک دن اُسکے دلمین یہ خطرہ گذرا کہ ہمارے حضرت سے باوجود اسقدر علم و عرفان کے خرق عادت نہین ہوتا یہ خطرہ اُسکے دلپر اتنا چھایا کہ اُسے اپنے معاملہ مین بستگی پائی گئی لاچار ہوکر حضرت کے قدمون مین آپڑا مگر خطرہ کا اظہار نہ کیا آپنے فرمایا کہ یہ شخص طالب کرامات ہے اسپر فلان شخص کی صحبت کا اثر ہے پھر آپنے سب کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ جو شخص طالب کرامات ہو اُسے چاہیئے کہ وہ اپنا دوسرا شیخ تلاش کرے اور جو متابعت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور اقتباس انوار رضا و لقا اور

Marfat.com

دیگر کمالات معرفت ذات و صفات کا طالب ہو وہ یہان رہے۔

کرامت نقل ہے کہ ایک روز حضرت قضاء حاجت کو تشریف لے گئے تو آپنے دیکھا کہ ایک مٹی کا پیالہ نجاست مین پڑا ہوا ہے اور اُسپر اللہ پاک کا نام لکھا ہوا ہے آپنے اُس پیالہ کو اُٹھا لیا اور اُسی وقت پانی منگا کر اپنے ہاتھ سے دھویا اور کسی خادم کو ہاتھ لگانے نہ دیا پھر اپنے ہاتھ سے اُسے ایک پاکیزہ کپڑے مین لپیٹ کے اونچی جگہہ رکھدیا اور ضرورت کے وقت اُسی مین پانی پیا۔ جناب باری سے ندا ہوئی کہ اے احمد جس طرح تو نے ہمارا نام بزرگ کیا اسی طرح ہم نے تیرا نام دنیا و آخرت مین بزرگ کیا سو حضرت فرمانے لگے کہ اگر مین سو برس ریاضت و مجاہدہ بھی کرتا جب بھی اتنے فیوض و برکات مجھپر نازل نہوتے جتنے کہ اس عمل سے ہوئے۔

کرامت نقل ہے کہ سادات کرام مین سے ایک شخص آپ سے ارادت طریقہ رکھتا تھا اور جناب محبوب سبحانی غوث اعظم سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ کا بھی بڑا معتقد تھا ایکدن آپنے اُسے ایک خدمت پیر مامور کیا چنانچہ وہ اُس خدمت پر قائم رہا پھر نماز شام کے بعد مسجد کے صحن مین حضرت تشریف فرما تھے اور وہ سید بھی حاضر تھا کہ آپ نے اُس سے کہا کہ تجھے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے نیاز مندی اور اخلاص زیادہ ہے کیا تو انھین دیکھنا چاہتا ہی اُس نے عرض کیا کہ حضرت مین تو مدت سے اسی آرزو مین ہون آپنے فرمایا کہ تو قطب تارے کو بھی پہچانتا ہے اُس نے کہا حضرت مین تو نہین جانتا آپ نے اپنی انگشت مبارک سے اُسکی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس تارے کی طرف دیکھ تو سید دیکھنے لگا اُس نے دیکھا کہ یکایک وہ ستارۂ قطب شق ہوا اور اُس مین سے ایک نورانی شخص سیاہ لباس سے ظاہر ہوا اور وہان سے اُترکر مسجد کے صحن مین آیا اور اُس سید کے پاس آکھڑا ہوا۔ حضرت نے فرمایا کہ آپ جناب محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی ہین ان سے نیاز حاصل کر اُس سید نے آپکی ملازمت کی اور قدمبوس ہوا پھر وہ وہان سے پرواز کر کے اُسی قطب تارے مین چھپ گئے۔

کرامت نقل ہے کہ ایک شخص نے آپکے مریدون مین سے ایک سے یہ کہدیا کہ مجھے تو تمہارے شیخ سے نہایت ہی رنج پہونچا ہے کیونکہ مین نے سُنا ہے کہ وہ یہ کہتے ہین اس زمانے مین اگر حضرت خواجہ بہاءالدین نقشبندی زندہ ہوتے تو وہ بھی ہماری غاشیہ برداری ہی کرتے وہ

مرید یہ بات سن کر سخت متفکر ہوا کہ آیا یہ بات کس حد تک صحیح ہے غرض کہ وہ اسی فکر و اندیشہ مین رہتا اور اس امر کی تحقیقات چاھتا تھا مگر اتنی جرأت نہ رکھتا تھا کہ آپ سے عرض کرے اور اس غم کو دور کرے آخر وہ اسی غم مین دن بدن گھلنے لگا اور بیمار پڑ گیا اور یہان تک نوبت پہونچی کہ قریب المرگ ہو گیا اور بحالت نزع نمودار ہو گئی اور قابض الارواح بھی آموجود ہوا کہ اتنے مین اس نے دیکھا کہ ہوا پر ایک تخت پُر تکلف نمودار ہوا اس پر ایک بزرگ بیٹھے ہوئے ہین اور آس پاس ایک کثیر جماعت بیٹھی ہوئی ہے اُنھون نے آتے ہی قابض ارواح کو روک دیا کہ ابھی اسکی جان نہ نکال ہم نے اسے خلاص کر دیا ہے اُس نے کہا مجھے تو یہی حکم تھا کہ اس کی جان قبض کیجائے اس کی نجات و خلاصی کا سبب کیا ہوا اُنھون نے فرمایا کہ اس وقت اسکے مرنے مین تین آدمی کافر مرتے ہیچ ہے مولانا روم فرماتے ہین

اولیا راہست قدرت از آلہ تیر جستہ باز گرداند زراہ

یہ کہکر وہ تو تخت ہوا پر اڑ گیا اور مریض سخت متعجب ہوا کہ یہ کون بزرگ تھے جنھون نے اس وقت مجھے موت کے پنجہ سے رہائی دلوائی۔ اگر مین انھین جانتا اور پہچانتا تو بہت ہی اچھا ہوتا فی الحال وہ تخت ہوا پر سے پھر نیچے آگیا اور اس بزرگ نے فرمایا کہ خواجہ بہاء الدین نقشبند مجھے ہی کہتے ہین اور وہ جو تو نے سُنا وہ غلط ہے اور تیرے شیخ کے حق مین افترا و بہتان ہے اُس نے ایسا نہین کہا۔ ہان وہ مرتبہ ایسا رکھتا ہے کہ مین اُس کی غاشیہ برداری کرون۔ غرضکہ وہ مریض اچھا ہو گیا اور آپ کا حد سے زیادہ مخلص ہوا۔ وہ تین آدمی جو اُنھون نے فرمائے کہ حالت کفر مین مرجاتے اُن مین سے ایک تو یہ مریض ہے اور دوسرا اس سے کہنے والا اور تیسرا وہ کہ جس سے اُس نے سُنا۔

کرامت نقل ہے ایک بزرگ زادہ نے سُنا کہ حضرت اپنے آپ کو حضرت صدیق اکبر سے افضل جانتے ہین وہ اس ارادہ سے آپکی خدمت مین آیا کہ آیا یہ کلمہ حضرت نے فرمایا ہے یا نہین دوسرے اگر وہ صاحب حال وقال ہین تو میرے آبا و اجداد سے اطلاع دین اور ہر ایک کے نام و نشان بتائین اور اُن کی بزرگی کے کچھ حالات بھی بیان کرین۔ تیسرے شیر برنج کھلوائین حضرت اندر محل مین جا بیٹھے کہ ذرا سی دور چل کر لوٹ آئے اور دہلیز مین کھڑے ہو گئے اور بزرگ زادہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ مجھے اُس شخص کی مسلمانی مین تردد ہے کہ جو اپنے آپ کو کافر فرنگی سے بہتر جانے

Marfat.com

اور حضرت صدیق سے بہتر جانتا تو کجا۔ پھر فرمایا کہ تمہارے باپ دادا کا یہ نام تھا اور پھر ان میں ہر ایک کے کمالات بیان کرنے شروع کیے اور خادم سے فرمایا کہ وہ شیر برنج جو ہم نے علحدہ رکھ چھوڑا تھا وہ لاؤ اور اس جوان کو دیدو کہ وہ اسی کے حصہ کا تھا بزرگ زادہ یہ باتیں سُن کر آپ کے قدموں میں گر پڑا اور اپنے خطرات کا اظہار کیا اور آپ کا مرید اور پکا معتقد ہوا۔

کرامت آپکے ثقہ اصحاب سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ آپ بیمار ہو گئے اور روانہ مویز کھانے کے لیے آپ نے مانگے خادم نے دس گیارہ دانے مویز کے حاضر کیے آپ مراقبہ ہوئے اور تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا کہ آج ایک عجیب ظہور میں آیا جب یہ دانے مویز کے میرے سامنے رکھے گئے تو مجھے یہ دکھائی دیا کہ یہ سب مناجات کر رہے ہیں چنانچہ حق تعالیٰ نے اُنکی مناجات قبول فرمائی اور اُنکے کھانے میں یہ ودیعت رکھی کہ جو کھائے اُس کو صحت کلی ہو آپنے اُن میں سے چند دانے کھائے اور صحت پائی اور باقی کو رکھ چھوڑا ایک مدت کے بعد جب مخدوم زادہ خرد بیمار ہوا اور اُسکی بیماری کی وجہ سے یاس کلی ہوئی وہ مویز دانے کھلائے گئے بفضل خدا اچھا ہو گیا اس طرح کئی شخصوں کو ایک ایک مویز دیا گیا جسے دیا وہی بھلا چنگا ہو گیا۔ آپ فرمانے لگے کاش یہ بہت سے دانے ہوتے تو اچھا تھا کہ بہت سے بیمار شفا پاتے۔

کرامت منقول ہے کہ حضرت مولانا محمد صدیق کشمی کہ جو آپکے خلفاء کبار میں سے تھے فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک درویش نمد پوش کہ جس میں آثار جذب و وجد و آزادگی و تفرید نمایاں تھے مجھ سے ملاقی ہوا اور مجھ سے پوچھنے لگا کہ تیری ارادت کون سے شیخ سے ہے میں نے حضرت مجدد قدس سرہٗ کا نام لیا۔ کہا کچھ خرق عادات میں سے دیکھا ہو تو بیان کر میں نے جو دیکھا تھا بیان کر دیا اُس نے کہا تمہارے شیخ سے میں نے ایک عجیب خرق عادت دیکھی ہے لو میں تمہیں سے کہتا ہوں ابتک میں نے کسی سے بیان نہیں کیا۔ میں تمہارے شیخ کے اوصاف سُن کر بقصد زیارت سرہند پہونچا کوئی پہر رات گذری ہوگی کہ شہر میں داخل ہوا میں نے خیال کیا کہ اس وقت خدام والا کو تکلیف دینی تو ٹھیک ہے نہیں کسی مسجد میں ٹھہروں چنانچہ میں ایک مسجد میں ٹھیر گیا ہمسایہ مسجد میرے حال سے اطلاع پا کر اپنے گھر لے گیا اور مہمان رکھا اور ہر ادھر کا ذکر آپس میں ہونے لگا پھر میں نے حضرت کا حال پوچھا تو اُسنے بہت طعن و تشنیع کی میں سمجھ گیا کہ یہ منکرین میں سے ہے میری طبیعت بھی مکدر

ہوگئی مین آپکے باطن کی طرف متوجہ ہوا کہ یکایک مین نے دیکھا کہ شیخ شمشیر بکف دروازہ سے آئے اور آتے ہی اُس منکر کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور باہر چلے گئے مین بھی اُنکے پیچھے پیچھے ہولیا کہ یکایک آپ غائب ہوگئے مین پھر اُس گھر مین جا نہ سکا کسی اور جگہہ شب بسر کی صبح کو آپکا مکان تلاش کرکے آپکی خدمت مین پہونچا مگر مین رات کا سہما ہوا تھا مجھے دیکھتے ہی آپ نے بغل مین لیا اور تبسم کیا اور فرمایا ما مضےٰ باللیل لم یذکر بالنہار غرض کہ مین اُس دن سے اور بھی زیادہ معتقد ہو گیا۔

کرامت منقول ہے کہ سید نعمۃ اللہ لاہوری کہنے لگے کہ جب حضرت لاہور مین تشریف رکھتے تھے تو مین بھی آپکی خدمت کثیر البرکت مین حاضر ہوا کرتا تھا کہ ایک دن کسی تقریب سے آپ یہ فرما رہے تھے کہ مسلمان کے ہاتھ سے جسقدر کفار اور اُن کے بتون کی توہین اور بت شکنی ہوسکے کرے اور کسر رکھے ایک مرتبہ یہ فقیر بارادۂ الٰہی دو تین درویشون کے ساتھ ملک دکن کی سیر کر رہا تھا کہ چلتے چلتے جنگل مین ایک بت خانہ نظر آیا دیکھا تو وہان نہ کوئی آدم نہ آدم زاد صرف بت ہی بت ہین چونکہ آپکا فرمانا میرے گوش زد تھا مین نے اپنے یارون سے کہا کہ آؤ یہان تو کوئی ان کا حامی ہی نہین جسقدر ہوسکے بت شکنی کیجائے اور بت خانہ کو ویران کیا جائے پس ہم نے اُن بتون کو توڑنا اور دیوارون کو گرانا شروع کر دیا ایک ہندو کھیت والا یہ حال دیکھ کر گاؤن مین دوڑا گیا اور گاؤن والون کو اکٹھا کر کے ہمپر چڑھا لایا جون ہی ہماری نگاہ اُس طرف کو پڑی تو ہزار آدمی کے قریب دکھائی دیئے کہ ہر ایک کے ہاتھون مین لاٹھیان و پتھر ہین اور ہماری طرف بھاگے چلے آرہے ہین یہ دیکھکر ہمارے ہاتھ پاؤن پھول گئے اور دہشت نمودار ہوگئی اور بھاگنے کی بھی کوئی راہ نہ دیکھی لاچار ہو کر حضرت مجدد الف ثانی کے باطن مبارک کی طرف ملتجی ہوئے کہ یا شیخ ہم نے تو آپ کی نصیحت پر اتنی مبادرت کی تھی اب ہم اس بلا مین عنقریب پھنسے جاتے ہین کہ پھر رہائی کی امید نہین پاتے اس لیئے اب ہم طالب امداد باطنی ہین ابھی مین اسی التجا و تضرع ہی مین تھا کہ میرے کان مین یہ آواز آئی کہ خاطر جمع رکھو تیری حمایت کے لیئے لشکر اسلام بھیجا ہون یہ آواز سن کر مین نے اپنے یارون سے کہا کہ اس طرح کی آواز میرے کان مین آئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ رہائی کی امید ہے یارون نے کہا کفار تو آپہونچے اب کوئی دم جاتا ہے کہ ہمارے ٹکڑے اڑائے دیتے ہین ابھی کفار ایک تیر کے ٹپے پر تھے کہ یکایک مین نے دیکھا کہ سواران اسلام قریب تیس چالیس سوارون کے گھوڑے دوڑائے ہوئے

Marfat.com

کفارون پر بڑھے چلے آرہے ہین آتے ہی اُنھون نے کفارون کو پسپا کر دیا اور وہین وہان سے نکالکر اُن کی جگہہ تک پہونچا دیا۔

کرامت منقول ہے کہ سید جمال ایک شخص اصحاب ذوق وحال سے تھے کہنے لگے کہ ایک دن جنگل مین ایک شیر مجھپر بھبک کر آیا مین اُسکی وحشت وتنہائی سے سخت پریشان ہوا اور حضرت کے باطن کی طرف ملتجی ہوا بعجز وتضرع مین نے دیکھا کہ حضرت عصا لیئے ہوئے تشریف لائے اور آتے ہی اُسکے منھ پر عصا مارا اور وہ شیر فرار ہوا جب مین نے حضرت کو دیکھنا چاہا تو نہ شیر نظر آیا اور نہ حضرت دکھائی دیئے۔

کرامت منقول ہے کہ آپکے ثقہ یارون مین سے ایک صاحب کہنے لگے کہ حضرت ایک مرتبہ مع اصحاب ومخدوم زادگان کہین تشریف لے جارہے تھے مین ہمراہ خدمت والا تھا کہ آفتاب کی تیزی اور پیاس کی شدت نے مخدوم زادہ اور یاران پیادہ پر بہت ہی غلبہ کیا مگر غایت ادب کی وجہ سے کسی کو عرض کرنے کی جراءت ہوئی اسی اثنار مین آپنے اپنے دوستون مین سے ایک کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ آفتاب کی حرارت اور غبار کی کثرت ہمارے یارون کے لیئے باعث آزار ہے مولانا محمد یوسف سمرقندی نے عرض کیا کہ حضرت پر خود روشن ہے مخلصون کے عرض کرنے کی کیا ضرورت ہے آپ نے تبسم فرمایا اور گوشہ چشم حق بین آسمان کی طرف اُٹھاکر ہونٹون ہی ہونٹون مین کچھ فرمایا۔ ابھی دو چار ہی قدم چلے تھے کہ ایک ٹکڑا ابر کا نمودار ہوا اور سب پر سایہ فگن ہوا اور اس طرح تقاطر کرنا شروع کیا کہ جس سے گرد بیٹھ جائے اور کیچڑ نہو اور ادھر بھینی بھینی ہوا چلنی شروع ہوئی کہ جس سے گرمی کی ساری کوفت جاتی رہے چونکہ وہ دن مینھ برسنے کے نہ تھے اس لیئے یارون کو اور بھی عقیدت بڑھ گئی۔

کرامت مولانا ہاشم جو آپکے خلفاء کبار مین سے ہین تحریر فرماتے ہین کہ ایک جوان سادات کرام مین سے طالب علمی کیا کرتا تھا اور میرا آشنا تھا وہ ایکدن آکر عجیب ماجرا بیان کرنے لگا کہ میان مین ایک شب مکتوبات شریف کا مطالعہ کر رہا تھا کہ اس مین تمہارے شیخ کا یہ لکھا ہوا دیکھا کہ امام مالک کے نزدیک شتم معاویہ مثل شتم ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالے عنہم ہے اور حد شتم ویسی ہے جیسی کہ اُن کے لیئے چونکہ میرے دلمین امیر معاویہ کی طرف سے کینہ تھا مجھے انحد بُرا معلوم ہوا اور کتاب کو

Marfat.com

پٹک دیا اور پڑ کر سو گیا کیا دیکھتا ہون کہ حضرت مجدد الف ثانی نہایت غصے مین بھرے ہوئے میرے پاس آئے اور میرے دونوں کان پکڑ کر فرمایا کہ او نادان لڑکے تو بھی ہمارے لکھے پر اعتراض کرتا ہی اور ہماری کتاب کو زمین پر پٹکتا ہے آ۔ اگر تجھے یقین نہین ہے تو مین اُنکے پاس لے چلتا ہوان کہ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بھائی ہین پھر آپ اسی طرح کھینچے ہوئے ایک باغ مین لے گئے اور اُسکے ایک گوشہ مین مجھے بٹھا دیا اور اُس باغ مین ایک محل بنا ہوا تھا آپ اُس مین تشریف لے گئے مین نے دیکھا کہ ایک بڑے بزرگ وہان بیٹھے ہوئے ہین۔ آپنے نہایت ادب و تواضع سے سلام کیا اُنھون نے نہایت بشاشت کے ساتھ جواب دیا اور ملاقات کی پھر آپ دوزانو ہو بیٹھے اور میری طرف نگاہ اور اشارہ کر کے کچھ اُن سے فرمانے لگے جس سے مجھے معلوم ہوا کہ کچھ میری جانب سے آپ فرما رہے ہین تھوڑی دیر کے بعد آپنے مجھے بلایا اور فرمایا کہ یہ حضرت امیر ہین کرم اللہ وجہہ تو غور سے سُن کہ حضرت امیر کیا فرماتے ہین۔ مین نے آپ کو سلام کیا آپنے زبان گوہر فشان سے یہ فرمایا کہ خبردار اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی کینہ نہ رکھنا اور ان بزرگون کی ملامت مین ایک حرف بھی زبان پر نہ لانا ہم ہی جانتے ہین کہ ہم مین اور ہمارے بھائیون مین کن نیک نیتیون کی وجہ سے منازعات واقع ہوئے ہین اور حضرت مجدد رح کا نام لیکر فرمایا کہ ان کے کہنے سے سرتابی نہ کرنا باوجود ان نصیحتون کے مین نے اپنے دلکی طرف جو دیکھا تو اُس جماعت کی طرف سے وہ ہی کینہ پایا گیا تو حضرت امیر پر غضب ہوئے اور تمہارے شیخ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ ابھی اس کا دل صاف نہین ہوا ہے آپ اُسکے ایک دھپ زور سے لگائین حضرت نے بڑے زور سے میری گدّی پر ایک دھپ لگایا مین نے اپنے دلمین کہا کہ اُنکی عداوت آپ ہی کی محبت و رضا کے لیئے تھی جب آپ ہی اس عداوت سے خوشنود نہین تو مین بھی اس کینہ کو اپنے دل سے نکالے ڈالتا ہون پھر جب مین نے اپنے دل کو دیکھا تو خوب صاف و مصفّا نظر آیا پھر جو مین خواب سے اُٹھا تو اپنے سینہ کو کینہ سے صاف پایا۔ اب مین تمہارے شیخ کا پورا معتقد ہو گیا

کرامت منقول ہے کہ سلاطین زادون مین سے ایک کے لیئے بادشاہ کی طرف سے قتل کا حکم ہوا وہ بیچارہ ہر طرف ہاتھ پاؤن مارنے لگا اور فقراسے طالب امداد ہوا اس اثنا مین اسکے نصیبے سے حضرت آگرہ ہی تشریف لائے تھے اُس محبوس مایوس نے اپنے ایک آشنا کی

Marfat.com

زبانی جو حضرت ہی کے مخلصون مین سے تھا کہلا کر بھیجا کہ للہ امداد فرمائیے اُس نے آکر آپ سے
عرض کیا آپ اُسکی خلاصی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ اُس سے کہدو کہ تو قتل سے بچ گیا وہ اُس
مژدہ سے مطمئن نہ ہو کر بسبب اضطراب ایک معتبر مجذوب کی طرف رجوع ہوا اُس نے کہا کہ اکابر
نقشبندیہ مین سے ایک شخص نے آکر اُس کی کشتی بھنور سے نکال دی ہے۔ اُسے اطمینان ہو گیا
چندہی روز نہ گذرے تھے کہ اُس حبس سے خلاصی ملی اور منصب پر بھیجا گیا۔

کرامت منقول ہے کہ ایک فاضل ایک مریض کی نسبت طلب دعا کے لیے آپکے پاس
آئے اور عرض کیا کہ حضرت بہت سے فقرا سے دعا کے لیے ملتجی ہوا ہون اس لیے آپکی خدمت مین
بھی حاضر ہوا ہون آپ دعا کے لیے متوجہ ہوئے اور ایک لحہ کے بعد فرمایا کہ آؤ اُسکی مغفرت کے
لیے بھی دعا مانگین وہ فاضل حیرت زدہ اپنے مکانون مین آیا دیکھا تو لوگ اُسکے دفن سے فارغ ہو
آئے ہین وہ فاضل اس خرق عادت کو دیکھکر آپ کا مخلص ہو کر مرید ہو گیا۔

کرامت مولانا محمد ہاشم برکات احمدیہ مین تحریر فرماتے ہین کہ مین ایک دن قرآن مجید کی تلاوت
مین تھا کہ پڑھتے پڑھتے اس آیت پر وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَكَ عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ
رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا تو میرے دلمین یہ خطرہ گذرا کہ کیا تہجد پڑھنے والے کو بھی مقام شفاعت مین
دخل ہے دل نے کہا کہ چل حضرت سے پوچھ چنانچہ مین اسی نیت سے آپکی خدمت مین آیا آپ وضو کر رہے
تھے مجھے دیکھکر فرمانے لگے کہ تہجد پڑھا کر مین نے کہا کہ اکثر تو پڑھتا ہون فرمایا جو شخص مقام محمود
سے کہ جس کو مقام شفاعت کہتے ہین پورا حصہ لینا چاھتا ہے تو اُسے چاہیے کہ لزوماً تہجد پڑھے
پھر آپ نے ہیچ تلاوت فرمائی ہین نے عرض کیا کہ خدمت عالی مین اسی مدعا کے لیے حاضر ہوا تھا سو
الحمد للہ بغیر میرے عرض کیے آپکی کرامت سے میرا مدعا بر آیا۔

کرامت صاحب عمدۃ المقامات حاجی میان محمد فضل اللہ تحریر فرماتے ہین کہ مین نے بعض
اکابر سے سُنا ہے کہ لکھنو کا ایک حاکم رافضی تھا اُس کے اقربا مین سے ایک شخص جو لکھنو کے
مضافات مین رہتا تھا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کو برا کہنے لگا اُسی نواح کا ایک سردار
اہل سنت مین سے تھا اُسے یہ امر سخت ناگوار گذرا فوراً اُسے قتل کر دیا جب یہ خبر حاکم لکھنو کو پہونچی بڑا
پیچ و تاب کھایا اور قسم کھائی کہ مین اُسے بہت سے عذابون مین پھنسا کر مارون گا اور آدمی دوڑا دیے

کہ فوراً اُسے پکڑ کر ہمارے سامنے لاؤ چنانچہ آدمی آئے اور اُسے پکڑ کر لے چلے راستہ مین اُس نے دیکھا کہ ایک جماعت ختم و اوراد مین مشغول ہے اُس نے اُن لوگون سے التماس کی کہ حضرات میری یہ کیفیت ہے اور گرفتار پنجۂ بلا ہون للہ میرے لیئے دعا فرمایئے اُس جماعت کے لوگون نے طریقۂ ختم لاحول کو جو حضرت مجدد رحمہ سے منسوب ہے اُسے سکھایا وہ شخص رستہ مین پڑھتا چلا گیا چونکہ وہ راہ لب دریا واقع تھی اُس نے دیکھا کہ ایک نورانی شخص کشتی مین بیٹھا ہوا ہے اور وہ کشتی بے ملاح چلی آرہی ہے جب قریب آئی تو اُس بزرگ نے فرمایا کہ صاحب ختم مین ہی ہون تیری رہائی کے لیے آیا ہون تو ہر طرح خاطر جمع رکھ اور کسی طرح نہ گھبرا جاتے ہی رہائی پائے گا غرضکہ کشتی تو روانہ ہو گئی اور وہ شخص منزل بمنزل پہنچکر حاکم کے روبرو پیش ہوا حاکم اُسے دیکھتے ہی کھڑا ہو گیا اور بڑی خوشی سے ملا اور معذرت کی اور بہت سے روپیہ اور خلعت فاخرہ اُسے عنایت کر کے رخصت کر دیا جب اُس نے اس ہلاکت سے نجات پائی اور اسکے علاوہ اور بھی فتوح دیکھین تو غائبانہ آپ کا مرید و مخلص ہوا اور ایک قصیدہ آپکی شان مین لکھا اور اویسی تخلص رکھا اور آپکی اولاد کی بھی بہت سی تعریف لکھی چنانچہ اُس مین سے چند اشعار جو خاص آپ کی شان مین ہین اور اس تذکرہ کے مناسب بھی ہین درج کیئے جاتے ہین شائقین ملاحظہ فرمائین۔

آنکہ نامش چو بر آمد بزبان مے گردد	قوت ناطقہ را علم لدنی از بر
شیخ احمد کہ مجدد لقبش کرد خدا	الف ثانی شدہ زو تازہ بدین مستظہر
الفش ہست ز احدیت و ح حکمت حق	میم از معرفت و دال بدانش رہبر
در ولایت بکمالات نبوت مخصوص	بہر ایصال خلایق بمعانی زصور
ہر کہ در حلقۂ خاصش نفسے زد آورد	حلقہ زو بر درِ لاہوت ز مفتاح اثر
آسمان جاہ شہنشاہ سریر تکمیل	کہ شود قطب زمان حاجبش از فیض نظر
بست بر صفحۂ ہر سادہ دلے نقش کمال	نقشبندی عجبے ہست بدین تازہ ہنر
ہر کس احرام حرم مے کند از بہر طواف	کعبہ از مسجدش آمد بہ صفائے منظر
گفت گوشش بحقایق ز رہ صدق و صفا	نطق حق دان کہ بود زبدۂ اولادِ عمر
جوشش علمش ہمہ بر جا کہ بود آلِ علی	کان پئے دار علیم نبوی آمد در

Marfat.com

نسبت فضل طریقش بطرق ہست چنان
کہ بصدیق بود رتبۂ اصحاب دگر

رفت از دائرۂ ظل بسوے مرکز اصل
بیسے از ذات احد گشت بجان مستبشر

مشرب احمدی و خلت ابراہیمی
کرد این مجمع بحرین دلش را اظہر

نقشبندی بدن و قادری و چشتی بال
طائر معرفتش را کہ بود عالی پر

نسبت فیض طریقش بنا جیاست فقط
مستفیض ست ازو مجمع اہل معتبر

اوست قیوم کہ عالم بفیوضش قائم
تا قیامت بود از مہلکۂ خوف و خطر

ہر کرا شد بسوئے مبدء فیاض عروج
ہمتش ہست عموماً بتوسط مضمر

یک نگاہش در کشش گانہ لطائف وا کرد
سالکے را کہ در افتاد بفکر ششدر

گشت در دہر جہان از ستہ حقائق آگاہ
کہ بہر چار طرف داد بہ تفصیل خبر

صورتش در دل سالک ز رخ شاہد غیب
پردہ برداشت بانوار شہادت خوشتر

انقطاعش ز جہان ہمہ حروف مقطوع
منکشف کرد بعنوان صور صد دفتر

شبہ اش در متشابہ نبود از آیات
کہ بہ مدلول یقینش بود دانش در

در کلامش چو کسے خوردہ بگیرد از خبث
بخرد باشد و در ہر دو جہان خوار چو خر

در معادات وے آنکس کہ نصب کرد علم
کسر شانش بود آخر سوئے ایمان منجر

جلوہ آرائے کرامت شود از پردۂ غیب
ہر کرا طبع عروسی شدہ حجتش زیور

خاطرش گر پے تغییر حقائق برود
زہر تریاق شود در دہن مار دو سر

آب حیوان اثر زہر ہلاہل بخشد
گر کند قطرۂ او قطع گلو تا بہ جگر

زیر کوہ آمدہ گر سازد از استمداد
باشدش با ہمہ اثقال چو برگ گل تر

کور را معنے نادیدہ ز فیضش مرئی
صوت نابردہ بلب جا کند اندر دل کر

ہر کہ در کام نہنگ افتد و نامش گیرد
از زبانش شودش زورقہ سوے بر

آنکہ دارد بمذاہب رہ باطل بجہان
در حضورش چو در آئینہ بقول منکر

فلسفی وہم ز ہیولی نزند و از صورت
جوہر اصل شود در نظرش مستظہر

فی الحقیقة بیقین دیدہ بشوید خطا
ثابت الاصل بہ بیند ہمہ را در پیکر

Marfat.com

اگر بیک گوشۂ چشمش برسد معتزلی — رویۃ اللہ شود حاصل وقتش ببصر
رافضی خارجی چون برسر کویش گذرند — این ز شیخین شود بندہ وآن از حیدر

کرامت صاحب حضرات القدس تحریر فرماتے ہین کہ ایک سید صحیح النسب کہ جو آپکے قدیمی یاردان مین سے تھا مجھسے کہنے لگا کہ آپ کے حقیقی بھائی شہر سرونج مین تھے وہ کلمے اُنکی طلب کے آپ نے لکھکر مجھے دیدیئے اور فرمایا کہ تو خود جا اور اُن کو لے آ مین نے حسب الحکم عزم مصمم کرلیا اور فاتحہ کے لیئے حاضر ہوا آپ نے فاتحہ پڑھکر رخصت کیا اور چلتے وقت فرمایا کہ راستہ پُرخطر ہے راہ مین سورۂ لایلاف زیادہ پڑھنا خدا چاہے کوئی حاجت تیری اٹکی نہ رہے گی اور جب کوئی تجھے مشکل پیش آئے تو مجھے یاد کر لیجیو مین آپکے قدمون کو ہاتھ لگا کر چل کھڑا ہوا اتفاقاً راہ مین ایک جماعت بھی میری رفاقت مین ساتھ ہو لی جب سرونج کوئی دو تین منزل رہ گیا تو وہ جنگل بہت ہی پرخطر نظر آیا کہ گھانس وہان کی آدمی کے قد سے دُو دُو گز اونچی تھی مین قضائے حاجت کے لیئے اُس مین چلا گیا اور میرے ساتھی وہین کھڑے رہے مین نے بعد فراغ طہارت کرکے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو پڑھی کہ اتنے مین ایک شیر نے چنگھاڑ ماری اور میرے منہ کے سامنے آکھڑا ہوا مین مارے دہشت کے کانپ اُٹھا اور بے اختیار حضرت کو یاد کیا اور کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جب کوئی مشکل آئے تو مجھے یاد کرنا حضرت اب امداد کا وقت ہے کہ مجھے اس موذی سے بچایئن ابھی مین نے یہ کلمات کہے بھی نہ تھے کہ یکایک آپ نمودار ہوئے اور اُس شیر کی طرف اشارہ کیا کہ دور ہوجا وہ فوراً پرے کو منہ کرکے چلدیا مین نے چاہا کہ مین حضرت کو دیکھون جون ہی نگاہ اُٹھائی تبتک میری نظر سے غائب ہوگئے میرے ساتھیون نے بھی اس معاملے کو خوب دیکھا وہ کہنے لگے کہ یہ کون بزرگ تھے کہ جو تیری ایسے وقت مین امداد کی مین نے آپ کا نام مبارک لیا وہ سب کے سب آپ کے بڑے معتقد ہوئے۔

کرامت امیرزادون مین سے ایک شخص پر سلطانی غضب نازل ہوا اور اُسے لاہور سے بلوایا گیا اور یہ حکم اُس کے لیئے نافذ ہوچکا تھا کہ آتے ہی ہاتھی کے پاؤن مین ڈلوا کر کچلہ کرادو وہ امیرزادہ جب لاہور سے چلا تو چونکہ سرہند درمیان مین تھا آپکی خدمت مین آیا اور نہایت عجز و نیاز کے ساتھ جان بخشی کے لیئے التماس کی آپ نے ذرا سی دیر مراقبہ کے لیئے سر نیچا کیا اور پھر

فرمایا کہ تو خاطر جمع رکھ سلطان کی طرف کوئی آفت تجھپر نہ آئیگی بلکہ وہ بانواع الطاف شاہانہ تجھ سے پیش آئیگا اُس نے بحالت اضطراری پھر عرض کیا کہ حضرت مجھے آپ لکھدین کہ میرے دل کو تسلی ہو اپنے اُسکے اطمینان خاطر کے لئے یہ لکھدیا کہ "چون فلانے ازخوف غضب سلطان بفقرا رباب اللہ رجوع آورد فقیر او را در ضمن خود گرفتہ از ین ہلکہ رہانید" یعنے جب کہ فلان شخص نے سلطان کے خوف سے ہماری طرف رجوع کی تو ہم نے اُسے اپنی ضمان مین لےلیا اور اُس ہلاکت سے بچالیا وہ تو رخصت ہوا چند روز کے بعد بعض آدمیون نے یہ خبر دی کہ بادشاہ اُسپر بہت غصہ ہوا اور اُسپر ایسی ایسی گذری آپنے فرمایا کہ ہم کو تو اُس کا معاملہ روز روشن کی طرح دکھایا گیا ہے کہ بادشاہ اُس پر ضرور مہربان گا یہ خبر سچی نہین ہے پھر دو تین دن کے بعد متواتر معلوم ہوا کہ جس طرح حضرت نے فرمایا تھا اُسی طرح ہوا کہ جب وہ بادشاہ کے روبرو پہونچا تو شاہ نے تبسم کیا اور چند کلمے نصیحت کے اُسے فرمائے پھر از راہ لطف خلعت خاص عطا کیا اور اُسی خدمت پر مامور رکھا۔

کرامت ایک درویش جو آپکے مخلصون مین سے تھا ملتان سے آیا اور آکر عرض کیا کہ حضور میری اہلیہ جو آپ کی مخلصات مین سے ہے کئی سال سے از حد بیمار ہے اور کئی مرضون مین گرفتار۔ اطبا اُسکے علاج سے عاجز۔ مین خود نہایت پریشان آپکی توجہ کا امیدوار ہون کہ فاتحۂ شفا پڑھئے اور اپنی ضمن مین لیجئے۔ پھر اُسنے بہت سی التجا اور تضرع و زاری کی آپ نے فرمایا کہ "اورا در ضمن خود گرفتیم" وہ درویش رخصت ہوا اور اپنے وطن پہونچا اور وہان سے عرضی لکھی کہ جس روز آپنے فرمایا تھا اُسی روز میری اہلیہ تندرست ہو گئی آپنے اُس عرضی پڑھنے کے بعد فرمایا کہ الحمد للہ علے ذلک۔

کرامت ایک دولتمند کو (کہ جو اس خاندان عالیشان کے بزرگ زادون مین سے تھا۔ اور اُسکی والدہ بادشاہ زادی تھی) قولنج کا مرض عارض ہوا اور مرض مین امتداد ہو گیا یہان تک کہ اطبائے حاذق اُسکے علاج سے عاجز ہو گئے اور یاس کلی ہو گئی اُسنے حضرت کے مخلصون مین سے ایک مخلص کے توسط سے عرضی بھیجی آپنے صبح کے وقت اُسکے حال پر توجہ فرمائی اور اُس مخلص سے فرمادیا کہ تم جاؤ اور اُس عزیز کو بشارت دو کہ تو اچھا ہو گیا وہ حسب الحکم اُسکے گھر گیا دیکھا تو وہ اپنی چارپائی پر پڑا ہوا ہے اُسے آکر کہا کہ میان تم تو اچھے بھلے ہو خدا تعالی نے تمھین صحت بخشی اب تم کیون پڑے ہوئے ہو مریض بولا بات تو کچھ کیا ہوا۔ کہا ہمارے پیر و مرشد نے

تمھین صحت کی بشارت دی ہے۔ اُٹھو کھڑے ہوجاؤ وہ شخص فوراً کھڑا ہوگیا اور کوئی بیماری کا اثر نہ پایا۔

کرامت مولانا محمد امین ایسے بیمار ہوئے کہ کسی دوا اور دعا نے اثر نہ کیا۔ لاچار ہوکر حضرت مجدد کے پاس بصد عجز و نیاز عرضی بھیجی کہ میرے حال پر توجہ فرمایئے اور عمامۂ مبارک تبرکاً مرحمت ہو۔ آپ کو اُسکے حال پر رحم آیا اور اُسکے عریضہ کے جواب مین تحریر فرمایا کہ کچھ اندیشہ نہ کرو انشاء اللہ تعالےٰ اچھے ہوجاؤ گے تمھاری طرف سے ہم کو دلجمعی ہے حسب الطلب پیراہن تمھین بھیجا جاتا ہے اس کو پہنو کہ کثیر البرکت ہے اور اسکے ثمرات کے امیدوار رہو۔ اُس نے وہ پیراہن پہنا خدا تعالےٰ نے اُسے صحت بخشی پھر وہ شرف ملازمت سے مشرف ہوکر مریدان صادق العقیدت سے ہوا اور آخر عمر تک جمعیت و استقامت کے ساتھ حضرت کی خدمت مین رہا اور آپ کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہوا۔

کرامت منقول ہے کہ نواب خانخانان کی طرف سے بادشاہ کو یہ شبہ ہوگیا تھا کہ یہ غنیم سے خفیہ تعلق رکھتا ہے اس لیے اُسے معزول کردیا اور نہایت پر غضب ہوا اور قریب تھا کہ اُسے قتل کرادے خان موصوف میر محمد نعمان کی طرف جو برہان پور مین آپ کے خلیفہ تھے متوسل ہوا میر صاحب نے وہ عریضہ حضرت مجدد کی خدمت مین بھیجدیا آپ نے میر صاحب کی عرضی ملاحظہ کرکے قلمدان طلب کیا اور لکھدیا کہ دروقت مطالعہ کتابت شما و خانخانان در نظر رفیع القدر آمد خاطر شریف از معاملہ او جمع باشد بعینہ وہ تحریر حضرت میر صاحب کے پاس پہونچی اُنھون نے بجنسہ نواب خانخانان کو بھیجدی اُس نے کہا بزرگون کی توجہ سے کچھ عجب نہین مگر بظاہر معاملہ مشکل نظر آتا ہے کہ سلطان بہت بدگمان ہوگیا ہے اور دشمن میرے درپے ہین حضرت کے مکتوب کو دس بارہ ہی روز گذرے تھے کہ بادشاہ کے جی مین اُس کی طرف سے صفائی ہوگئی اور پھر اُسے صوبہ داری دکن پر قائم رکھا اور خلعت خاصہ اُسے عنایت فرمایا۔

کرامت ایک درویش آپ کی خدمت مین آیا کہ اُس کا دل ایسا ذاکر تھا کہ پاس کے لوگون کو بھی اُسکی حرکت معلوم ہوتی تھی حضرت کے پاس بھی طلب فیض ہی کے لیے حاضر ہوا۔ آپنے فرمایا یہ شخص تو صاحب استعداد ہے مگر استیلاء ذکر اور خلافت مشائخ نے اسے عجب و پندار مین

Marfat.com

ڈال رکھا ہے اس لیئے راہ ترقی مسدود ہے اس حالت کے بے سلب کیئے بغیر اس کا معالجہ نہو گا چنانچہ دو روز بھی نہ گذرے تھے کہ آپنے اُس کی حالت سلب کر لی۔ وہ بہت حیران ہوا اور زار قطار رونا شروع کیا کئی روز تک آپ نے توجہ بھی نہ کی تاکہ عجب و پندار جو اُس کے دماغ مین گھسا ہوا ہے نکلجاے جب روتے روتے اُسکی بُری حالت ہوگئی۔ ایک روز خلوت مین طلب کر کے ایسے مقامات عالیہ پر پہونچا دیا کہ وہ پہلی حالت اسکی پہلی سیڑھی کی برابر بھی نہ تھی۔ اور وہ خود ہی اپنی پہلی حالت کے نقص کا معترف ہوا۔

کرامت۔ خواجہ جلال الدین حسین پسر خواجہ حسام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کہ جو بحکم پدر بزرگوار ارادت کے لیئے دہلی سے حضرت کی خدمت مین سرہند پہونچے تو وہ کہتے ہین کہ جب مین حاضر ہوا اور میرے حال پر توجہ فرمائی تو تھوڑی دیر کے بعد فرمانے لگے مین دیکھتا ہون کہ تیرے دلپر ایک عورت کا پاؤن جما ہوا ہے جب تک وہ پاؤن تیرے دلسے نہ ہٹے گا مستفید نہو گا مین نے عرض کیا کہ مین اپنی پھوپی کی لڑکی پر فریفتہ ہون پھر آپنے توجہ فرمائی اور وہ تعلق میرے دلسے ایسا نکالدیا کہ بالکل اُسکی طرف سے میرا دل سرد ہوگیا گویا کبھی میرا دل اُسکی طرف آیا ہی نہ تھا۔

کرامت۔ ایک شخص آستان عالیشان پر حاضر ہوا اور نذر لایا اور عرض کیا کہ میرا لڑکا بیمار ہے دعا و فاتحہ کے لیئے حاضر ہوا ہون ہرچند اُس نے الحاح و زاری کی مگر آپ نے اُسکی نذر نلی ہم لوگ سمجھ گئے کہ حضرت تو کبھی رد نہ کرتے تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا لڑکا نہ بچے گا نہین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ شام تک اُس کا لڑکا مر گیا۔

کرامت ایک صوفی نقل کرتے ہین کہ ایک مرتبہ مین نے حج کا مصمم ارادہ کیا اذن اور فاتحہ کے لیے حضرت کی خدمت مین آیا آپنے سر مراقبہ مین کر کے فرمایا کہ مین تو تمھین عرفات پر دیکھتا نہین تم حج کا ارادہ کیسا کر رہے ہو۔ غرضکہ آج تیس برس ہوتے آئے جب حج کا ارادہ کرتا ہون جبھی یا تو ارادہ فسخ ہو جاتا ہے یا سامان بہم نہین پہونچتا۔

کرامت صاحب حضرات القدس تحریر فرماتے ہین کہ میرے چچا شیخ محمد نقل کرتے ہین کہ جب مین اصفہان سے چلا تو گھوڑے کی خرجی مین سے میرا زاد راہ گر گیا جب مجھے معلوم ہوا تو مین اُسکے تلاش کرنے مین لگ گیا اس جستجو اور تگ و پو مین وقت بہت گذر گیا اور قافلہ میری نظر سے

Marfat.com

غائب ہو گیا اور قافلہ سے جدا ہو گیا حیران و پریشان گریان و بریان ہر طرف اُڑا مگر قافلہ کا نشان کہین نہ پایا جدھر نظر اُٹھا کر دیکھا پہاڑ اور جنگل کے سوا کچھ نظر نہ آیا جب تو زندگی سے ہاتھ دھوئے پڑے لاچار ہو کر ایک جگہہ لب آب بیٹھ گیا اور وضو کر کے بتضرع و نیاز حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کی طرف متوجہ ہوا اور آپ سے امداد چاہی تھوڑی دیر نہ گذری تھی کہ حضرت ایک عراقی گھوڑے پر سوار نمودار ہوئے اور میرے پاس آکر فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے مین نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ مین دیا آپ نے اپنے پیچھے مجھے بٹھالیا اور گھوڑے کے ایک چابک لگایا کہ اُس نے دم بھر مین قافلہ تک پہونچا دیا جب قافلہ دکھائی دینے لگا مجھے گھوڑے پر سے اُتار دیا اور فرمایا جا قافلہ مین مل جا پھر جو مین نے پیچھا پھر کے دیکھا تو آپ دکھائی نہ دیئے یکایک نظرون سے غائب ہو گئے

کرامت - ایک صوفی نقل کرتے ہین کہ ایک مرتبہ مجھے ایسی بیقراری طاری ہوئی کہ کسی طرح مجھے چین نہ پڑتا اگر جنگل مین جاتا تو جنون کو اور ترقی ہوتی اور جو حجرہ مین بیٹھتا تو وہان بھی سکون ہوتا ایک دن آپکی خانقاہ ملائک پناہ کی طرف رجوع کی تو حضرت دروازہ کے اندر تشریف رکھتے تھے اور اصحاب دروازہ کے باہر حلقہ کیئے ہوئے دست بستہ باادب تمام اس طرح کھڑے تھے کہ گویا اُن کے بدن مین جان ہی نہین جب مین نزدیک پہونچا تو حضرت میرے حال سے مطلع ہو گئے اور جھٹ دروازہ کھول کر میری طرف اشارہ کیا کہ فلان جلد آ مین سرعت کے ساتھ دوڑا اور حضرت کے نزدیک پہونچا آپ نے کمال بندہ نوازی و سرفرازی فرمائی اور میری گردن مین ہاتھ ڈالا اور میرے سر کو اپنی بغل مین لیا اور دبا کر فرمایا کہ اے فلان جو نعمت تجھے پہونچی ہے بہتیرے ہمعصرون مین سے کسیکو بھی نہین پہونچی یہ فرمانا حضرت کا مثل آب زلال تھا کہ میرے دل کی لگی کو بجھا دیا - اور وہ بے قراری و بے آرامی اور جوش و خروش سب جاتا رہا اور سکون و آرام آ گیا -

کرامت ایک تاجر آپ کے مخلصون مین سے تھا آپکی خدمت مین آکر عرض کرنے لگا کہ حضرت اب مین بوڑھا ہونے کو ہوا مگر ایک اولاد بھی نہ ہوئی للہ میرے حال پر توجہ فرمایئے آپ نے ایک لحہ کے لیے سر نیچے کیا پھر فرمایا کہ اس بیوی سے تو لوح محفوظ مین تیرے لیئے اولاد پائی نہین جاتی اگر دوسرا نکاح کرے تو بیشک اُس سے اولاد ہو گی اور وہ تیرے بعد تیری

یادگار بھی رہیگی۔ اتفاقاً وہ بیوی اُس کی مرگئی اس نے پھر اور نکاح کیا اُس سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی پیدا ہوئی۔

کرامت۔ مولانا مرتضے سے منقول ہے کہ میرے والد نے مرتے وقت مجھے وصیت کی کہ میری نعش کو آپ کے روبرو لے جانا اور عرض کرنا کہ حضرت للہ مجھے بھی اپنے طریقہ مین داخل فرمایئے تو آپ کا یہ طریقہ تھا کہ اموات کو بھی اپنی نسبت عطا فرمایا کرتے تھے چنانچہ مین نے اپنے والد کی وصیت کے بموجب ایسا ہی کیا کہ جنازہ لا رکھا اور والد صاحب کی التماس کو عرض کیا۔ فرمایا اچھا کل حلقے مین بیٹھکر معلوم کر لیجیو دوسرے دن جب مین حلقہ مین بیٹھا تو ایک شخص کے فاصلے سے مین نے اپنے والد کو بیٹھے ہوئے دیکھا کہ شغل مین سرگرم ہین۔ مین خدا کا شکر بجا لایا۔

کرامت۔ مریدین مین سے دس آدمیون نے علحدہ علحدہ آپ کی دعوت کی کہ روزہ کھول کر آپ کھانا وہین کھائین آپ نے قبول فرمالیا اور وقت معین پر اسی آن واحد مین سب کے گھر تشریف لے گئے اور روزہ افطار فرمایا۔

کرامت ایک دن صبح کے حلقے مین آپ نے فرمایا کہ اپنے یارون مین سے ایک کی پیشانی پر ہوالکافر لکھا ہوا پاتا ہون تھوڑے ہی دن نہ گذرے تھے کہ مولانا محمد طاہر لاہوری کافر ہو گئے آپ اس بلا کے رفع کے لیئے متوجہ ہوئے دیکھا تو لوح محفوظ مین ہوالکافر لکھا ہوا ہے آخر آپ گریہ وزاری کے ساتھ جناب باری مین مشغول ہوئے اور عرض کیا کہ خداوندا حضرت غوث اعظم رح نے فرمایا ہے کہ میرے واسطے سے قضا رد ہو جاتی ہے اگر محض اپنی عنایت عامہ سے یہ قضا بھی محو ہو جائے تو تیری وسعت رحمت سے کچھ دور نہین ہے۔ آپ کی دعا جناب الٰہی مین قبول ہوئی اور مولانا محمد طاہر پھر اسلام سے مشرف ہوئے اور مقامات عالیہ پر پہونچے اور آخر مین خلافت اور منصب قطبیت سے سرفراز ہوئے

مختصر بیان عبادات و عادات و عقائد شریعۃ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب زبدۃ المقامات تحریر فرماتے ہین کہ مین نے آپکی زبان مبارک سے بارہا سنا کہ ہمارا کام

Marfat.com

اور عمل ہی کیا ہے جو کچھ ہمین عطا کیا گیا ہے وہ محض فضل و کرم خداوندی ہے اور اگر مثلاً کوئی امر بہانہ کرم ہو تو وہ متابعت سید الاولین والآخرین صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہو گی کہ مین اپنے کام کا دارو مدار اسی پر جانتا ہون۔ جو کچھ جزواً و کلاً عطا ہوا ہے وہ اس اتباع ہی کی وجہ سے عطا ہوا ہے اور جو نہین دیا گیا تو ہم سے جو بحکم بشریت اتباع مین کچھ کمی ہوئی ہے اسی کی وجہ سے نہین دیا گیا اس تقریب مین آپ ایکدن زبان مبارک سے فرمانے لگے کہ ایک دن مین بھولے سے پاخانے مین دایان پاؤن پہلے رکھدیا اس روز بہت سے حال مجھ پر بستہ ہو گئے۔ مولانا محمد ہاشم رح لکھتے ہین کہ مین آپکی خدمت مین بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت تحریر معارف مین مصروف تھے کہ یکا یک پیشاب کے سخت تقاضہ سے بیت الخلاء گئے اور پھر جیسے جلد گئے تھے ویسے ہی جلد واپس آئے اور آتے ہی پانی کا لوٹا مانگا اور بائین انگوٹھے کے ناخن کو دھو کر پھر آپ بیت الخلاء چلے گئے پھر جب آپ فارغ ہو کر آئے تو فرمایا کہ پیشاب کے تقاضے سے مین جلد اٹھ کر گیا تھا اور پاخانہ مین بیٹھا ہی تھا کہ میری نظر ناخن کی پشت پر پڑی کہ وہ سیاہی کا نقطہ جو قلم کے امتحان کے لیئے لگایا گیا تھا چونکہ وہ بھی اسباب کتابت حروف قرآنی سے تھا وہان بیٹھنا رعایت ادب کے مطابق نہ تھا اگرچہ پیشاب کا غلبہ اور تقاضا سخت تھا مگر وہ محنت اس ترک ادب کی محنت سے گھٹکی تھی فوراً باہر آیا اور اس سیاہی کے نقطے کو دھو کر پھر گیا۔ اور یہ بھی آپ ہی سے روایت ہے کہ یہ بندہ خدمت عالی مین حاضر تھا کہ مولانا صالح ختلانی کو آپنے ارشاد فرمایا کہ تھیلی مین سے چند لونگین نکال کر لاؤ وہ چھ لونگین نکال کرلے گئے آپ نے غصے مین ہو کر فرمایا کہ یہ صوفی ہین جنھون نے یہ بھی نہین سنا کہ اَللّٰہُ وِتْرٌ وَّ یُحِبُّ الْوِتْرَ ہے۔ وتر کی رعایت مستحبات مین سے ہے معلوم نہین لوگون نے مستحب کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ اجی یہ مستحب اللہ تعالےٰ کا پسند کیا ہوا ہے۔ اور فرمایا کہ مین استحباب کی رعایہ اس درجہ رکھتا ہون کہ منہ دھوتے وقت بھی یہ ارادہ رکھتا ہون کہ پہلے دائین رخسارے پر پانی ہو پہچے کہ تیامن بھی مستحبات سے ہے۔ اور یہ بھی دیکھا گیا کہ چند روزہ رکھنے پر آپ نے توجہ تمام فرمائی حالانکہ بسبب ضعف و نقاہت ان دنون مین آپ پر روزہ رکھنا بہت ہی دشوار تھا جب آپ سے پوچھا گیا کہ یہ کیسے روزے ہین تو فرمایا اس رمضان کے روزون کی قضا کے احتیاطی روزے ہین کہ ان دنون مین استنجا کیا گیا تھا پھر اسی تقریب پر

اتباع رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

مستحب اللہ تعالی کا پسند کیا ہوا ہے

Marfat.com

اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کا ذکر فرمانے لگے کہ وہ حتی الامکان رمضان مین استنجا ہی نہ کرتے تھے اور اگر ضرورت واقع ہوتی تو اُس کی قضا کرتے

منقول ہے کہ ایک دن آپ اپنے بچھونے پر تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ یکایک گھبرا کر آپ نیچے اُتر آئے اور فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ بچھونے کے نیچے کوئی کاغذ ہے ہرچند یہ معلوم نہ تھا کہ آیا اُسپر کیا لکھا ہوا ہے اور کس نے رکھدیا ہے مگر آپ نے اتنے بیٹھنے کو ترک ادب کا خیال فرمایا ایسا ہی ایک اور وقت دیکھا گیا کہ ایک حافظ قرآن مجید پڑھ رہا تھا آپ نے خیال کیا کہ میرے نیچے تو فرش وغیرہ زیادہ ہے اور اس کلام مجید پڑھنے والے کے نیچے کم ہے بس جھٹ پٹ اپنے نیچے سے اُس فرش کو لپیٹ دیا۔

منقول ہے کہ اس درویش کو جو خدمت آب وضو اور مصلے اور امور عبادیہ پر مامور تھا سوائے قیلولہ اور دوسری تہائی رات کے کبھی فرصت نہ ملتی تھی اور اسی طرح آپ اور لوگون کو بھی کثرۃ دوام ذکر اور حضور اور مراقبہ پر رغبت دلایا کرتے اور فرماتے کہ یہ دار۔ دار عمل ہے اور مزرع کشت و کار اور فرمایا کرتے کہ یہ جو لوگون نے بعض رسائل حضرت خواجگان نقشبندیہ رضی اللہ عنہم سے قلت عمل سمجھ رکھا ہے سو یہ بات نہین ہے بلکہ ان بزرگون کے طریقے مین اتباع نبوی صلعم بہت ہی مضبوط اور بلند طریقہ ہے دیکھو باوجود محبوبیت و علو مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک کثرت عبادت سے ورم کر آتے تھے غایۃ ما فی الباب جب کہ ہمارے خواجگان کا طریقہ شروع مین بلکہ ابتدائی توسط مین بھی جذبات پر متعلق ہے تو بالضرور اُن کا حال کثرت سکر اور استغراق سے مقتضی کثرۃ اعمال جوارح کا نہین رہتا بلکہ دوام توجہ اور حضور کو ادائے فرائض اور واجبات اور سنن مؤکدہ کے ساتھ جمع کر کے اُسپر اختصار کرتے ہین اور اُسکے ساتھ رعایت عزیمت امور کو لازم شمار کرتے ہین۔ کہ وہ بڑی ریاضتون مین سے ہے خاصکر جذبات و غلبات کے ساتھ اور جب بعنایت الٰہی احوال تلوین سے تمکین پر پہونچتے ہین تو اس وقت کثرۃ طاعت پر اُتر آتے ہین اور جتنی زیادہ طاعت کرتے ہین ترقیات بیشتر دیکھتے ہین اور حضرت کو باوجودیکہ مسائل فقہیہ پر پورا استحضار تھا اور اصول فقہ پر بڑی کامل مہارت تھی مگر آپ غایتہ احتیاط کی وجہ سے اکثر مسائل کتب معتبر فقہ مین دیکھا کرتے تھے اور سفر و حضر مین بعض کتب

Marfat.com

معتبرہ فقہ کی اپنے پاس رکھتے تھے اور ساری ہمت آپکی اس طرف تھی کہ مفتی بہ اور مختار فقہائے کبار پر عمل کرتے تھے اور جس عمل پر کہ بعضے فقہا جواز پر اور بعض کراہت پر ہوتے تو آپ کراہت کی جانب کو ترجیح دے کر اسپر عمل نہ کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ اگر تعارض جواز اور عدم جواز یا حرمت مین واقع ہو تو جانب عدم کو ترجیح دینی چاہئیے ہے۔
اور حتے الامکان آپ مذاہب کو جمع کیا کرتے تھے۔ اور بعض روایت پر جب کہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ایک جانب پر ہون اور فتوے صاحبین کے قول پر ہو تو بسبب احترام امام ہمام۔ امام صاحب کے بھی بعض قول پر عمل فرماتے اور زیارت قبور کے وقت اکثر قرآن مجید پڑھتے کہ مذہب صاحبین اسکے جواز پر ہے اور فتوی بھی اسی پر ہے اور کبھی ترک بھی کر دیتے تھے اور دعا ہی پر اکتفا کرتے تھے کہ امام صاحب کے نزدیک قبور پر قرآن خوانی مکروہ ہے۔ اور خواجہ محمد ہاشمی فرماتے ہین کہ حضرت ہمیشہ بہ نفس نفیس ہی امامت کرتے ایک دن میرے دلمین یہ خیال گذرا کہ حضرت کے ہمیشہ امام بننے کی وجہ کیا اس خطرہ سے جب حضرت کی خدمت مین پہونچا تو حضرت نے کچھ مذاہب کا ذکر فرما کر فرمایا کہ شافعیہ و مالکیہ رحمہم اللہ اسپر ہین کہ بغیر فاتحہ پڑھے نماز درست ہی نہین ہے اس لیئے وہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھتے ہین اور احادیث صحیحہ بھی اسی پر دلالت کرتی ہین مگر ہمارے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ امام کی فاتحہ ماموم ہی کی فاتحہ فرماتے ہین اس واسطے وہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کی تجویز نہین بتاتے چونکہ مین حتی الامکان ایسی کوشش کرتا ہون کہ جمیع مذاہب کی موافقت ہو تو وہ صورت اس مین نظر آتی ہے کہ مین ہی امامت کرون۔ غرضکہ حضرت کے اعمال خواہ جاڑے ہون یا گرمی سفر ہو یا حضر اس طرح پر تھے کہ پچھلی آدھی رات تو اکثر اور کبھی پچھلی تہائی رات مین اٹھکر اس وقت کی مسنونہ دعائین پڑھکر کمال احتیاط کے ساتھ وضو کرتے اور خود وضو کرتے دوسرے سے پانی نہ ڈلواتے اور وضو کے پانی مین اتنی احتیاط کرتے تھے کہ اس سے بڑھکر کسی طرح متصور نہین ہو سکتی۔ استقبال قبلہ کی پوری رعایت رکھتے اور دونون پاؤن دھوتے وقت شمال یا جنوب کو پھر جاتے اور مسواک ہر وضو کے ساتھ اور وضو ہر نماز کے ساتھ لازم رکھتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک وضو سے کئی کئی نمازین پڑھتے اور ہر عضو کو تین بار دھوتے اور ہر بار اس عضو سے پانی سونت کر ٹپکاتے کہ اہین قطرہ ٹپکنے کا

Marfat.com

احتمال نہ تو عضو مغسول مین رہتا ہے نہ بد خاسلہ مین

اور اس کا سر یہ ظاہر فرمایا کرتے کہ چونکہ غسالہ وضو کی طہارت و نجاست مین اختلاف ہے اور ہر چند طہارت پر فتویٰ ہے مگر آپ ہمیشہ زیادہ احتیاط پر عمل کرتے اور ہر عضو کے دھوتے وقت کلمہ شہادت اور درود اور ادعیہ ماثورہ کہ جو کتب حدیث مین مثل تکملہ مشکوٰۃ شریف اور فقہ مین اور عوارف مین آئی ہین قرارۃ کرتے اور وضو کے بعد ذرا آسمان کی طرف آنکھ اُٹھا کر جو دعائے ماثورہ اُس وقت کی ہے پڑھتے اور پھر تہجد پڑھنے پر متوجہ ہوتے اور نہایت اطمینان اور حضور و جمعیت کے ساتھ اس طرح طول دیکر پڑھتے کہ طاقت بشری بغیر تائید الٰہی اُسکی ادا مین عاجز و قاصر ہے اول اول آپ اکثر تہجد مین اور چاشت اور فے زوال مین سورۂ یٰسین پڑھتے چنانچہ کبھی ایسا ہوجاتا کہ ان نمازون مین اَسّی مرتبہ سورۂ یٰسین کی نوبت آجاتی اور کبھی کم اور کبھی زیادہ۔ آخر مین اکثر نمازون مین ختم قرآن مجید کا شغل رکھتے تھے پھر ادائے تہجد کے بعد خشوع اور استغراق تمام مین خاموش اور مراقب بیٹھتے تھے اور صبح ہونے سے ذرا پہلے ایک ساعت کے لیئے موافق سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذرا غنودگی کرلیتے تھے تاکہ تہجد مین السو بھی انجام پائے اور پھر صبح ہونے سے پہلے بیدار ہوکر وضو کرکے فجر کی نماز مین مشغول ہوجاتے اور فجر کی سنتین گھر مین پڑھکر سنت اور فرض کے درمیان کلمہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ حسبہ طور پر پڑھتے اور فرضون کے وقت مسجد مین آکر اپنے اصحاب کے ساتھ نماز پڑھتے اشراق تک اپنے اصحاب کے ساتھ حلقے مین مراقب بیٹھتے پھر اشراق کی نماز پڑھتے اور کبھی بطول قرارۃ چار رکعتین دو سلام سے ادا کرکے تسبیحات اور ادعیہ ماثورہ مین کہ جو اُس وقت کی وارد ہین مشغول ہوتے اسکے بعد گھر مین جاکر ایک لحظہ عورتون اور بچون کی خبرگیری فرماتے اور پھر امور معاش سے تعلق رکھتے اسکے بعد خلوۃ مین جاکر قرآن مجید کی تلاوت کرتے پھر طالبون کو بُلاکر اُنکے حالات کی کیفیت دریافت فرماتے یا خاص اصحاب کو بلاکر اسرار خاصہ سے مطلع فرماتے اور القائے نسبت اور اعطائے نعمت فرماتے اور اُن کو علو ہمت اور اتباع سنت اور دوام ذکر اور حضور و مراقبت اور اخفائے حال کی تاکید کرتے اور فرماتے کہ اگر ساری دنیا اور ما فیہا مین ایک فعل حق سبحانہ تعالیٰ کے فیض کا معلوم ہو اور اُس کی مرضی کے

موافق عمل میسر ہوا ہے غنیمت عظیم تصور کرین اور سمجھین کہ گویا چند ٹھیکریون کی عوض کئی جواہر نفیس لیے اور کلمۂ مقدس لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی ترغیب دیتے اور فرماتے "ہمہ عالم در جنب این کلام معظم کاش حکم قطرۂ مے داشت نسبت بہ دریای محیط" این کلمۂ طیبہ جامع کمالات ولایت ونبوت ست ومردم تعجب دارند کہ بیک گفتن این کلمہ چگونہ دخول جنت میسر شود۔ وحصول برکت وظہور عظمت این کلمہ باعتبار درجات قائلان ست ہرچند گویندہ عظیم تر برکت وعظمت آن بیشتر۔ آپکی صحبت ہمیشہ خاموشی سے گذرتی تھی یارون کو غایت ہیبت سے بات چیت کرنے کی مجال نہ تھی۔ اور تمکین آپ کی اس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ باوجود ورود احوالات عظیمہ کسی طرح تلون کے آثار آپ پر ظاہر نہ ہوتے تھے پھر چاشت کی نماز خلوت مین پڑھکر حرم سرا مین تشریف لیجاتے اور وہان کھانا تناول فرماتے اور جو کچھ پکا ہوتا خود بنفس نفیس توجہ فرماکر سب فرزندون اور درویشون کو پہونچاتے اور جو متعلقین مین سے کوئی حاضر نہوتا تو اُس کے حصے کا آپ رہنے دیتے۔ اور کھانا کھانے کے بعد ادعیہ ماثورہ پڑھتے۔

آخر زمانے مین آپنے عزلت اختیار کرلی تھی اور اکثر روزہ دار ہوتے اور کھانا بھی خلوۃ ہی مین کھاتے اور جس دن روزہ نہوتا تو دوپہر سے پہلے بہت ذراسی چیز تناول فرماتے اور فرماتے کہ کیا کیا جائے گرسنگی مین کمال اتباع سرور دین ودنیا صلے اللہ علیہ وسلم میسر نہین ہوتا۔ اور یہ بھی فرماتے کہ جو شئے عارف کو ملکیت سے بشریت کی طرف لاتی ہے وہ سوائے کھانے کے اور کوئی شے نہین ہے۔ اور کھانے کو نہایت خشوع وخضوع سے تناول فرماتے اور کھاتے وقت کبھی تو آپ بائین زانو کو لٹاکر دایان زانو اٹھاکر رکھ لیتے اور مجالس کے علاوہ جب دیکھا گیا تو دو زانو بیٹھکر کھانا کھاتے اور کھانے کے بعد چند لحظ کے لیئے بحکم سنت قیلولہ کرتے۔ آپ کا مؤذن اول وقت ظہر کی اذان دیتا آپ فوراً وضو کی طرف متوجہ ہوجاتے اور ذرا بھی کسل نکرتے اور سنت زوال بھی ادا کرتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زمان بعثت سے لیکر زمان رحلت تک یہ سنت زوال کبھی ترک ہی نہین کین۔ قراءۃ آپکی کبھی طوال مفصل اور کبھی قصار۔ پھر آپ چار رکعت نماز اور پڑھتے پھر چار رکعت نماز فرض اور دو رکعت نماز سنت پڑھتے پھر ظہر کی نماز کے بعد حافظ سے ایک پارہ یا کم وبیش قرآن مجید کا سنتے اور جو حافظ نہوتا تو

Marfat.com

خود خلوت مین جا کر تلاوت کرتے۔ اور عصر کی نماز اول وقت دو مثل کے بعد ادا فرماتے پھر غروب کے قریب یارون کے ساتھ سکوت اور مراقبہ مین گزارتے اور فجر او عصر کے حلقون مین باطناً مستر شدین کی طرف متوجہ ہوتے اور اگر ابر وغیرہ نہوتا تو مغرب کی نماز بھی اول وقت پڑھتے اور ادائے فرض کے بعد اُسی جلسہ مین دس بار پکار کر کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ پڑھتے اور آخر مین سنت اور فرضون کے درمیان اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یاذالجلال والاکرام سے زیادہ فصل نہ کرتے اور پھر دو رکعت سنت کے بعد کبھی چار رکعت اوابین اور کبھی چھ رکعت اوابین کی پڑھتے اور پھر جو دعائین ماثورہ اُس وقت کی آئی ہین اُنھی قراۃ مین مشغول ہوتے اور ان رکعتون مین غالباً سورۂ واقعہ پڑھتے اور عشا کی نماز بیاض اُفق زائل ہونے کے بعد (کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ کے نزدیک شفق سے یہی مراد ہے) ادا فرماتے فرضون سے پہلے بھی چار سنتین پڑھتے اور چار فرضون کے بعد دو سنتین پڑھکر پھر چار سنتین اکثر پڑھتے اور آخر کی چار سنتون مین الم سجدہ۔ سورۂ تبارک۔ قل یا ایھا الکافرون قل ھو اللہ احد پڑھتے اور کبھی اُن مین چارون قل ہی پڑھتے اور جب آپ اُن چارون رکعتون مین الم سجدہ۔ سورۂ ملک نہ پڑھتے تو وتر کے بعد یہ دونون سورتین مع سورۂ دخان پڑھتے اور یارون کو بھی ان سورتون کے پڑھنے کی ترغیب دیتے اور وتر کی پہلی رکعت مین اکثر سبح اسم دوسری مین قل یا ایھا الکافرون تیسری مین سورۂ اخلاص پڑھتے اور قنوت حنفی کے ساتھ مین قنوت شافعی بھی ملاتے۔ وترون کے بعد کبھی آپ دو رکعتین بیٹھکر بھی پڑھتے تھے پہلی رکعت مین اذا زلزلت دوسری مین قل یا پڑھتے اور آخر زمانے مین کبھی کبھی یہ دو رکعتین پڑھتے اور فرماتے کہ فقہا کو اس مین قیل وقال بہت ہے۔ اور وتر کبھی اوّل شب پڑھتے اور کبھی تہجد کے بعد۔ جب آپ اوّل پڑھتے تو پھر تہجد کو نہ پڑھتے اور فرماتے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک رات مین دو وتر نہین ہوتے۔ اور فرماتے کہ مجھے ایک شب یہ بات دکھلائی گئی کہ بصورت تاخیر ادائے وتر جب نمازی سو جائے اور دلمین نیت رکھے کہ مین آخر شب اُٹھکر پڑھونگا تو اعمال لکھنے والے فرشتے ساری رات اُس کی نیکیان لکھے جائینگے جب تک کہ وہ وتر پڑھے پس وتر کو جسقدر تاخیر سے پڑھے بہتر ہے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کبھی وتر

اول شب پڑھتے اور کبھی آخر شب پس طالب اس متابعت مین اپنی سعادت سمجھے کہ اس متابعت سے کوئی شئے فضیلت نہین رکھتی۔ جہان تک ہو سکے سب کامون مین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا تشابہ اختیار کرے اگرچہ وہ تشابہ ظاہری ہی صورت پر ہو۔ لوگ بعض سنتون مین مثل نیت احیائے لیل وغیرہ کی دخل دیتے ہین مجھے اُنکی کوتہ اندیشی سے تعجب آتا ہے ہین ہزار احیاے لیل کو آدھی متابعت سے بھی خریدنا نہین چاہتا چنانچہ آپ ایک جگہہ تحریر فرماتے ہین کہ در تعجیل و تاخیر وتر غیر از متابعت سید البشر علیہ وآلہ الصلوۃ والتسلیمات ہیچ چیز منظور نیست و ہیچ فضیلت را بہ متابعت عدیل نمی اندازد حضرت رسالت وتر را گاہی اول شب ادا فرمودہ اند و گاہے آخر شب۔ سعادت خود دران می داند کہ در امرے از امور تشبہ بآن سرور نماید علیہ وآلہ الصلوات والتسلیمات اگرچہ آن تشبہ بحسب صورت باشد۔ مردم در بعض سنن نیت احیاء لیل و مثل آن را دخل می دہند عجب می آید از کوتہ اندیشی ہزار احیاے لیل بہ نیم متابعت نخریم۔ عشرۂ آخر رمضان را اعتکاف نشستیم یاران را جمع کردہ گفتیم کہ غیر از متابعت نیت نہ کنند کہ تبتل و انقطاع ما چہ خواہد بود صد گرفتاری حصول یک متابعت قبول داریم اما ہزار تبتل و انقطاع بے توسل قبول نداریم ؂

آن را کہ در سرائے نگاریست فارغ ست ۔۔ از باغ و بوستان و تماشاے لالہ زار

رزقنا اللہ سبحانہ کمال متابعتہ علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیمات اتمہا واکملہا" اور اسی تقریب مین ایک جگہہ آپ نے یہ لکھا ہے کہ "وقتے از اوقات جمعی از درویشان نشستہ بودند این فقیر از محبت خود کہ نسبت بغلامان آن سرور ست علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتسلیمات اتمہا واکملہا چنین گفت کہ محبت آن سرور بر نہجے مستولی شدہ کہ حق سبحانہ تعالے را بواسطہ آن دوست می دارم کہ رب محمد ست۔ حاضران ازین سخن در تحیر ماندند اما مجال مخالفت نداشتند این سخن نقیض سخن رابعہ بصری است کہ گفت آن سرور را در جواب کہ محبت حق سبحانہ تعالے بر نہجے استیلا یافتہ است کہ محبت شما را جا نماندہ است این ہر دو سخن ہرچند از سکر خبر مے دہد اما سخن من اصالت دارد۔ او در عین سکر گفتہ است و من در ابتداے صحو سخن او در مرتبۂ صفات ست و سخن من بعد از رجوع از مرتبۂ ذات۔ زیرا کہ در مرتبۂ ذات تعالی این قسم محبت را گنجائش نیست جمیع نسب را آنجا مرتبہ کوتہی ست باجہل بلکہ بندوق نفی محبت دران مرتبہ کنند و ہیچ وجہ خود را شایان محبت او نمی دانند محبت

و معرفت در صفات ست و بس۔ محبت ذاتی کہ گفتہ اند مراد ازان ذات احدیت نیست بلکہ ذات با بعض از اعتبارات ذات ست پس محبت رابعہ در مرتبہ صفات ست واللہ سبحانہ اعلم۔ انتہی۔

آپ عشا اور وتر سے فارغ ہوکر جلد اپنی خواب گاہ پر تشریف لیجاتے اور لیٹنے سے پہلے ادعیہ ماثورہ پڑھتے اور سو جاتے اور فرماتے کہ اس وقت کی بیداری آخر شب کی بیداری مین فتور پیدا کرتی ہے۔ دوسری یہ بات بھی ہے کہ اگر آدمی کہین بیٹھ گیا تو خواہ مخواہ رسمی باتون مین لگجاویگا اور اُس وقت باتین کرنی بے کراہت نہین ہین۔ منقول ہے کہ عمر بن عبد العزیز خلیفہ وقت عشا کی نماز کے بعد پوشیدہ طور پر رعایا کے احوال کی جستجو کے لیے تنہا خفیہ طور پر پھرا کرتے تھے ایک دن پہرے کے چوکیدارون نے نہ پہچانا پکڑ کر قید خانے لے گئے جب صبح ہوئی تو معلوم ہوا کہ خلیفہ ہین کوتوال اور سب چوکیدار معذرت کرنے لگے اور عرض کیا کہ حضور نے یہ کیون نہ فرمادیا کہ مین خلیفہ ہون۔ کہا مین عشا کی نماز پڑھ چکا تھا چونکہ اُسکے بعد دنیا کی بات کرنی مکروہ ہے اس لیے مین نہ بولا۔

آپ اکثر درود بھی پڑھا کرتے تھے خاص کر شب جمعہ اور روز جمعہ اور شب دوشنبہ اور روز دوشنبہ کو اور آخر زمانہ مین شب جمعہ کو سب یارون کو جمع کرکے ایک ہزار دفعہ درود شریف پڑھتے۔ اور اُسکے بعد تھوڑی دیر نہایت انکساری کے ساتھ آپ مراقب ہوتے۔ لوگون کو ایسا معلوم ہوتا کہ گویا آپ اس کام پر مامور ہوئے ہین۔ اور رسالہ صلوۃ ماثورہ کہ جو ایک جز سے زیادہ تھا۔ یا رسالہ وردد کہ جو حضرت شیخ الجن والانس سید عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا ترتیب دیا ہوا ہے پڑھتے اور نماز جمعہ آپ مسجد جامع مین پڑھتے اور عیدین اپنے مصلے پر۔ اور ادائے جمعہ کے بعد احتیاطی ظہر بھی پڑھتے اور فرائض جمعہ کے بعد یہ چار سورتین یعنے سورہ فاتحہ اور اخلاص اور معوذتین ہر ایک سات سات بار پڑھتے اور عید الضحے کے روز راہ مین بلند آواز سے تکبیرین کہتے اور کبھی کبھی جب فقرائے مضمرات پست آواز سے کہتے۔ اور عشرہ ذی الحجہ مین بال اور ناخن نہ ترشواتے کہ مستحب ہے اور حاجیون کا تشبہ ہے مگر عرفہ والے روز جیسا کہ لوگ اہل عرفات کا تشبہ کرتے ہین آپ نہ کرتے تھے اور اُس عشرہ مین ہر روز سورہ والفجر ولیال عشر کی قراۃ کرتے اور ایسے ہی اس مہینے کے باقی دنون مین بھی۔ اور صلوۃ کسوف خسوف بھی پڑھتے۔ اور نماز تراویح

Marfat.com

خواہ سفر ہو یا حضر نہایت جمعیت کے ساتھ ادا کرتے اور مکرر قرآن مجید ختم کرتے۔ اور ہر تراویح مین کبھی سکوت اور کبھی درود اور کبھی اُن دعاؤن مین جو پڑھی جاتی ہین مشغول ہوتے اور آہستہ پڑھتے اور رمضان کے علاوہ بھی ہر ماہ مین دو دفعہ ختم کرتے اور ختم احزاب کی نسبت یہ فرماتے کہ اسکے مسنون ہونے مین کلام ہے۔

جب آپ قرآن مجید پڑھتے تو آپ کی مبارک پیشانی سے ایسا معلوم ہوتا کہ اسرار حقائق قرآنی اور برکات آیات فرقانی آپ پر فائض ہو رہے ہین۔ اور ختم احزاب کی نسبت یہ فرمایا کہ ایک عزیز نے مجھے لکھا تھا کہ مولانا یعقوب چرخی قدس سرہٗ کے خاص ہاتھ کا لکھا ہوا مین نے دیکھا ہے کہ ختم احزاب اس طرح پر ہے ؎

فاتحہ۔ انعام و یونس کرد طٰہٰ اے ہمام عنکبوت آنگہ زمر یٰس واقعہ دان والسلام

سفر مین آپکی یہ حالت تھی کہ آپ سواری مین بیٹھے ہوئے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے جب سجدہ کی آیت آتی تو آپ اُتر کر سجدہ کرتے اور اکثر کپڑا منھ پر اس طرح کر لیتے کہ راہ مین مردون اور عورتون پر نظر نہ پڑے۔ اور حالت تنہائی مین جب آپ نماز پڑھتے تو اکثر رکوع وسجود مین سات سات بار یا نو نو بار یا گیارہ گیارہ بار تسبیح کہتے اور فرماتے کہ شرم کی بات ہے کہ جو کوئی حالت انفراد مین باوجود قوت و استطاعت تھوڑی تسبیحون پر اکتفا کرے۔ اور فرماتے کہ نماز مین سنن مندوبات و آداب کی رعایت رکھنی حضور قلب کی باعث ہے یہ رعایتین سب کی سب ذکر مین آور یہ بھی فرماتے کہ لوگ ریاضتون اور مجاہدون کی ہوس کیا کرتے ہین کوئی ریاضت اور مجاہدہ آداب نماز کی رعایت رکھنے کی برابر نہین۔ نماز مین فرض۔ واجب سنتون کا ہی اچھی طرح ادا کرنا تو ہے جیسا کہ ادا کرنے کا حکم ہے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ بہت سے متقی اور پرہیزگار لوگون کو دیکھا گیا کہ یون تو بہت سی احتیاطین رکھتے ہین مگر نماز کے آداب مین بہت سستی کرتے ہین (اس قسم کے کلمات نصائح متعلق بمحافظت نماز و اسرار نماز مکتوبات شریف مین آپنے بہت جگہہ لکھے ہین) اور آپنے دو رکعت نماز تحیۃ الوضو اور تحیۃ المسجد کو کبھی ترک نہین کیا۔

سفر و حضر مین اعمال ماثورہ کے مطابق کام کرتے کبھی اُس مین کمی و زیادتی نہ کرتے۔ بلکہ اسکی بجا آوری مین بڑی احتیاط کرتے اور تراویح کے سوا کوئی نفل نماز جماعت سے نہ پڑھتے کیونکہ

جماعت سے پڑھنے کو مکروہ جانتے تھے اور جو جماعت کہ عاشورا اور شب قدر کی نفلین جماعت سے پڑھتی تو آپ اُسے منع فرماتے اور اس باب مین ایک مکتوب بھی بروایات معتبرہ فقہیہ آپ نے لکھا ہے۔ اور چونکہ بعض متاخرین بھی اس سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے تہجد کو جماعت سے پڑھتے تو آپ بہت تعجب کرتے کہ اس سلسلہ کے لوگون سے کہ جن کی بنا رمتابعت نبوی پر ہے اُن کیون یہ عمل وقوع مین آتا ہے اور ہر کام شروع نماز و استخارہ سے کرتے اور کبھی استفتائے قلب اور دعاے مسنون ہی پر اکتفا کرتے مگر ہر مہم کے لیے کلّی و جزئی استخارہ ہی لازم جانتے اور کبھی چند مہم کو ایک ہی استخارہ مین جمع کرتے۔ اور جو اول مہم مین اتفاقاً استخارہ نہ کرتے تو درمیان یا آخر مین ضرور اس کا تدارک کرتے۔ اور تشہد مین سبابہ کا اشارہ نہ کرتے اور فرماتے کہ اگرچہ ظاہر مین بعض حدیثین اس فعل پر دلالت کرتی ہین اور نیز بعض روایات حنفیہ بھی اس کے جواز پر ہین مگر جب اچھی طرح غور کی گئی تو احوط اور مفتی بہ اس کا ترک ہی معلوم ہوا کہ بہت سے علمار نے حرام اور مکروہ بھی کہا ہے کیونکہ جب کوئی فعل حِل و حرمت کے درمیان واقع ہو تو اُس کا ترک ہی اولی ہے اور نیز حنفیہ کا عمل روایات اصل اور ظاہر الروایۃ پر ہے اور امام محمد رحمہ نے اس کے ادا کا ذکر اصل مین نہین کیا بلکہ نوادر مین کیا ہے (جلد اول مین ایک مکتوب بھی آپنے لکھا ہے جو رفع سبابہ کے متعلق ہے) ہان آپ نے بعض نوافل مین بنظر احتیاط و احتمال سنت رفع سبابہ بھی کیا ہے اور ادائے فرائض کے بعد فاتحہ خوانی بارواح گذشتگان و برائے مہمات دین و دنیا جیساکہ مشہور ہے آپ کبھی نہ کرتے تھے بلکہ فرماتے کہ فقہائے نے اسے مکروہ کہا ہے۔ اور آپ فجر و عصر کی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے مگر اور تین نمازون مین ہاتھ نہ اُٹھاتے۔ اور امام کے پیچھے الحمد نہ پڑھتے۔

اور ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھنی جائز رکھتے تھے اور ہر نیک و بد کے جنازہ کی نماز پڑھتے اور مریض کی عیادت کرتے اور مریض پر دعاے ماثورہ پڑھتے اور بعض بیمارون کے رفع مرض کے لیے باطنی توجہ بھی فرماتے۔ اور زیارت قبور کرتے اور اہل قبور کی استغفار اور دعائے ماثورہ سے اعانت کرتے اور توجہ خاص فرماتے۔ اول اول جب آپ سرہالیہ مقدار اور پدر بزرگوار کے روضۂ مبارک پر جاتے تو قبر کو ہاتھ لگاتے مگر آخر زمانے مین آپنے اسے ترک کر دیا کہ فقہا نے

Marfat.com

اس کا جواز ہے مگر اس بابت میں فقہا سے نفی بھی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ تقبیل قبور کو مستحسن نہیں سمجھتے تھے مگر استعانت موتے جائز سمجھتے تھے اور جو آپکی دعوت کرتا اُسے آپ قبول فرمالیتے مگر جس مجلس میں منکرات اور سماع اور رقص و سرود ہوتا تو وہاں آپ نہ جاتے۔ اور ذکر جہر بھی سوائے مواضع معدودہ متشرع مثل تکبیرات تشریق کے اور جگہہ جائز نہ رکھتے اور جو حال کہ سر مو بھی مخالفت شریعت اور سوادِ اہل سنت والجماعۃ سے رکھتا آپ اُسے قبول نہ رکھتے اور فرماتے کہ احوال تابع شریعت ہے نہ شریعت تابع احوال کہ شریعت قطعی ہے جو وحی سے ثابت ہوئی ہے اور احوال ظنی ہے جو کشف والہام سے ثابت ہوا ہے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ عجب ہے اُن درویشان خام ناتمام سے جو اپنے کشف پر اعتبار کر کے اس شریعتِ باہرہ کے انکار و مخالفت میں اقدام کرتے ہیں۔ حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام باوجود اس مراتب علیا کے اگر ہمارے پیغمبر صاحب کے بعد زندہ رہتے تو اسی شریعت کا اتباع کرتے تو پھر اُن تہی دستانِ بے سر و برگ کا کیا رتبہ جو شریعت کے خلاف کرتے ہیں۔

آپ علمائے اشعریہ کی رائے کو علمائے ماتریدیہ کی رائے پر مقدم رکھتے تھے اور فرماتے کہ یہ بزرگوار مداخلات فلسفیہ سے دور ہیں اور نورِ نبوت کے اقتباس سے بہت پاس۔ اور آپ خواص بشر کو خواص ملک سے اور نبوت کو ولایت سے افضل کہتے اگرچہ ولایت اُسی نبی کی ہو۔ اور صحو کو سکر پر ترجیح دیتے۔ اور ولی عشرت کو ولی عزلت سے بہتر سمجھتے۔ اور سب چھوٹے بڑے اصحاب کو کل اولیائے امت پر ترجیح دیتے۔ اور اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے منازعات و مشاجرات کو نیک محل پر بیان کرتے اور فرماتے کہ یہ اُن کی رائے اور اجتہاد ہے نہ راہ ہوا و ہوس کہ یہ اُنکی شان کے مناسب نہیں اس باب میں آپنے متعدد مکاتیب بھی رقم فرمائے ہیں اور سب مشائخ کے طریقوں سے مشائخ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کے طریقے کو افضل جانتے تھے اور فرماتے کہ یہ طریقہ بعلاقہ اندراج النہایۃ فی البدایۃ طریقۂ اصحاب کرام ہے کہ متابعت سنت اور رعایت عزیمت اس میں بڑھکر ہے اور جو رخصتیں کہ اس طریقہ کے بعض متاخرین نے (مثل خواجہ بزرگ اور خواجہ علاء الدین عطار و خواجہ محمد پارسا و خواجہ عبید اللہ احرار قدس اللہ اسرارہم نے) بخلاف طریقہ حقہ احداث کی ہیں اُنھیں آپ پسند نہ کرتے تھے اور شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ کو بہت

بزرگ جانتے تھے اور اچھے لفظوں مین اُنھیں یاد فرماتے اور فرماتے کہ باوجود اس محبت کے کہ جو مجھکو شیخ محی الدین ابن عربی سے ہے مین اُنکے بعض علوم کشفی کو پسند نہین کرتا اور حق اُنکے برخلاف معلوم ہوتا ہے مگر چونکہ یہ خطا خطار کشفی ہے اس لیئے مواخذہ سے دور ہے اور ایک کا کشف دوسرے پر حجت نہین ہوتا - اور بعض دینی کتب کا درس بھی فرمایا کرتے مثل بیضاوی - بخاری - مشکوٰۃ عوارف - بزدوی - ہدایہ - مواقف - اور طلبہ کو علوم دینی کی تحصیل پر زیادہ رغبت دلاتے اور تحصیل علوم پر سلوک طریقۂ صوفیہ کو مقدم رکھتے اور جب آپ کہین سفر کو جاتے تو ایام مسنونہ مین سفر کرتے - اور ساعات نجومیہ کے مقید نہوتے اور فرماتے کہ نحوست سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کی ولادت کے بعد سے اُٹھ گئی کہ حدیث مین آیا ہے اَلْاَیَّامُ اَیَّامُ اللّٰہِ وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللّٰہِ اور ابتدائے سفر مین آپ استخارہ کی نماز پڑہتے اور دوسری ماثورہ دعائین بھی کہ جو اس بارہ مین آئی ہین پڑہتے ایسے ہی اُترتے چڑہتے اور قیام کی جگہہ پر جو مسنونہ دعائین آئی ہین کبھی ترک نہ کرتے اور اسیطرح پانی پیتے - کھانا کھاتے - چاند اور آئینہ دیکھنے مین جو دعائین ماثورہ وارد ہین اُنکی قراءۃ فرماتے اور آپ کثیر الحمد والاستغفار تھے - ذراسی نعمت پر بھی بہت سا شکر کیا کرتے تھے اور ذرا سے ترک ادب پر بہت سا استغفار پڑہتے - اور جو کوئی بلا آتی تو یہ فرماتے کہ یہ ہمارے اطوار کی شامت ہے اور اُس کو گناہون سے صاف ہونے کے لیے صابون سمجھتے اور بہت سے عروج کا زینہ فرماتے - ایک دن کسی نے آپ سے پوچھا کہ سلطان وقت نے جو آپ کو آزار دیا اسکی کیا وجہ فرمایا ہماری شامت اعمال ہد اور یہ آیۃ پڑہی مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ اور اپنے قصور اعمال کی طرف بہت ہی غور کرتے اور ہر وقت دھیان رکھتے اور یارون سے فرماتے کہ عُجب صالح اعمال کو ایسا نیست و نابود کر دیتا ہے جیسا کہ آگ لکڑیون کو جلا کر خاکستر کر دیتی ہے تمکو چاہیے کہ ہمیشہ اپنی حالت پر نظر رکھا کرو اور حسنات کو متہم رکھا کرو بلکہ کار حسنہ کے صدور سے اپنے جی کو شرمندہ رکھا کرو - ایک جماعت کے وہ لوگ ہین کہ اس قدر اپنے قصور اعمال کی دید اُنپر چھائی ہوئی ہے کہ اپنے کاتب یمین کو بالکل معطل و بیکار جانتے ہین (یعنے ہم سے کوئی نیکی ہی نہین ہوتی جو وہ لکھین) اور کاتب یسار کو ہمیشہ کام مین جانتے ہین (یعنے ہم سے ہر وقت قصور ہوتا رہتا ہے کہ فرشتے کو ہمارے قصور و خطا لکھنے سے بالکل فرصت نہین) جس زمانے مین آپ کو

Marfat.com

جہانگیر نے گوالیار کے قلعہ مین حبس کیا تو آپکے یارون مین سے ایک نے دربارۂ شکایت قبض حال وملامت خلق ایک عریضہ آپکے پاس بھیجا آپنے اُسکے جواب مین یہ لکھا "الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ صحیفۂ شریفہ کہ ارسال داشتہ بودند رسید از جفا وملامت خلق نوشتہ بودند آن خود جمال این طائفہ است وصیقل زنگار ایشان باعث قبض وکدورت چرا باشد اوائل حال کہ فقیر باین قلعہ رسید محسوس میشد کہ انوار ملامت خلق از بلاد وقری در رنگ سحابہای نورانی پے در پے میرسند کار از حضیض باوج مے برند سالہا بتربیت جمالی قطع مراحل مے نمودند الحال بترتیب جلالی قطع مسافت می نمایند در مقام صبر بلکہ در مقام رضا باشند وجمال وجلال را مساوی دانند۔ نوشتہ بودند کہ از وقت ظہور فتنہ نہ ذوق ماندہ است ونہ حال باید کہ ذوق وحال مضاعف باشد کہ جفای محبوب از وفائے او بیشتر لذت بخش ست چہ بلا شدہ در رنگ عوام سخن کردہ اید و دور از محبت ذاتیہ رفتہ اید بر خلاف گزشتہ جلال را پیش جمال انگارند ایلام را زیادہ از انعام تصور نمایند زیرا کہ در جمال وانعام مراد محبوب مشوب بمراد خود ست ودر جلال وایلام خالص مراد محبوب ست وخلاف مراد خود اینجا وقت وحال ورائے وقت وحال سابق ست شتان ما بینہما۔"

اور ایک مکتوب آپنے اُسی زمانہ مین میر محمد نعمان قدس سرہ کو بھی لکھا ہے جسے ہم بجنسہ درج ذیل کرتے ہین۔

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ مخفی نماند کہ تا زمانے کہ بعنایت اللہ سبحانہ کہ آن عنایت بصورت جلال وغضب او تعالےٰ تجلی فرمودہ بود محبوس قفس زندان نہ گشتم از تنگنائے ایمان شہودی بالکلیہ نرستم واز پس کوچہای زلال وخیال وتمثال تمام نہ بر آرم ودر شاہراہ ایمان بغیب مطلق العنان بتختر ننمودم واز حضور بغیب واز عین بعلم واز شہود باستدلال بر وجہ کمال نہ پیوستم وہنر دیگران عیب وعیب دیگران ہنر بذوق کامل ووجدان بالغ نیافتم وشربت ہائے خوش گوار بے ننگی وبے ناموسی ومربا ہای مزہ دار خواری ورسوائی را نچشیدم واز جمال طعن وملامت خلق حظ نہ گرفتم واز حسن بلا وجفای مردم محظوظ نہ شدم وکالمیت بین یدی الغسال گشتہ بالکلیہ ترک ارادہ واختیار نہ کردم واشتہای تعلق آفاق وانفس را بتمام وکمال نہ گسستم وحقیقت تضرع والتجا وانابت

واستغفار وذل وانکسار را دست نیاوردم وقسطاس رفیع المنزلۃ استغنائے حضرت حق سبحانہ را کہ مکشوف لبسر ادقات عظمت وکبریائیست مشاہدہ نہ نمودم وخود را بندۂ خوار وذلیل وبے ہنر وبے اقتدار وبکمال احتیاج وافتقار معلوم نہ ساختم وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ اگر محض فضل وتواتر فیوض وارادت الٰہی جل سلطانہ وتوالی عطیات وانعامات نامتناہی او سبحانہ درین محنت کدہ شامل حال این شکستہ بال نمیشد نزدیک بود کہ معاملہ بیاس رسد ورشتۂ امید گسستہ گردد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ فِیْ عَیْنِ الْبَلَاءِ وَکَرَّمَنِیْ فِیْ نَفْسِ الْجَفَاءِ وَاَحْسَنَ بِیْ فِیْ حَالَۃِ الْعَنَاءِ وَوَفَّقَنِیْ عَلَی الشُّکْرِ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَجَعَلَنِیْ مِنْ مُتَابِعِی الْاَنْبِیَاءِ وَمِنْ مُقْتَفِیْ اٰثَارِ الْاَوْلِیَاءِ وَمِنْ مُحِبِّی الْعُلَمَاءِ وَالصُّلَحَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَسْلِیْمَاتُہٗ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ اَوَّلًا وَعَلٰی مُصَدِّقِیْھِمْ ثَانِیًا

مختصر بیان سلوک واضح ہو کہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ اور آپ کے تابعین نے خوب تحقیق فرمایا ہے کہ انسان دس لطیفوں سے مرکب ہے اور وہ لطیفے پانچ تو عالم امر سے ہیں اور پانچ عالم خلق سے۔ عالم امر کے پانچ لطیفے یہ ہیں قلب روح سر خفی اخفی اور عالم خلق کے پانچ لطائف یہ ہیں لطیفۂ نفس اور عناصر اربع۔ عالم امر اسے اس لیے کہتے ہیں کہ بمجرد امر کن ظہور میں آیا ہے اور عالم خلق بتدریج مخلوق ہوا ہے۔ اور دائرۂ امکان ان دونوں عالم کو شامل ہے نصف دائرہ تو عرش سے ثریٰ تک ہے اور آدھا عرش سے اوپر ہے۔ پس وہ عالم امر تو اس آدھے دائرہ میں ہے جو عرش سے اوپر ہے اور عالم خلق زیر عرش ہے چنانچہ اسکی صورت اسطرح پر ہے

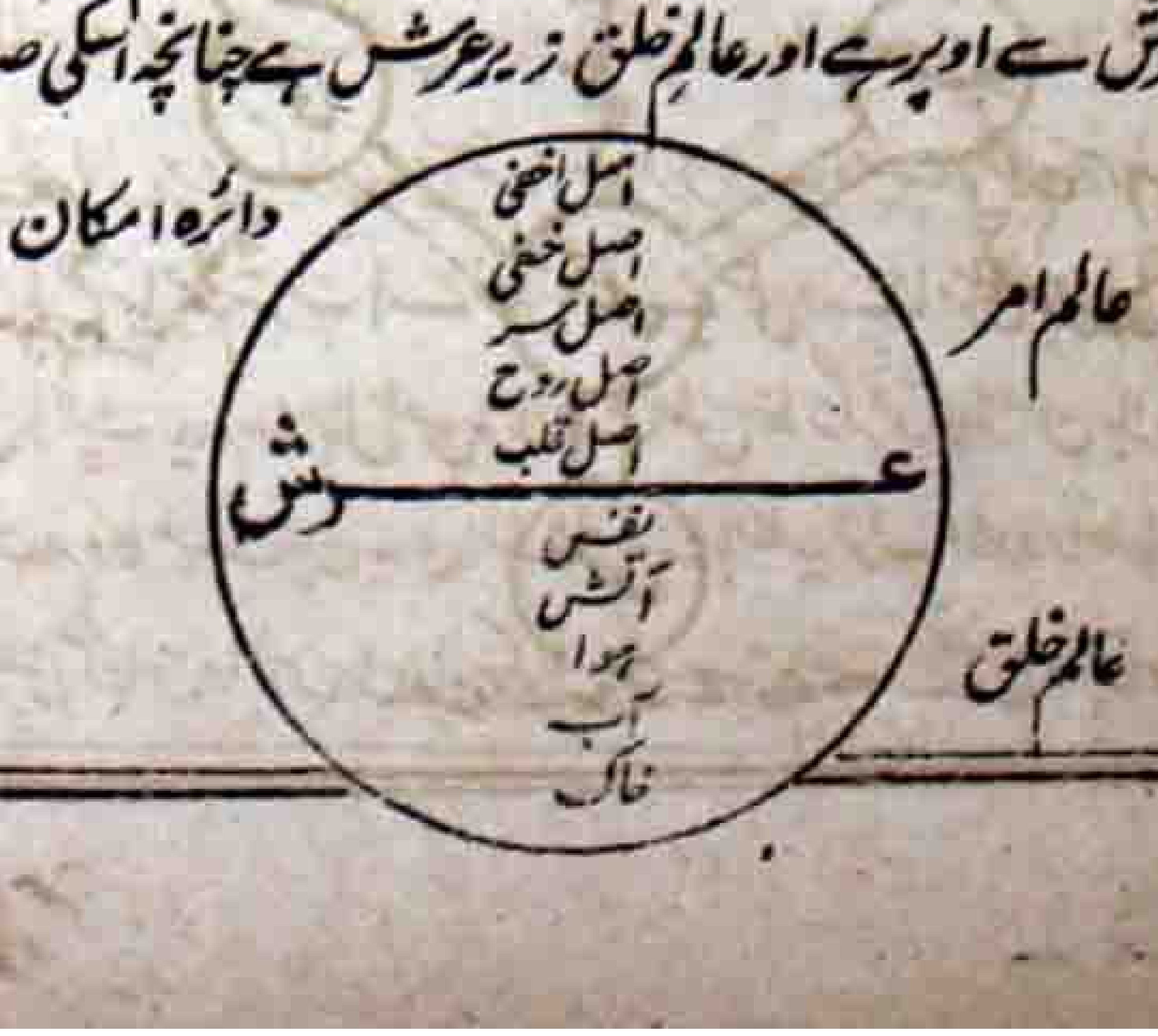

Marfat.com

چونکہ اللہ تعالے نے ہیکل جسمانی انسانی کو پیدا کر کے عالم امر کے لطائف اُس مین چند جگہ عنایت فرمائے ہین اور جسم انسان سے اُنھین ایک تعلق اور ایک تعشق بخشا ہے چنانچہ **قلب** کو زیر پستانِ چپ بفاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو **روح** کو زیر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت **سر** کو برابر پستانِ چپ بفاصلہ دو انگشت بطرف سینہ۔ اور **خفی** کو برابر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت بطرف سینہ اور **اخفی** کو وسط سینہ مین تعلق بخشا ہے مگر انسان ان لطائف اور اپنی اصل کو کہ انوار مجردہ سے ہے بھولکر اس پیکر جسمانی و ظلمانی مین مشغول ہو گیا ہے اس لیے اُسے مرشد کامل کی ضرورت ہے اگر عنایات بیغایات حق سبحانہ تعالے شانہ اُس بندہ کے شامل حال ہوتی ہے تو وہ اُسے اپنے دوستون مین سے کسی دوست کے پاس پہونچا دیتا ہے اور وہ بزرگ بریاضات و مجاہدات حکم فرما کر اُسکے باطن کا تزکیہ و تصفیہ فرما دیتا ہے اور کثرت اذکار و افکار سے اُس کے لطائف اپنی اصل پر متوجہ ہو جاتے ہین۔

واضح ہو کہ ہر لطیفہ کا نور جُدا جُدا ہے چنانچہ قلب کا نور زرد ہے اور روح کا نور سُرخ۔ اور سر کا نور سفید مانند بیر۔ اور خفی کا نور سیاہ اور اخفا کا نور سبز مثل زمرد کے ہے۔ اور نفس کا نور روشن سفید مثل آفتاب کے ہے اور یہ شکل عالم لطائف امر کی ہے۔

شکل لطائف عالم امر

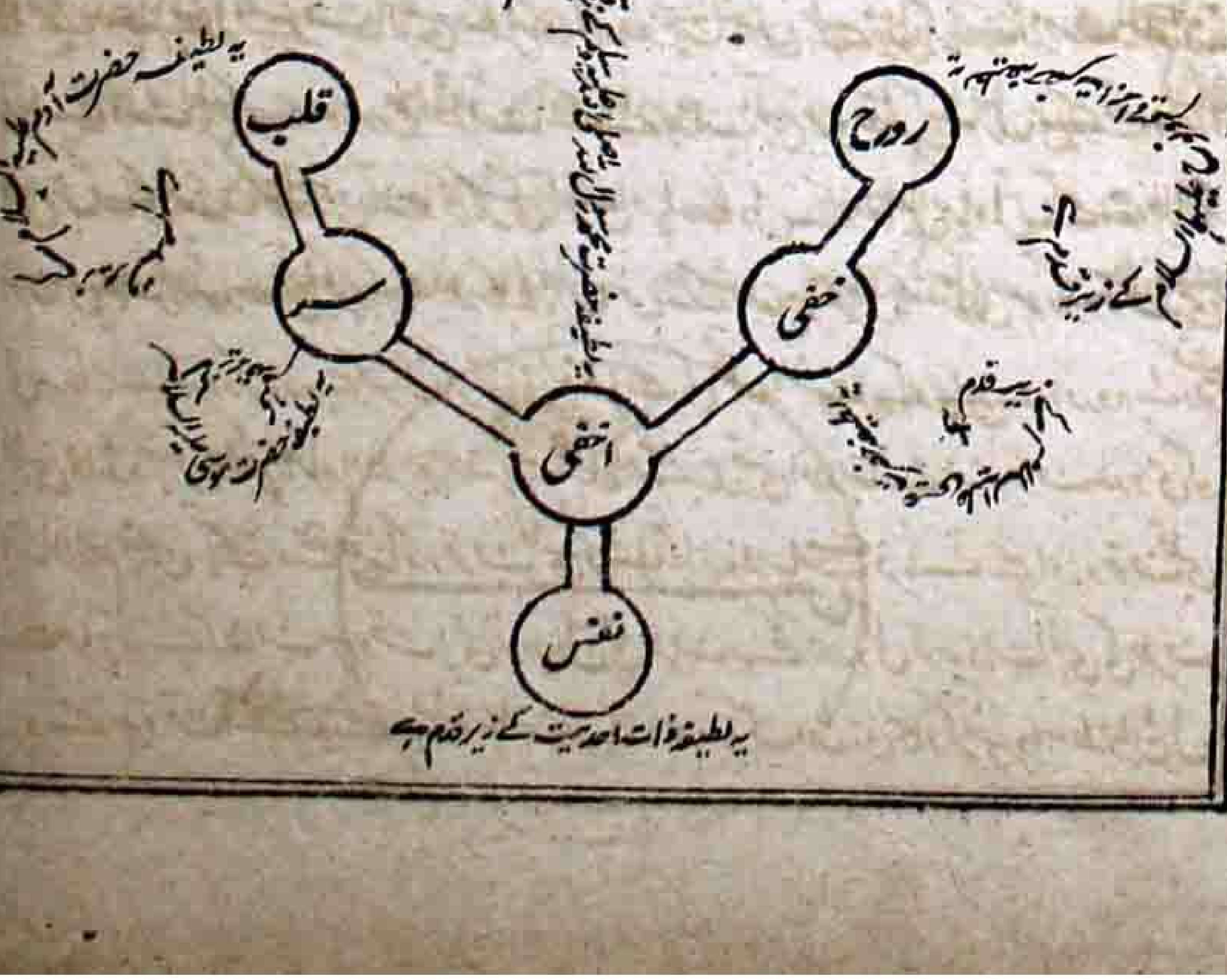

چونکہ اس زمانے مین طالبون کی ہمتین بہت ہی قاصر ہین اس لیئے پیران نقشبندیہ رحمتہ اللہ علیہم اولاً طالب کو بطریق ذکر ارشاد فرماتے ہین اور بجائے ریاضات اور مجاہدات شاقہ کے عبادات واعمال مین توسط کا حکم فرماتے ہین اور حد اعتدال کی ہر حال مین رعایت رکھتے ہین اور اپنی توجہات باطنی کو کہ کوئی چلہ بھی اُس کی برابری نہین کر سکتے ہر روز بطریق سبق طالب کے حق مین فرماتے رہتے ہین ؎

آنکہ بہ تبریز یافت یک نظر شمس دین — سخرہ کند بر دو ہمہ طعنہ زند بر چلہ

طالبون کو بدعت سے اجتناب اور اتباع سنت کا حکم فرماتے ہین حتے الوسع رخصتی عمل اُسکے حق مین تجویز فرماتے ہین اسیوجہ سے ذکر خفی کو اپنے طریقہ مین اختیار فرمایا ہے کہ حدیث شریف مین ذکر خفی کی ستر درجہ ذکر جلی سے افضلیت ثابت ہے اسی لیئے محبوب سبحانی قطب ربانی قیوم زمانی امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ سرہ السامی فرماتے ہین کہ طریقہ نقشبندیہ اَقرَبُ وَاَسبَقُ وَاَوفَقُ وَاَحکَمُ وَاَسلَمُ وَاَصدَقُ وَاَولیٰ وَاَعلیٰ وَاَجَلُ وَاَرفَعُ وَاَکمَلُ وَاَجمَلُ ہے قدس اللہ اسرار اہالیھا اور اس طریقے مین تین شغلون کا معمول ہے (۱) **شغل ذکر** (۲) **شغل مراقبہ** (۳) **شغل ذکر رابطہ**

شغل اول ذکر اسم ذات بانفی واثبات مگر پہلے طالب کو اسم ذات ہی کے لیئے ارشاد فرمایا جاتا ہے اور اس کا طریق یہ ہے کہ اول طالب کو چاہیئے کہ اپنے قلب کو جمیع خطرات اور حدیث النفس سے خالی کر کے گذشتہ اور آیندہ کی اپنے دل سے نفی کرے اور رفع خطرات کے لیے جناب الٰہی مین تضرع وزاری کرے اور تصور اُس بزرگ کی صورت کا کہ جس سے ذکر کی تلقین پائے دل کے مقابل یا دل کے اندر جمائے اور اس تصور صورت شیخ کو ذکر رابطہ کہتے ہین اس کے بعد پھر ذکر مین مشغول ہو مگر وقوف قلبی کی رعایت ضرور کرتا رہے کیونکہ ذکر تنہائی خطرات کی نگہداشت کے لیئے ہے اور وہ بے وقوف قلبی فائدہ نہین دیتی امام الطریقہ حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالے عنہ وقوف عددی کو اتنا لازم نہین سمجھتے تھے جتنا کہ وقوف قلبی کو شرائط وواجبات سے فرماتے تھے اور وقوف قلبی سے مراد یہ ہے کہ طالب ہر وقت اپنی توجہ دل کی طرف رکھے اور دلکی توجہ ذات الٰہی کی طرف ہو یعنے ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے لیٹتے چلتے پھرتے اسم مبارک اللہ ہی کا ذکر بغیر واسطہ زبان دل

سے جاری رکھے اور اسی کی نگہداشت مین مشغول ہو اور اُسی کی طرف دھیان لگائے رکھے تاکہ ذکر کی حرکت دل سے نکلکر سماعت تک آئے۔ پھر لطیفہ روح سے اسی طرح ذکر کرے پھر لطیفہ سر سے پھر لطیفہ خفی سے پھر لطیفہ اخفی سے پھر لطیفہ نفس سے کہ اُس کی جگہہ وسط پیشانی مین ہے ذکر کرے پھر سارے بدن سے کہ اُسے لطیفہ قالبیہ کہتے ہین اتنا ذکر کرے کہ ہر رگ و پے اور ہر بُن مو سے ذکر ہی کی آواز سُنائی دے اس ذکر کو اس طریقے مین سلطان الاذکار کہتے ہین پھر ذکر نفی و اثبات طالب کو تلقین فرماتے ہین۔ چنانچہ اُس کا طریق یہ ہے کہ نفس کو زیر ناف حبس کرکے لفظ لا کو ناف سے اُٹھا کر پیشانی تک پہونچائے اور اِلٰہ کو داہنے مونڈھے پر لاکر اِلَّا اللہ کی ضرب اس طور سے دل پر لگائے کہ اُس کا گذر سب لطائف پر ہوجائے اور اس ذکر کا اثر سارے اعضا پر پہونچ جائے اور اس طریقہ مین یہ ذکر بے حرکت اعضا و جوارح کیا جاتا ہے اگر حبس نفس سے کچھ ضرر پہونچے تو بے حبس کرے حبس نفس کچھ شرط نہین ہے اور کلمے کے معنے کا لحاظ رکھے کہ اے معبود کوئی مقصود میرا تیری ذات پاک کے سوا نہین ہے چند بار سب ذکر کر چکے تو یہ الفاظ اپنے دل مین لائے کہ خداوندا میرا مقصود تو ہے اور تیری رضا اپنی محبت و معرفت مجھے عطا فرما اسے بازگشت کہتے ہین اور جو حصر نفس کرے تو سانس کو طاق عدد پر چھوڑے کہ اسے **وقوف عددی** کہتے ہین اور جب سانس چھوڑے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ملائے اور چاہیے کہ ہر حال مین بیٹھے۔ کھڑے کھاتے۔ پیتے۔ ہر وقت ہر آن ذکر نگاہداشت خواطر و وقوف قلبی مین مشغول رہے تاکہ باطن کی صفائی حاصل ہو اور دل کو ایک توجہ اور حضوری حق سبحانہ تعالے کی طرف پیدا ہو اور اس تصفیہ کی علامت یہ کہ کہ ہر لطیفے کے انوار ظاہر ہونے لگتے ہین اور ہر لطائف کے انوار اوپر بیان ہو چکے ہین۔ پس یہ انوار اول تو اپنے باطن کے باہر مشاہدہ کرتا ہے جسے **سیر آفاقی** کہتے ہین پھر وہی انوار اپنے باطن مین پاتا ہے اسے **سیر انفسی** فرماتے ہین اور سیر آفاقی زیر عرش ہے اور سیر انفسی بالائے عرش یعنی جب تک طالب نکلکر اپنے اصول کی طرف عروج کرتے ہین یہان تک کہ عرش تک پہونچتے ہین سیر آفاقی ہے اور جب عرش کے اوپر پہونچتے ہین تو اُنھین ایک جذب اور عروج پیدا ہونے لگتا ہے اور سیر انفسی شروع ہو جاتی ہے

Marfat.com

جو شخص صاحب کشف ہوتا ہے وہ انوار اور اپنے سیر کو دریافت کر سکتا ہے اور صاحب کشف عیانی اس زمانہ مین بسبب مفقود ہونے اکل حلال کے کم ہین اس وقت مین جو اکثر طلاب ہین وہ صاحب کشف وجدانی ہوتے ہین یہ وجدان بھی ایک کشف ہی کی قسم سے ہے۔ کشف عیانی اور کشف وجدانی مین فرق یہ ہے کہ صاحب کشف عیانی عیاناً دیکھتا ہے کہ یہ ایک مقام سے دوسرے مقام کی سیر کرتا ہے اور صاحب وجدان اگرچہ عیاناً نہین دیکھتا مگر تبدل احوال اور تغیر واردات کو اپنی ادراک سے معلوم کر لیتا ہے چنانچہ ہوا اگرچہ نظر مین نہین آتی مگر ادراک سے محسوس ہوتی ہے جو شخص ادراک وجدانی سے بھی اپنے حالات کو نہین دریافت کر سکتا اُسے مقامات کی بشارت دینی گویا طریقہ کا بدنام کرنا ہے۔

شغل مراقبہ جس سے مراد مبداء فیاض سے فیض کا انتظار کرنا ہے اور اپنی مورد پر اس فیض کے وارد ہونے کا لحاظ رکھنا یعنے جو فیض کہ حق سبحانہ تعالیٰ کی طرف سے لطائف سالک پر وارد ہوتا ہے اُسے مورد فیض کہتے ہین لہذا دائرہ امکان مین ہر مقام پر مراقبے معین فرمائے گئے ہین۔ **شغل ذکر رابطہ** اس سے یہ مراد ہے کہ شیخ کی صورت کو اپنے ادراک یا دل مین نگاہ رکھے یا اپنی صورت کو شیخ کی صورت تصور کرے اور جب یہ رابطہ بڑھ جاتا ہے تو ہر ایک چیز شیخ ہی کی صورت مین نظر آتی ہے اور اسی کو فنا فی الشیخ کہتے ہین۔ اور یہ بھی جاننا چاہیئے کہ طریقۂ رابطہ بہت ہی قرب کا راستہ ہے اور اس کا منشاء ظاہر ہونے عجائب و غرائب کا ہی چونکہ یہ کتاب ایسے مضامین عالیہ کی حامل نہین ہے لہذا طالبان صادق مفصل ذکر سیر و سلوک کہ جو دائرہ ولایت صغرے مین کیا جاتا ہے اور بیان ولایت کبرے کہ جو فنا اناء اور لطیفۂ نفس ہے اور بیان ولایت علیا و سیر عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک اور ان کی فنا و بقا اور بیان کمالات ثلثہ یعنے کمالات نبوت۔ رسالت۔ اولوالعزمی اور بیان حقائق الٰہیہ کہ جس سے مراد حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ ہے و بیان حقیقت ابراہیمی و حقیقت موسوی و حقیقت محمدی و حقیقت احمد صلے اللہ علیہ وسلم مکتوبات شریف حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ اور دیگر کتب اذکار و اشغال مثل ہدایۃ الطالبین جو قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین حضرت شیخ ابو سعید مجددی رح کی تصنیف سے ہے اور مراتب الوصول جو حضر

شاہ رؤف احمد صاحب مجددی رح نے لکھی ہے اور اربع انہار جو حضرت قبلہ وکعبہ شیخ احمد سعید مجددی رح دہلوی کی تصنیف سے ہے مطالعہ فرمائیں اور بذریعہ مرشد کامل ان مراتب سے فیضیاب ہوں مگر یہاں یتمناً و تبرکاً ایک مختصر سا رسالہ قطب الواصلین زبدۃ الکاملین حضرت شاہ غلام علی صاحب قبلہ قدس سرہ کا جو سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ کا حاوی ہے بجنسہ درج ذیل کیا جاتا ہے تاکہ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والا ان مراتب کی آگاہی سے بھی محروم نہ رہے اور کلام بلاغت نظام حضرت شاہ صاحب قبلہ اور بیان طریقۂ مجددیہ رح سے فیضیاب ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد این رسالہ ایست عجیبہ وغریبہ کہ مشتمل بر معارف بلند و علوم ارجمند کہ امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی بتعلیم والہام الٰہی سبحانہ بہ بیان این علوم منفرد اند مرقومی نیست از ہیچ یکے از عرفا، وآن علوم در مکاتیب شریفۂ ایشان مندرج ست متعنا اللہ سبحانہ بہا آنجناب فیضمآب در نسبت می رسند بامیر المومنین خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عمر فاروق وآبائے کرام ایشان علماء واہل کمال بودند۔ جد ایشان امام رفیع الدین امام بنا از حضرت مخدوم جہانیان بودند۔ ایشان علوم دینی وعلوم منطق و حکمت تحصیل کردہ اذکار طریقۂ چشتیہ وقادریہ وسہروردیہ از والد ماجد خود تلقین یافتہ اشتغال بہ آن داشتند وطریقۂ کبرویہ از حضرت خواجہ یعقوب چرخی کہ از کمل اولیا بود گرفتہ اند پس بخدمت شیخ المشایخ حضرت **خواجہ محمد باقی** نقشبندی احراری رسیدہ بحسن تربیت آنجناب بمقامات عالیہ ودرجات سامیہ در قرب حضرت حق رسیدند وہمین تربیت وفیض صحبت حضرت خواجہ از جناب فیاض مطلق بطریقۂ جدیدہ امتیاز یافتہ از ائمہ مہتدی وعرفان شدہ اند ورع وتقوی وعمل بعزیمت وکمال اتباع سنن مصطفویہ صلے اللہ علیہ وسلم وکثرت عبادات طریقۂ آنجناب بود از نیم شب نماز تہجد و التزام تلاوت پانزدہ سیپارہ مقرر داشتند۔ ودوگانہ نماز تا صبح می گزرانیدند وجود مسعود ایشان آیتے از آیات الٰہیہ است این علوم ومعارف جدیدہ از مواہب وہاب مطلق عم نوالہ کہ بر ایشان فائض شدہ وتصرفات کرامات وخوارق عادات

ایشان در مقامات شریفه مذکورست - می فرمایند انسان مرکب از ده لطیفه است پنج از عالم امر و پنج از عالم خلق و ہفت ولایت کہ آنجا سیر تجلیات صفات و اسما است و چار کمالات و سہ حقائق انبیا و ورای آن ارشاد نموده درین سیر حالات و کیفیات و علوم و معارف و اسرار جدا جدا حاصل میشود - علوم و اسرار بعض را دست می دہد و از مقامات و درجات قرب تعبیر بدائره کرده اند دائره بے جہت ست و قرب بیچون و بیجہت والا جائیکہ حد است دائره کجا است - آیہ شریفہ رفیع الدرجات و حدیث صحیح لایزال العبد یتقرب الی درجہ بدرجہ قریب مے رسد بحضرت ذات تعالت و تقدست مشعر از مقامات قرب و بے ست سبحانہ - در دائره امکان سیر آفاقی کہ آن دیدن انوار و الوان در بیرون باطن ست مشہود گردد و انوار و کیفیات کہ در درون باطنی مے شود آن را سیر انفسی فرموده اند و اندراج نہایت در بدایت درین دائره دست مے دہد در ولایت صغرے کہ ولایت اولیا ست سیر لطیفہ قلبیہ است کہ ناشی ست از تجلیات افعالیہ و استغراق و بیخودی و کثرت ورود حالات و جذبات - و اگر حق سبحانہ خواہد توحید وجودی دست دہد و غیر از ان نقد وقت گردد - و سیر لطیفہ روحی کہ ناشی ست از تجلیات صفات ثبوتیہ و سلب نسبت صفات از او و اثبات آن بحضرت حق سبحانہ - و سیر لطیفہ سر کہ ناشی ست از شیونات ذاتیہ و استغراق ذات در ذات حق سبحانہ - و سیر لطیفہ خفی کہ ناشی ست از صفات سلبیہ حضرت حق سبحانہ و تجرید حضرت ذات از جمیع مظاہر - و سیر لطیفہ اخفی کہ ناشی ست از شان جامع و تخلق باخلاق حضرت حق سبحانہ مرحمت گردد - باین سیر لطائف خمسہ و مقتضیات آن ہا دائره ولایت صغرے نام گردد - و چون توجہ شش جہت نماید و انتظار نماید شروع سیر در ولایت کبرے مے شود - این ولایت عبارت از سیر در اصول تجلیات خمسہ است و این دائره ثالثہ است کہ متضمن سہ دائره و یک قوس ست در دائره اولی مراقبہ اقربیت حضرت ذات است موافق این آیہ شریفہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید و ذکر تہلیل بزبان کہ این جا موجب ترقی مے شود - بخیال نیز - مورد فیض درین جا

لطائف خمسہ اند بشرکت لطیفۂ نفس نصف سافل دائرۂ اولی مشتمل بر تجلیات اسماء و صفات زائدہ است۔ و نصف عالی آن متضمن اعتبارات و شیون ذاتیہ دائرہ اولے ست و دائرہ ثالثہ اصل دائرہ ثانیہ و قوس کہ نصف دائرہ است اصل دائرۂ ثالثہ است درین مراقبۂ محبت یحبہم و یحبونہ مے نمایند۔ مورد فیض درین جا لطیفۂ نفس ست ہرگاہ دائرہ اولے تمام گردد مراقبہ و ذکر در دائرۂ ثانیہ باز در دائرۂ ثالثہ باز در قوس معمول است درین ولایت کبری کہ ولایت انبیاء ست علیہم السلام و توحید شہودی و فنائے آنا۔ و زوال عین۔ و اثر و استہلاک و اضمحلال و نسبت باطن و اسلام حقیقی و شرح صدر۔ و تسلیم و رضا کہ چون و چرا بر مجاری قضا نماند وجود ممکن را پرتو وجود حضرت حق یافتن و توابع وجود را پرتو توابع وجود او سبحانہ دیدن و فنائے صفات ردیہ و تخلق باخلاق نیک دست می دہد و بحصول این ہمہ تجلیات ظلال اسماء و صفات و اصول آن سیر اسم الظاہر تمام مے شود من بعد سیر تجلیات مسمی الباطن و حالات آن پیش مے آید و این دائرہ رابعہ از مقامات ست و این سیر را ولایت علیا مقرر کردہ اند درین جا نماز نافلہ با طول قنوت و مراقبہ مسمی الباطن موجب ترقی میشود بعد ازان سیر تجلی ذاتی دائمی مے شود و این تجلی ذاتی دائمی را تعبیر بکمالات نبوت کردہ اند و این دائرہ خامسہ است و تجلیات ذاتیہ درجات دارد اول کمالات نبوت ست درینجا مراقبۂ ذات بحت از اعتبارات می نماید و لطیفہ عنصر خاک درینجا مورد فیض است تلاوت قرآن مجید درینجا ترقی مے بخشد و نکارت در حالات باطن و بیرنگی و بے کیفیتی نقد وقت می شود درین جا یقین قوی در عقائد حقہ پیدا می شود و استدلالی بدیہی می گردد۔ و کیفیت و اسرار حروف مقطعہ قرآنی اگر خدا دہد حاصل میشود و درجہ دوم تجلی ذاتی دائرۂ کمالات رسالت است و درجہ سوم دائرہ کمالات اولوالعزم درین ہر دو دائرہ مورد فیض ہیئت وحدانی است کہ سالک را بعد تصفیہ و حصول فنا ر لطائف خمسۂ عالم امر۔ و تہذیب لطائف خمسہ عالم امر و تہذیب لطائف عالم خلق دست دادہ دائرہ سادسہ کمالات رسالت دائرہ سابعہ کمالات اولوالعزم است مراقبہ و توجہ بحضرت ذات بحت

Marfat.com

کہ منشار کمالات نبوت است و در کمالات رسالت توجہ بحضرت ذات باین حیثیت
کہ منشار کمالات رسالت است و در کمالات رسالت اولوا العزم توجہ بحضرت ذات بحت
باین حیثیت کہ منشار کمالات اولوا العزم است می نمایند و حقائق سبعہ ہفت دائرہ
است درین جا سیر مور و فیض بہیئت وحدانی است و درین دوائر تلاوت قرآن مجید
خصوصاً در نماز ترقی می بخشد بعضے اکابر بعد حصول کمالات ثلاثہ سیر حقائق انبیاء
علیہم السلام مقرر نمودہ اند دائرہ خلت حقیقت ابراہیمی است علیہ السلام درینجا مراقبہ
حضرت ذات بلحاظ آنکہ حقیقت ابراہیمی از انس حضرت ذات وجود ناشی است مینمایند
وصلوٰۃ ابراہیمی درین جا می خوانند باز دائرہ محبت ذاتیہ خود است و درین جا مراقبہ حضرت
ذات کہ منشار حقیقت موسویت می کنند و درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اِخْوَانِهٖ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ خُصُوْصًا عَلٰی مُوْسٰی كَلِيْمِكَ وَسَلِّمْ ورد می کنند باز دائرہ محبت ذاتیہ
ممتزجہ بامحبوبیت ذاتیہ حقیقت محمدیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درینجا مراقبہ حضرت ذات
او سبحانہ بلحاظ آنکہ منشار حقیقت محمدیت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مے نمایند و باز دائرہ
حقیقت احمدی محبوبیت صرفہ ذاتیہ است درین جا مراقبہ حضرت ذات او سبحانہ بلحاظ آنکہ
منشار حقیقت احمدیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باید نمود و در دائرہ حب صرفہ ذاتیہ مراقبہ
حضرت ذات بلحاظ آنکہ منشار حب ذاتیہ است مینمایند و کثرت صلوٰۃ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ وَعَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ وَبَارِكْ
وَسَلِّمْ كَذٰلِكَ درین مقامات ترقی مے بخشد بعد ازین مرتبہ دائرہ لاتعین واطلاق
حضرت ذات است باز بعد حصول حقائق الٰہیہ دائرہ حقیقت کعبہ حسنی ست وآن عبارت
از ظہور عظمت و کبریای حضرت ذات ست درینجا مراقبہ حضرت ذات باعتبار مسجودیت
آن ممکنات را می کنند باز دائرہ حقیقت قرآن وآن عبارت از مبدا ر وسعت حضرت ذات
ست درین جا مراقبہ مبدا ر وسعت حضرت ذات کہ منشار حقیقت قرآن ست می کنند
باز دائرہ حقیقت صلوٰۃ وآن عبارت از کمال وسعت حضرت ذات ست درینجا مراقبہ
بہمین لحاظ باید من بعد دائرہ معبودیت صرفہ واین جا سیر نظری میتواند شد نہ سیر قدمی

کہ آن در مقامات عابدیت مے شود۔ اینست اسامے مقامات و مراقبات طریقۂ احمدیہ علیہ الرحمۃ کہ تفصیل آن در مکتوبات شریفہ مندرج ست ہر کہ مراقبہ در ہر مقام نماید حظے ازان خواہد یافت و بتوجہ مرشد ترقیات خواہد نمود **بیت**

گر ملک باشد سیہ ہستش ورق ۔۔۔ بے عنایات حق و خاصان حق

رحمہم اللہ سبحانہ۔ بدانکہ در ولایت ثلثہ ظہور کیفیات مے شود از بیخودی و استغراق و توحید وجودی و استہلاک و اضمحلال و توحید شہودی و فنا رآ آنا در کمالات ثلثہ۔ و حقائق سبعہ۔ و لطائف بباطت۔ و وسعت و بے رنگی ہا در نسبت باطن و قوت در ایمانیات و عقائد حقہ بہم می رسد و کسیکہ کثرت مراقبات درین مقامات عالیہ مے نماید در بساطت و بیرنگی در مقام فرق مے تواند کرد واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

بدانکہ ہمہ کس ازین طریقہ باین مقامات نہ رسیدہ اند ہر جا کہ خدا خواست بآن درجہ قرب امتیاز یافت پس در اصول اصحاب این طریقہ اختلاف بسیار است بمجرد اخذ طریقہ کسے مجدد نمے شود علوم و معارف و حالات آن مے باید دید۔ بدانکہ ہر دائرہ ازین مقامات قرب بے نہایت ست تمام شدن دائرہ باعتبار است کہ آنچہ حظ و حصۂ سالک درین وقت مقدر بود بصورت تمام شدن ظاہر شدہ والا تمام شدن دائرۂ مقامات قرب کہ بے نہایت ست معنے ندارد کم کسے باشد کہ سیر خود عیان بیند والا ہمہ کس بوجدان خود تغیرات در احوال خود مے بینند و این وجدان را نظر بکشف جہل گفتہ اند۔ بدانند کہ حضرت مجدد رضی اللہ عنہ تہذیب و تسلیک لطائف خمسۂ عالم امر جدا جدا مے فرمودند بعد حصول فنا و بقا و احوال و اسرار ہر لطیفہ بہ ترتیب و بہ تہذیب لطائف عالم خلق مے پرداختند اما فرزندان گرامی آنحضرت با بزرگان دیگر سیر لطیفۂ روح و سیر خفی و اخفی موقوف داشتہ تزکیہ لطیفہ نفس اہم دانستہ کہ در ضمن سیر لطیفۂ قلب آن لطائف را تہذیب حاصل مے شود۔ فقط

Marfat.com

ذکر رحلت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

صاحب **عمدۃ المقامات** لکھتے ہین کہ آپ نے اپنی رحلت سے پہلے کہ اُس وقت آپ کی عمر بموجب اعداد احمد ۵۳ سال کی تھی اپنے اصحاب واقف الاسرار سے فرمایا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ مقتضائے مُبرم میری عمر مین ۶۳ سال تک ہے تو آپ اس سے بہت خوش تھے کہ اس عمر مین سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام کی متابعت حاصل ہوتی ہے اور حضرت صدیق اکبر اور فاروق اعظم اور علی مرتضی رضی اللہ عنہم اجمعین کی عمر کے ساتھ بھی موافقت میسر ہوتی ہے۔ ۱۰۳۳ھ ہجری مین آپ اجمیر شریف مین تھے کہ آپ نے فرمایا کہ رحلت کے آثار قریب معلوم ہوتے ہین اور یہ عبارت سرہند مین صاحبزادون کو لکھکر بھیجدی کہ "ایام انقراض عمر نزدیک وفرزندان دور" اس مکتوب کے پہونچتے ہی دونون صاحبزادے آپ کی خدمت مین آگئے آپ نے اُن کو خلوت مین بلایا اور فرمایا کہ میرے لیئے اب کوئی کوتہ نظری اور کسی طرح کی بستگی اس جہان مین نہین رہی مین اُس جہان مین جانا چاہتا ہون۔ مگر جب آپ نے صاحبزادون کو بہت مغموم پایا اور نیز انھین یہ بات معلوم ہوگئی کہ ایام وصال مین صرف ایک سال باقی ہے تو پھر آپ نے انھین خلوت مین بُلایا اور فرمایا کہ تھوڑی مدت کے لیئے ایک دوسرے کام کے اتمام کے واسطے مجھے نگاہ رکھ لیا گیا ہے۔ اس مژدہ سے دونون صاحبزادے بہت خوش ہوئے اور یہ مژدہ تسلی خاطر کا باعث ہوا۔ لکھا ہے کہ آپ حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے روضہ مبارک کی زیارت کے لیئے گئے ہوئے تھے کہ وہان کے مجاورون نے آپ کی بڑی تعظیم وتکریم کی اور غلاف روضہ مبارک کا آپ کو نذر دیا آپ نے نہایت ادب کے ساتھ اُسے قبول فرمایا اور دل سے ایک آہ کھینچکر یہ کلمہ زبان مبارک سے فرمایا کہ "کسے ازین نزدیک تر بحضرت خواجہ نبود ناچار آن را بما لطف نمودند برائے تکفین ما نگہدارید" جب آپ اس سفر سے سرہند مین تشریف لائے تو آپ نے عزلت اختیار کرلی جمعہ کی نماز کے سوائے کبھی باہر نہ آتے اور پانچون وقت کی نماز خلوت خانہ مین ادا کرتے اور سوائے صاحبزادون اور معدودے چند یارون کے کوئی اندر نہ جانے پاتا۔ لکھا ہے کہ اول

جب آپ عزلت گزین ہوئے تو یہ کلام شیخ الاسلام کا زبان مبارک پر لائے کہ جب **بو علی دقاق** کا مشرب عالی ہو گیا تو اُن کی مجلس بھی خلق سے خالی ہو گئی تھی۔ لکھا ہے کہ آخر عمر شریف میں آپکا اس قدر عالی مشرب ہو گیا تھا کہ بڑے بڑے کامل لوگ باوجود کثرت قوۃ علمیہ وآشنائے مذاق حضرت کے کلام مبارک کی دقتِ معانی سے ایسے ہو گئے تھے جیسے مکتب مین بچے ہجے کرتے ہین اور مجبون مین سے جسے کوئی مکتوب لکھتے اُس مین آپ بصراحت لکھدیتے کہ اب وقت نزدیک آگیا ہے دیکھئے کیا پیش آتا ہے **مولانا ہاشم** لکھتے ہین کہ مین نے حضرت سے رخصت ہوتے وقت عرض کیا کہ حضور دعا فرمایئے کہ بندہ جلد اس آستان ملجائے خدائے پرستان پر حاضر ہو۔ آپنے ایک آہ کھینچکر فرمایا کہ مین دعا کرتا ہون کہ ہم تم دونون آخرت مین ایک جگہہ جمع ہون۔ اور **مولانا بدرالدین** سرہندی رح تحریر فرماتے ہین کہ میرے مخدوم زادے عارف ربانی صاحب اسرار سبحانی **شیخ محمد سعید وشیخ محمد معصوم** سلمہما اللہ عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے نقل فرماتے ہین کہ والدہ صاحب فرماتی تھین کہ شب براۃ کو آپ خلوتخانہ مین شب بیدار تھے اور کوئی آدھی رات گئی ہوگی کہ یکایک آپ مکان کے اندر تشریف لائے اور مین مصلی پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھی اُن کو دیکھکر مین نے پوچھا کہ کیا آپ تہجد پڑھ چکے؟ فرمایا ابھی نہین۔ چونکہ اس وقت مجھے تکان سی معلوم ہوتی ہے اس لئے میرا دل چاہتا ہے کہ مین ذرا لیٹ کر پھر تہجد کے لیئے اُٹھون اسکے بعد آپنے ایک لحظہ کے لیئے استراحت فرمائی اور پھر اُٹھ بیٹھے اور پانی طلب کر کے وضو کیا۔ میرے منھ سے یہ نکلا کہ خدا جانے آج کس کس کا نام صفحۂ ہستی سے مٹایا جاوے گا اور کس کس کا قائم رکھا جائیگا۔ فرمایا تم تو شک اور تردد سے کہتی ہو یہ کہو اُس کا کیا حال ہوگا جو جانتا اور دیکھتا ہے کہ اُس کا نام مٹا دیا گیا اور اپنی طرف اشارہ فرمایا اور یہ بھی دونون مخدوم زادے اپنی والدہ ماجدہ سے نقل کرتے ہین کہ مین نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے اپنی اہل وعیال اور خلق سے اتنی بے رغبتی کیون اختیار کر رکھی ہے فرمایا میرے انتقال کا زمانہ بہت قریب ہے اور بہت ہی قریب ہے سو جسے یہ معلوم ہو اُسے یہی زیبا ولائق ہے کہ اپنے آپ کو ہزور خدا کی عبادت مین مشغول کرے اور تسبیح۔ استغفار۔ درود۔ قرآن مجید کی تلاوت۔ الذکر وغیرہ سے ایک دم غافل نہو اور غیر حق سے بالکل قطع کرے نہ یہ کہ غفلت مین

Marfat.com

پڑجاوے ۔ تم بھی مجھے خدا پر چھوڑ دو۔

اور یہ بھی دونون مخدوم زادے اپنی والدہ سے نقل کرتے ہین کہ مین نے بیماری سے پہلے آپ سے پوچھا کہ آپ مین نا امیدی اور کوچ کے آثار ہویدا اور شوق رفیق اعلے ظاہر پھر یہ تصدیق و خیرات جو دافع بلیات ہے کیون؟ تو اُس کے جواب مین آپ نے یہ ہندی مصرع پڑھا ع

آج ملاوا کنتھ سیون سکھی سب جگ دیون وا

غرضکہ آپ سِرّاً و علانیۃً لیلاً و نہاراً برابر خیرات کرتے۔

اور یہ بھی دونون مخدوم زادے عصمت پناہ سے نقل کرتے ہین کہ ایک دن آپ مکان مسکونہ مین تکیہ لگائے تشریف رکھتے تھے کہ آپ نے فرمایا کہ مین اب کے جاڑون مین اس مکان مین نہون گا۔ گھر والون نے عرض کیا کہ اُس مکان مین ہونگے جو آپ نے خلوت کے لیئے درست فرمایا ہے۔ کہا وہان بھی نہین تو کہا پھر آپ کہان ہونگے فرمایا ان مکانون مین سے کسی مین بھی نہونگا۔ دیکھو خود بخود کیا ظاہر ہوتا ہے اتفاقاً ایسا ہی ہوا کہ آپ موسم سرما کے آنے تک اس عالمِ فانی سے عالمِ جاودانی کو رحلت فرما ہوئے۔

مولانا بدرالدین سرہندی تحریر فرماتے ہین کہ جب آپ کے زمانہ تنہائی کو چھ سات مہینے گذر گئے تو آپ کو ضیق النفس کا عارضہ جو ہر سال ہوتا تھا ہوا اور اُس کے ساتھ مین بخار بھی ہو گیا میرے خیال مین وہ ستر ھوین ذیحجہ کا دن تھا اور امراض کی سختی بہ نسبت گذشتہ سالون کے زیادہ تھی مخلصون کو صحت سے یاس ہوگئی تھی۔ ایک دن مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ سے آپ نے فرمایا کہ آج مین نے اپنے واقعہ مین حضرت غوث الثقلین کو دیکھا میرے باب مین بہت سی طرح طرح کی شفقتین فرمائین اور اپنی زبان مبارک میرے منھ مین دیکر فرمایا کہ لوگ اس شعر اَفَلَتْ شُمُوسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا ۔ اَبَدًا عَلٰی اُفُقِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ اور اس قول قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ مین بہت حیران ہین تم اس کا حل لکھو اور تم کو اس بیماری سے صحت ہے آپ کو اُس بیماری مین لقائے حق کا بہت ہی غلبہ تھا اور کمال شوق سے گریہ آپ پر ستولے تھا اور دم بدم کلمہ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی جاری۔ اور فرماتے کہ اگر کوئی طبیب یہ کہدے کہ تمہاری بیماری کا علاج نہین ہے تو سو روپیہ شکرانہ اللہ تعالے

خرچ کروں۔ اسکے بعد عارف ربانی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید رح نے عرض کیا کہ حضرت اتنی نامہربانی اور بے شفقتی ہمپر کیوں ہے فرمایا اللہ تعالیٰ تم سے زیادہ تر دوست ہے انشاء اللہ تعالیٰ رحلت کے بعد حیات سے زیادہ مہربانی اور اعانت کی جائیگی کیونکہ بشری تعلق بعض وقتون مین اعانت اور توجہ سے مانع ہے۔ بعد انتقال چونکہ فراغ اور تجرد ہے کوئی مانع نہین۔

اور یہ بھی مخدوم زادے سے منقول ہے کہ حضرت کو رات مین زیادہ سختی اور تکلیف ہوتی تھی یہان تک کہ مرض اکثر بے آرام و بیقرار کر دیتا تھا اور جب دن ہوتا تو گونہ تخفیف ہو جاتی تو آپ کو اُس سختی و تکلیف کے کم ہو جانے سے بڑا افسوس ہوتا کیونکہ وہ تکلیف و بے آرامی آپ کے لیے عین راحت و لذت تھی اور فرماتے کہ جو حلاوت سختی کی حالت مین حاصل ہوتی ہے وہ راحت و عافیت مین کہان ہوتی ہے خلاصہ یہ کہ بموجب بشارت حضرت غوث الاعظم قدس سرہ آپ کو صحت ہوگئی اور طبیبون اور دوستون نے صحت کی نوید سنائی آپ نے فرمایا سبحان اللہ مین جو معاملات حالت یاس اور ناامیدی مین مشاہدہ کرتا تھا وہ سب اس صحت کی وجہ سے پوشیدہ ہوگئے چونکہ آنحضرت کو ہمیشہ بموجب آیہ کُلَّ یَوۡمٍ هُوَ فِي شَأۡنٍ آناً فاناً معاملات جدا اور نسبت ہائے تازہ دکھائی دیتی تھین اس لیے کسی چیز کا جانا آپکے حق مین مضر نہ تھا کہ خلیل کو خلیل کے ساتھ آگ اور باغ یکسان ہے اور مخدوم زادہ فرماتے ہین کہ بارھوین محرم ۱۰۳۴ھ مین حضور اقدس نے مجھسے فرمایا کہ چالیس اور پچاس کے درمیان مقبرہ ہوگیا اور سننے والون کو یہ گمان ہوا کہ اسی بیماری مین آپ کا وصال ہوگا جب وہ بیماری جاتی رہی تو آپ نماز کے لیے مسجد مین آنے لگے اور جماعت سے نماز پڑھنے لگے اسی طرح ایک ہفتہ گذر گیا۔ لوگون کو وہ چالیس پچاس کا خیال بھی جاتا رہا۔ اور اُس شہود کو واقعہ پر محمول کرکے تاویلات اور تعبیرات سے اپنے دل کی تسلی کرنے لگے لیکن آپ وصال کے دن کے منتظر تھے اور ملاقات کے دلون کو گنتے جاتے تھے۔ چنانچہ شب پنجشنبہ بائیسوین صفر کو جو اصحاب موجود تھے فرمایا کہ آج اُس معائنہ کا چالیسوان دن ہے دیکھیے ان دس روزون مین کیا ظاہر ہوتا ہے۔ مخدوم زادے حضرت شیخ محمد معصوم رح نقل کرتے ہین کہ انھین ایام صحت مین آپ نے فرمایا کہ جو کمال کہ انسان کے لیے اُس کا حاصل ہونا متصور اور ممکن الحصول ہے سو بطفیل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اُس سے حصہ ملگیا

Marfat.com

مخدوم زادے فرماتے ہین کہ اس بات کے سننے سے ہمارا دل بہت پریشان ہوا کہ بتقضائے آیہ کریمہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا شاید اس عالم سے کوچ فرمائین گے۔ اس خطرے سے بہت ہی وحشت ہوئی۔ پھر آپ نے پنجشنبہ کے دن ۲۳ صفر کو عصر کے وقت صوفیون کو قبائین بانٹنی شروع کین اُس وقت آپ فقط تنہا فرجی پہنے ہوئے تھے جیسا کہ آپ حسب عادت نیچے قبا کے فرجی پہنے ہوئے تھے اُس وقت قبا نہ تھی سردی کی وجہ سے بخار ہو گیا اور آپ صاحب فراش ہو گئے۔ اور عارف ربانی حضرت شیخ محمد معصوم نقل کرتے ہین کہ آپ اُس رات تہجد کو اُٹھے وضو کرکے تہجد کی نماز کھڑے ہو کر پڑھی اور فرمایا کہ یہ ہماری آخری تہجد ہے **مولانا بدرالدین** رح فرماتے ہین کہ مین ایسا سمجھتا ہون کہ بیماری سے صحت پاکر پھر بیمار ہونا اور پھر اس عالم سے رخصت ہونا اسکے یہ معنے ہین کہ گویا اس مین بھی اتباع سرور کائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات آپ کو نصیب ہوا کیونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی مرض سے صحت پاکر پھر تھوڑے ہی عرصہ مین بیمار ہو گئے تھے اور اُسی بیماری مین رحلت فرمائی تھی اور عارف ربانی مخدوم زادے شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم رح نقل کرتے ہین کہ آپ نے حافظ عبدالرشید سے فرمایا کہ دو روپیہ کے کوئلے لاؤ پھر اُسکے بعد آپ نے فرمایا کہ ایک واعظ دل مین کہتا ہے کہ اتنی فرصت کہان ہے جو دو روپیہ کے کوئلے جلین شیخ حبیب خادم رح نے عرض کیا کہ حضرت سلامت جاڑے کے دن ہین کام آہی جائینگے آپ نے فرمایا ملا حبیب یہ تو طول امل ہے اتنا وقت ہی کہان خیر تم جاؤ جب کوئلے آگئے تو ایک روپیہ کے کوئلے اپنے لیئے جدا کر لیئے اور فرمایا کہ ہمارے لیئے اتنے ہی کافی ہین باقی گھر مین دیدو۔ پس وہ کوئلے جو آپ نے اپنے لیئے جدا کرائے تھے وہ ایام وصال تک کام آگئے اور کچھ اُس مین سے نہ بچا۔

آپ پر حالت مرض مین صحت سے زیادہ علوم و معارف ظاہر ہوئے۔ ایک دن آپ معارف و حقائق کے بیان مین ایسے سرگرم تھے کہ ضعف کے مارے بیان کی طاقت نہ تھی حضرت مخدوم زادہ شیخ محمد سعید رح نے عرض کیا کہ حضرت سلامت آپ کو کمال درجہ ضعف ہے اس بیان کو صحت پر موقوف رکھیئے فرمایا کہ وقت کہان اور فرصت کیسی خدا جانے دوسرے وقت زبان یاری دے نہ دے

Marfat.com

اس ضعف میں کوئی نماز آپ نے بے جماعت نہ پڑھی الا ماشاء اللہ اور قومہ و جلسہ خوب اچھی طرح ادا فرماتے بلکہ مقرری سب دعائیں اور وظیفے بھی ادا فرماتے اور کوئی دقیقہ دقائق شریعت اور کوئی ادب آداب اعمال سے ترک نہ فرمایا جس طرح صحت کی حالت میں ادا کرتے تھے اس سے سرمو اس ضعف کی حالت میں بھی تجاوز نہ کیا اور منگل کی آخر رات میں کہ آپ کے وصال کا دن تھا فرمایا کہ اے رات صبح ہو اور وصال کا دن مقرر فرمایا اور جو خدام خدمت میں حاضر تھے اسی رات ان سے بھی فرمایا کہ تم نے بہت محنت اٹھائی بس اب تمہاری محنت کی یہی رات اور ہے۔ اسکے بعد آپ پر بسبب ضعف استغراق و بیہوشی طاری ہوگئی۔ اس وقت عارف ربانی مخدوم زادے حضرت شیخ محمد سعید رح نے عرض کیا کہ حضرت سلامت یہ غیبت آپ کو استغراق کی وجہ سے ہے یا خواب سے فرمایا استغراق کی وجہ سے ہے بعض معاملات اور حقائق درمیان میں اسلئے میں توجہ کر رہا ہوں کہ ظاہر ہو جائیں اور اختتام کو پہونچیں پھر وہ معاملات اور اسرار غامضہ آپ نے ان سے بیان فرمائے اور اس مرض میں آپ اکثر اوقات متابعت سنت سنیہ اور التزام ملت رضیہ کی رغبت دلاتے اور فرماتے کہ شریعت کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔ اور فرماتے کہ اَلنَّصِیْحَۃُ ھِیَ الدِّیْنُ (یعنے نصیحت وہی دین ہے) صاحب شریعت نے نصیحت کے دقائق میں سے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا ہے۔ اور یہ بھی فرماتے کہ میری تجہیز و تکفین میں مراعات اتباع سنت نبوی علے مصدرہا الصلوٰۃ والسلام کا اور رعایت حدود شرعیہ کا پورا پورا خیال رکھنا۔ اور اس سے پہلے گھر میں عصمت پناہ بی بی صاحبہ سے فرمایا کہ مجھے ایسا معلوم ہوا ہے کہ میری رحلت تم سے پہلے ہوگی تم اپنے مہر کے روپیوں میں سے میرا کفن تیار کرانا۔ اور یہ بھی وصیت فرمائی کہ میری قبر گمنام جگہہ میں بنانا مخدوم زادے حضرت شیخ محمد سعیدؒ نے عرض کیا کہ پہلے تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ ہماری قبر حضرت زندہ محمد صادق کے گنبد میں ہوگی اور قبر کی جگہہ بھی آپ نے معین فرمائی تھی اور شرافت و برکت و نورانیت بھی وہاں کی آپ نے بیان فرمائی تھی اب آپ ایسا فرماتے ہیں۔ فرمایا۔ ہاں میں نے کہا تھا مگر اس وقت یہ شوق ہے اگر تم ایسا نہ کرسکو تو والد بزرگوار کے پاس میری قبر بنانا اور جو یہ بھی منظور نہو تو باغ میں دفن کر دینا اور میری قبر کچی رکھنا پختہ نہ بنانا جبکہ مخدوم زادہ نے بہت عرض کیا تو فرمایا اچھا میں تمہاری رائے پر چھوڑتا ہوں جو مناسب ہو سو کرنا

Marfat.com

رحلت سے پہلے آپ نے فرمایا کہ میں استنجا کروں گا طشت لاؤ اتفاقاً مولانا محمد قاسم خادم بغیر ریت کا طشت لے آئے۔ فرمایا یہ نہیں اس میں چھینٹیں اڑیں گی ریت والا طشت لاؤ چونکہ کسی کو اس وقت قرب وصال کا گمان بھی نہ تھا عرض کرنے لگے کہ حضرت سلامت حکیم کو قارورہ دکھایا جائے گا اس لئے بغیر ریت کا طشت لایا گیا ہے۔ فرمایا مجھے اٹھاؤ اب میں پیشاب نہ کروں گا لوگوں نے آپ کو بستر پر بٹھایا اس جگہ مولانا بدرالدین سرہندی تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت چند باتیں میرے خیال میں آئیں ان میں سے ایک تو یہ کہ آپ فجر کی نماز تک باطہارت تھے اور یہ آپ کو معلوم تھا کہ رحلت کا وقت بہت قریب ہے اس لئے آپ نے بغیر طہارت رحلت فرمانا نہ چاہا کہ طہارت سے رحلت کرنے میں بہت سے فضائل ہیں۔ اور دوسرے یہ جو فرمایا کہ چھینٹیں اڑینگی تو یہ اشارہ جانب حدیث شریف تھا کہ حدیث شریف میں آیا ہے اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ (یعنے پیشاب کے قطروں سے بچو کیونکہ اکثر قبر کا عذاب اسی سے ہوتا ہے) تیسرے حکیم کا جو ذکر آیا تو اس سے آپ نے یہانتک اعراض فرمایا کہ پیشاب کرنا بھی ترک کر دیا۔

جب عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید رح نے آپ کا سانس زیادہ چلتا ہوا پایا تو عرض کیا کہ حضرت سلامت آپ کا مزاج کیسا ہے فرمایا بہت اچھا ہوں کہا حضرت کونسی اچھائی ہے میں تو آپکو اس حال میں دیکھتا ہوں فرمایا یہ دو رکعت نماز ہمیں کافی ہے۔ یہ آخری گفتگو حضرت کی تھی اس سے ثابت ہوا کہ آخری کلام سب انبیاء کا نماز ہے گویا آنحضرت قدس سرہ نے بھی انبیاء علیہ السلام کا اتباع کیا۔ ایک لحظہ کے بعد جان گرامی آپ کی جسد مبارک سے مفارقت کر گئی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ وصال کے وقت آپکی یہ کیفیت تھی کہ داہنے ہاتھ کی ہتھیلی سیدھے رخسارے کے نیچے تھی اور منہ قبلہ کی طرف تھا جیسا کہ سنت کا طریق ہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ خواب استراحت فرما رہے ہیں اور وہ اول وقت ضحی روز سہ شنبہ ۲۹ صفر سنہ ۱۰۳۴ ہجری صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا عمر شریف آپکی موافق سن شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تھی گویا اتباع کا یہ دقیقہ بھی آپ نے نہ چھوڑا۔

اور جتنی آپ کی عمر تھی اتنے ہی روز آپ بیمار رہے بحکم حدیث حُمّٰی یَوْمٍ کَفَّارَۃُ سَنَۃٍ کہ ایک

Marfat.com

دن کا نجار ایک سال کا کفارہ ہے تو حضرت کے لئے ایک دن ایک ایک سال کا کفارہ ہو گیا

کرامات جو بعد وصال آپ سے صادر ہوئین

مولانا بدر الدین سرہندی تحریر فرماتے ہین کہ مین غسل کے وقت حاضر تھا مین نے دیکھا کہ جب غسل کے لیئے آپکی چادر اُتاری تو آپ کے ہاتھ ناف پر بندھے ہوئے اور انگوٹھے کو چھوٹی انگلی کے ساتھ حلقہ کیئے ہوئے پایا جیسا کہ نماز مین مستحب ہے باوجودیکہ صاحبزادہ شیخ محمد سعید نے آپکے ہاتھ پاؤن کو سیدھا کر دیا تھا جب لوگون نے دیکھا تو بڑا تعجب کیا اور کہا کہ یہ تو حضرت کی بڑی کرامت ہے اور جب تختہ پر لٹایا تو دیکھا کہ بطریق مسنون خود بخود پاے مبارک جانب مغرب اور فرق مقدس بطرف مشرق ہے جیسا کہ روضۃ الاحباب وغیرہ کتب فقہ و سیر سے ظاہر ہے مین نے دیکھا کہ آپ مسکرا رہے ہین اور غسل دیتے وقت تک مسکراتے رہے حاضرین اور بھی زیادہ متعجب رہے اور بولے یہ قصہ تو بعینہ اس قطعہ کی مصداق ہو گیا۔

یاد داری بوقت آمدنت **قطعہ** ہمہ خندان بدند تو گریان
ہمچنان زی کہ وقت رفتن تو ہمہ گریان شوند تو خندان

جب آپ کو وضو کرا چکے تو دونون ہاتھون کو سیدھا پھیلا دیا اور اُلٹی کروٹ دیکر سیدھی جانب آپ کو نہلایا اور جب سیدھی طرف کو لٹایا تو آپ نے سیدھے ہاتھ کو اُلٹے پر باندھ لیا پھر جب آپ کو کفن پہنانے لگے تو دونون ہاتھ آپ کے دراز کر دیئے حاضرین دیکھ رہے تھے کہ دونو ہاتھ آپ کے پھر آملے جیسا کہ نماز مین ہاتھ باندھتے ہین۔ لوگ چیخ اُٹھے۔ حضرت مخدوم زادہ محمد سعیدؒ نے فرمایا کہ لوگو حضرت کی مرضی جب اسی طرح پر ہے تو تم رہنے دو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا ہے کَمَا تَعِیْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ آپ کو تین سفید کپڑون کا کفن دیا۔ لفافہ۔ قمیص۔ ازار۔ اور قمیص کا چاک دونون طرف مونڈھون کے کیا گیا جیسا کہ روایت مفتی بہ سے ثابت ہے اور سر مبارک پر عمامہ نہین باندھا گیا کیونکہ کل محدثین اور فقہا کا اسپر اتفاق ہے کہ سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمامہ نہین باندھا گیا تھا اور نہ حضرت امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ

Marfat.com

عنہ کے باندھا گیا تھا۔ چنانچہ صحاح اور اصول سے مستفاد ہے اور جامع الرموز مین زاہدی سے نقل ہے کہ صحیح قول یہی ہے کہ عمامہ کفن مین دینا مکروہ ہے۔ اور امام ابن ہمام کی عبارت بھی انہی معنون مین ہے جیسا کہ کہا ہے وَلَیْسَ فِی الْکَفَنِ عِمَامَةٌ عِنْدَنَا وَاسْتَحْسَنَ الْبَعْضُ (یعنی ہمارے نزدیک تو کفن مین عمامہ جائز ہی نہین مگر بعضون نے اسے مستحسن سمجھا ہے) اور سید شریف جرجانی وغیرہ شراح سراجی نے بھی عمامہ کی ممانعت مین تاکید کی ہے اور نیز یہ حدیث بھی اس بات کی تقویت دیتی ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی وِتْرٌ وَّ یُحِبُّ الْوِتْرَ۔ اور وہ جو بعض متاخرین نے کفن مین عمامہ کو مستحسن کہا ہے تو اس روایت کے صحیح ہونے کی صورت مین اس کا مآل بدعت حسنہ ہوگا اور حسن مقابل ہوتا ہے قبیح کا اور یہ مباح کا احتمال رکھتا ہے پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بہتر کوئی عمل ہو نہین سکتا۔ اور حضرت قدس سرہ بھی اپنی ظاہری حیات مین کسی میت کو عمامہ نہ بندھواتے اور اس فعل کو خلاف سنت جانتے تھے۔ اور آپ سنت کے عمل کرنے پر راغب تھے جب آپکو سنت کے موافق کفن پہنا چکے تو مخدوم زادہ شیخ محمد سعید رح نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور نماز کے بعد دعا کے لیئے نہین ٹھیرے کیونکہ سنت اسی طرح ہے فتاوے سراجی وغیرہ مین کتب معتبرہ سے نقل ہے کہ جنازہ کی نماز کے بعد کھڑا ہونا اور دعا مانگنا مکروہ ہے اس زمانے کے لوگ جنازہ کی نماز کے بعد دعا مانگتے ہین سنت کے خلاف عمل کرتے ہین پس لوگون کو چاہیئے کہ سنت کے موافق عمل کیا کرین کہ اس مین خیر و برکت اور اتباع سنت اور نجات ہے۔

آپ کو بعد نماز جنازہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے قبے مین دفن کیا گیا۔

آپ نے خواجہ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مین اس جگہہ ایک نور دیکھا تھا اور آپکو معلوم بھی ہو چکا تھا کہ مرقد آپ کا یہان ہوگا بلکہ اس راز کو خواجہ محمد صادق سے ظاہر بھی کر دیا تھا مگر اتفاق سے انھون نے آپ سے پہلے ہی رحلت کی تو آپ نے استخارہ کے بعد مخدوم زادہ کو وہان دفن کیا چونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ میری قبر میرے فرزند کی قبر کے مقابل رکھنا کہ مین یہان جنت کے باغون مین سے ایک باغ پاتا ہون چنانچہ اسکی تفصیل مکتوبات شریف مین ہے آپ کا اس معاملہ کی نسبت اطلاع دینا اور پھر ویسا ہی واقع ہونا یہ بھی آپکی کرامتون مین سے ہے

Marfat.com

آپکی قبر ایک بالشت بلند مثل کوہان شتر بنائی گئی۔

آپ کے وصال کے دن آسمان کے کنارے نہایت سرخ ہو گئے تھے۔ کہتے ہین کہ آسمان کا سرخ ہونا گویا دوستان خدا پر بھی اُس کا رونا ہے۔ جیسا کہ صاحب شرح الصدور نے لکھا ہے وَبَلَغَ اَنَّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ یَبْکِیَانِ عَلَی الْمُؤْمِنِ وَفِیْهِ اَیْضًا وَبُکَاءُ السَّمَاءِ حُمْرَةُ اَطْرَافِهَا وَفِیْهِ اَیْضًا عَنْ سُفْیَانَ الثَّوْرِیِّ قَالَ کَانَ یُقَالُ هٰذِهِ الْحُمْرَةُ الَّتِیْ تَکُوْنُ فِی السَّمَاءِ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ (یعنے یہ بات پہونچی ہے کہ آسمان اور زمین ایمان دار کے لیئے دونون روتے ہین۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے اُسکے کنارون کا سُرخ ہونا ہے۔ اور بروایت حضرت سفیان ثوری یہ بھی منقول ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ سرخی آسمان مین اس سبب سے ہے کہ وہ ایماندار کے مرنے سے روتا ہے)

آپ کی رحلت فرماتے کے چار روز بعد شیخ پیر محمد سلطان پوری کہ جو حضرت کے مریدون مین سے ہین نقل کرتے ہین کہ مین شب کو متوجہ تھا کہ کسی طرح حضرت کو اپنے واقعہ مین دیکھون اتفاقاً رات ساری گذر گئی دوسرے دن ظہر کے بعد آپکی مسجد مین نماز کو آیا موذن نے تکبیر کہی سب لوگ نماز کے لیئے کھڑے ہوئے اور مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم رح نے امامت کی مین آپکے پیچھے کھڑا ہوا تو اُس وقت مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا کہ آپ میری برابر کھڑے ہوئے ہین اور اپنے ہاتھ سے مجھے پکڑ کر برابر کیا ہے کہ درمیان مین فاصلہ نرہے آخر نماز تک مین نے انھین دیکھا اور یہ بھی دیکھا کہ آپ زرد شالی فرجی پہنے ہوئے تھے اور پاے مبارک مین موزے تھے۔ مین نے آپ کو بہت غور سے دیکھا کہ شاید وہم ہو مگر خوب اچھی طرح معلوم ہوا کہ یقینی آپ ہی ہین جب نماز ختم ہوئی تو پھر مین نے آپ کو نہ پایا۔ جب شیخ محمد صاحب نے یہ تذکرہ کیا تو مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید رح نے بھی فرمایا مین نے بھی اسی طرح اپنے واقعہ مین آپکو دیکھا ہے کیونکہ آج کی رات مین جماعت خانہ کے حجرہ مین تھا تو مین نے صبح کے وقت آپ کو دیکھا کہ آپ کہین راہ دراز سے تشریف لاکر میرے بستر پر رونق افروز ہوے ہین اور مجھے اپنی بغل مین دبایا ہے تو آپ کی ہیبت مجھپر ایسی طاری ہو گئی کہ وہ فی الحال نظر سے غائب ہو گئے۔

اور شیخ عبد العلیم بن حقایق آگاہ مرحومی شیخ احمد برکی سے نقل کرتے ہین کہ فیروز خان برکی

مخدوم زادون کے حضور مین آکر بیان کیا کہ میرا لڑکا بہت بیمار تھا اور مرض کی سختی سے تڑپ رہا تھا مین نے اُس سے پوچھا کہ کیا تو نے ہمارے حضرت اقدس کو دیکھا تھا اور اُن کی صورت کچھ یاد ہے اُس نے کہا ہان دیکھا تھا اُن کی ساری صورت میری نظرون مین ہے تو مین نے کہا اُسیکو دھیان مین رکھو یہان تک کہ وسواس دور ہو جائین اور امید ہے کہ حق تعالی آپکے طفیل سے صحت بخشے دھیان کرتے کرتے یکایک اُسے نیند آگئی اُس نے بیان کیا مین دیکھتا ہون کہ حضرت موجود ہین اور فرماتے ہین کہ بابا مین خدا کے پاس پہونچا اور بہشت مین آیا پہلے سیدھا پانون بہشت مین رکھا پھر سر پھر بایان پانون خلاصہ یہ ہے کہ بہشت مین آگیا اور خدا کے قدم مین نے پکڑا مین نے کہا حضرت سلامت مجھے بھی خدا تک پہونچایے کہ مین بھی خدا کے قدم پکڑون فرمایا ابھی تیرا اور میرے فرزندون کا وقت نہین آیا ہے جب مین خواب سے بیدار ہوا تو اپنے آپ کو تندرست پایا اور ذرا سا بھی بیماری کا اثر نہ رہا دس روز کے بعد یہ خبر پہونچی کہ آپ اس عالم سے تشریف لے گئے۔

عارف ربانی مخدوم زادہ شیخ محمد معصوم رح فرماتے ہین کہ مین نے آپ کو اپنے واقعہ مین دیکھا اور پوچھا کہ حضرت سلامت منکر نکیر کے سوال سے کیونکر گذری فرمایا حق سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کمال رحمت سے فرمایا کہ اگر تو اذن دے تو یہ دونون فرشتے قبر مین آوین اور تیرے قدمون سے لگین مین نے عرض کیا الٰہی وہ دونون فرشتے تیری ہی جناب مین رہین یہان نہ آوین اللہ تعالےٰ نے کمال مہربانی میرے حال پر فرمائی اور اُنھین میرے پاس نہ بھیجا۔ پھر مین نے پوچھا کہ حضرت قبر کی تنگی کی کیا کیفیت ہوئی فرمایا ہوئی مگر بہت ہی کم۔ محمد ہاشم خادم آپ کے کھڑے تھے کہنے لگے کہ یہ قول آپ کا بر سبیل تواضع ہے ورنہ آپ کو اصلا فشار قبر نہین ہوا۔

مولانا **بدرالدین** سرہندی فرماتے ہین کہ حضرت کو رحلت فرمائے پانچ چھ ہی دن ہوئے تھے کہ مین نے اپنے واقعہ مین دیکھا کہ گویا مین ایک راہ سے گذرتا ہون کہ شیخ فرید فاروقی راہ مین ملے مین نے اُنسے پوچھا کہ حضرت کہان ہین تو اُنھون نے کہا خلوت خانہ مین تشریف رکھتے ہین اور عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد کو خط تحریر فرما رہے ہین یہ فقیر بھی اندر پہونچا دیکھا کہ خط لکھ رہے ہین اور مکتوب کا یہ عنوان ہے کہ "ما خود نگاہبان این جہانیم

ما از جہان گذشتیم و دران جہان نشستیم اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور یاد نہین رہا کہ کیا لکھا پھر آپ نے اُسے لپیٹا اور اُسپر یہ عبارت لکھی اُین کتابت مرزا بمہر خاص"

اور عارف ربانی مخدوم زادہ شیخ محمد سعید رح نقل کرتے ہین کہ مین نے حضرت کو اپنے واقعہ مین دیکھا کہ جو انعامات الٰہی رحلت کے بعد آپ پر ہوئے اُن کو آپ بیان فرمارہے ہین اور شکر الٰہی کر رہے ہین۔ مین نے عرض کیا کہ حضرت سلامت اللہ تعالےٰ نے خاص اپنی نعمتون مین سے آپ کو کچھ حصہ عطا فرمایا ہے فرمایا ہان مجھے اپنے شاگردون کی جماعت مین سے کیا ہے پھر مین نے عرض کیا کہ قرآن شریف کی یہ آیۃ وَقَلِیْلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُوْرُ پیغمبرون کی جماعت کی شان مین ہے یا مثل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ فرمایا ہان۔ مگر اُس نے مجھے اپنے فضل و کرم سے اس جماعت مین داخل کرلیا۔

قطعہ تاریخ وفات از مولانا بدرالدین سرہندی خلیفہ خاص آنحضرت

سمی احمد مرسل سفر کرد	ز ہجر او فلک را سینہ شد چاک	بخاک تربتش چون در گذشتیم	نگہ کردیم جاہ تربت پاک ۱۰۳۴ھ

مولانا محمد ہاشم کشمی رحمہ اللہ لکھتے ہین کہ جب مجھے آپکی وفات کی خبر پہونچی تو مین مارے غم کے تاب نہ لاسکا اور روتا دھوتا گریبان چاک جنگل کو ہولیا اور آپکے غم مین یہ اشعار پڑھنے شروع کیے ؎

بے روئے تو روئے دل بصحرا کنمے	چون کوہ ز بار غم دو روجا کنمے
از ہر خارے نشان آن گل پرسم	وز ہر مرغے سراغ عنقا کنمے

ایضاً مؤلفہ مولانا محمد ہاشم

ز آتش غم آہ سرد و چشم تر داریم ما	از رسول عشق اعجاز دگر داریم ما
چاک ہا گر تو جیب جگر داریم ما	نیخ ہر مو بر تن ہاشم زماتم حلقہ ایست
ہر رگے سر رشتۂ ہر مو ز بان اصلاح نیافت	وز دل ہر حلقہ چندین نوحہ گر داریم ما

فرماتے ہین کہ اس سوز و گداز مین مین نے حضرت کو خواب مین دیکھا کہ آپ تشریف لائے اور کلمات صبر و تسلی زبان مبارک سے فرمائے

ایضاً

دیوانہ دلم ز پند مجنون تر شد	وز رحم کسان نالہ ام افزون تر شد

ہر شیشہ کہ بشکست زمی گشت تہی	ہر چند دلم شکست نمی گشت تہی

ایضاً مؤلفہ مولانا محمد ہاشم رح

اشک ریزان نشستم بسر رہگذرے	ہر کہ از ہر طرف آید ز تو پرسم خبرے	گاہ برخیزم و گاہے بنشینم چو غبار
ناتوانان ترا نیست ازین بہ سفرے	سوزوش در دل سیہ چشم و صدگونہ شرار	بکف آرم طلبم بوے کباب جگرے
کاسہ دیدہ نہم برکف و دریوزہ کنم	ز اشک خسار گدایان رہ سیم و زرے	خانہ انبے کنم و نغمہ نے گیرم پیش
تا مگر یابم ازین راہ ز یوسف اثرے	ہمچو آن تشنہ کہ از دشت بدر آمد	سر نہم در رہ آن کش نگرم چشم ترے

از دل این قافلہ گشتہ بیج اند و شرا	دل گرد ساختہ ہاشم بخیال نظرے

مولانا محمد ہاشم رح فرماتے ہین کہ حضرت کے غم واندوہ سے مین نے اپنی طبیعت کو فکر نظم ونثر اور تاریخ وفات مین مشغول کیا اور اس سے دل بہلایا تو ۳۶ مادے بعد د عمر شریف آپکی وفات کے نکالے ہر ایک مادہ غایت فصاحت اور ایجاز بلاغت سے بھرا ہوا تھا اور ایسی ہی رباعیات اور قطعات بھی لکھے مگر یہان صرف ایک آیۃ اور ایک منظومہ پر اکتفا کیجاتی ہے۔

آیہ کریمہ کہ جس سے سن وفات ظاہر ہوتا ہے

اَلَا اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ

یَا اَیُّھَا الْاَنَامُ لَقَدْ سَافَرَ الْاِمَامُ	ایضاً منہ	مَنْ کَانَ ذَیْلُ رَاْفَتِہٖ عُرْوَۃُ الْقَبُوْلِ
قُطْبُ الَّذِیْ تَفُوْحُ مِنْ دَرَجِ السَّمَآءِ لَہٗ		حَالُ الَّتِیْ تَحَیَّرَ فِیْ شَانِھَا الْعُقُوْلُ
مَا الْمَوْتُ کَانَ بَدْرٌ کَمَالٍ قَدِ انْطَلَقَ		مِنْ مَشْرِقِ الظُّھُوْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الْاُفُوْلِ
لَمَّا اَصَابَ اِذْنٌ رَسُوْلٍ بِحَقِّہٖ		اُکْتُبْ لِعَامِ رِحْلَتِہٖ وَارِثُ الرَّسُوْلِ

از مولانا صادق رح اَلْمَوْتُ ھِیَ جَسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

زین جہان پر بلا چون شاہ عرفان نقل کرد	[illegible]	اہل را بگذاشت در رہ رو باصل الاصل کرد
جسم از تاریخ نقل او ز دار الابتلا		گفت ہاتف احمد الثانی باول نقل کرد

واضح ہو کہ آپ کے خلفا تین طبقہ کے قرار دیئے گئے ہین طبقۂ اولی۔ طبقۂ اوسط۔ طبقۂ ادنی

طبقہ اولی مین تو آپ کے تینون فرزند۔ قدوۃ الاولیا حضرت شیخ محمد صادق۔ و خازن الرحمۃ حضرت شیخ محمد سعید و عروۃ الوثقی حضرت امام محمد معصوم رضی اللہ تعالی عنہم۔ اور اصحاب مین سے

Marfat.com

میر محمد نعمان خاص کیے گئے ہیں۔ اور **طبقۂ ثانی** و ثالث سے مثل حضرت شیخ عبد الحمید بنگالی ۔ و حضرت شیخ عبد الحی پانی پتی و حضرت مولانا خواجہ محمد ہاشم کشمی و بدخشی قدس سرہم و شیخ نور محمد تبتی و شیخ مزمل سورتی و شیخ سید باقر ہنکوری و حضرت شیخ عبد الہادی بغدادی و شیخ طاہر جونپوری و شیخ مولانا حمید الدین احمد آبادی و شیخ داؤد سامانکی و شیخ مولانا غازی گجراتی و شیخ خواجہ محمد صدیق کشمی بدخشی و شیخ بدیع الدین سہارنپوری و شیخ سید شاہ محمد سہارنپوری و شیخ عبد القادر شالکی و شیخ محمد سری و شیخ سید آدم بنوری و مولانا بدر الدین سرہندی و شیخ خضر بہلول سورتی و شیخ نور محمد گل بہاری و مولانا فرخ حسین لاہوری و شیخ عبد الرحیم بیرکی و شیخ کریم الدین حسن ابدالی و شیخ مولانا احمد و شیخ مولانا یوسف و شیخ مولانا صادق کشمیری و شیخ خواجہ محمد اشرف کابلی و شیخ مولانا عبد الحکیم[۱] سیالکوٹی و شیخ خواجہ محمد صادق و شیخ خواجہ محمد صالح نیشاپوری و شیخ مولانا محمد یوسف و شیخ مولانا عبد الغفور سمرقندی و شیخ حاجی دکنی و شیخ مولانا یار محمد جدید طالقانی و شیخ مولانا یار محمد قدیم طالقانی و شیخ زین العابدین تبریزی ثم مکی شافعی و شیخ علی تبریزی ثم مکی شافعی و شیخ صوفی قربان ارگنجی و شیخ مولانا صفیر احمد رومی السمواتی حنفی ۔ و شیخ عثمان یمنی شافعی و شیخ محمد ابن حجر ہیثمی مکی و مولانا شیخ احمد برکی و شیخ حسن برکی و شیخ حاجی خضر افغان و مولانا قاسم علی و شیخ یوسف برکی و شیخ عبد الہادی و شیخ محب اللہ مانکپوری ۔ و شیخ احمد و مولانا عبد الواحد لاہوری و مولانا امان اللہ لاہوری و شیخ عبد الہادی بداؤنی ۔ و شیخ عبد العزیز نجومی مغربی مالکی و شیخ احمد استنبولی حنفی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے ہیں ان حضرات کے سوائے اور بھی بہت سے آپ کے مجاز او خلیفہ ہیں کہ جنکے نام نامی و اسم گرامی یہاں درج نہیں کیے گئے۔

آپ کے صاحبزادوں اور بعض خلفاء کا حال دوسری جلد میں انشاء اللہ المستعان بیان ہوگا

الحمد للہ اولاً و آخراً و ظاہراً و باطناً

۱۷ - ماہ شعبان المعظم

سنہ ۱۳۱۷ ہجری

[۱] عمدۃ المقامات ص ۲۱۷ میں بھی مولانا کا ذکر اسی طرح موجود ہے ۱۲

فہرست مضامین کتاب مستطاب مقامات امام ربانی مجدد الف ثانی

صفحہ	مضمون
۴	نسب نامہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ
〃	**ذکر اجداد حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ**
	ذکر سلطان شہاب الدین المعروف بہ فرخ شاہ
۵	ذکر امام نماز شاہ رفیع الدین مع حضرت مخدوم جہانیان جہان گشت۔
〃	سرہند میں قلعہ کی بنیاد اور شیخ شرف الدین بو علی قلندر رح
۶	شہر سرہند میں حضرات اسلاف مجددیہ کی سکونت کی ابتدا
〃	**بعض حالات مخدوم حضرۃ شیخ عبدالاحد قادری چشتی والد ماجد حضرۃ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ اسرارہم**
〃	حضرت مخدوم کا شیخ عبدالقدوس گنگوہی کی خدمت میں پہونچنا اور اُن کا تحصیل علم کے لیئے واپس بھیجنا۔
۷	حضرت مخدوم کا شیخ رکن الدین کی خدمت میں آنا۔ اور بعد تکمیل علوم باطنی سند تکمیل کا حاصل کرنا۔
〃	نقل سند عطیہ حضرت شیخ رکن الدین قدس سرہ۔
۱۱	حضرت مخدوم نے کس کس بزرگ سے علم باطنی میں استفادہ کیا۔
〃	حضرت مخدوم کا شاہ کمال کیتھلی رح سے ملاقی ہونا اور اُن سے استفادہ کرنا۔
〃	تذکرہ حضرت شاہ کمال کیتھلی رح
۱۲	حضرت مخدوم کا سیر و سیاحت اختیار کرنا۔
〃	حضرت مخدوم کا بعد سیر و سیاحت و استفاضہ بزرگان وطن میں آنا۔ اور طالبان علم باطن کو درس دینا۔
۱۳	حضرت مخدوم کو اتباع سنت کمال درجہ تھا۔
〃	کمالات حضرت مخدوم۔
〃	وفات حضرت مخدوم ستنلہ
۱۴	حضرت مخدوم کے صاحبزادوں کا حال۔
〃	حضرت مخدوم کے صاحبزادہ محمد مسعودؒ حضرت خواجہ باقی باللہ ہی کے مرید تھے۔
〃	نصائح حضرت خواجہ باقی باللہ رح بہ محمد مسعود رح
۱۵	حضرت مخدوم کے اور صاحبزادہ اپنے بھائی حضرۃ مجدد ہی سے مستفید ہوئے
〃	حضرت مجدد رح کا مکتوب اپنے بھائی شیخ مودود کے نام در ترک طلب دنیائے دنیہ۔
۱۶	**ولادت صوری قطب ربانی حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ**
〃	حضرت مخدوم کا نکاح ہونا۔
۱۷	حضرت شیخ احمد رح کا پیدا ہونا۔
〃	حضرت مخدوم کا اپنے فرزند دلبند حضرت شیخ احمد کو شاہ کمال کے پاس لانا اور اُن کا توجہات فرمانا۔

Marfat.com

صفحہ	نام مضمون
۱۷	حلیۂ مبارک حضرت شیخ احمد رح
//	حضرت شیخ کا بیمار ہونا اور شاہ کمال رح کا تسلی دینا اور کلمات بشارت آیات فرمانے۔
۱۸	حضرت شیخ احمد رح کا مکتب مین بیٹھنا اور بعد حفظ کلام مجید اپنے والد بزرگوار سے تحصیل تمام کرنا۔
//	حضرت شیخ احمد رح کے دیگر اساتذہ کے نام۔
//	حضرت شیخ کا عالم ربانی قاضی بہلول بدخشانی رح سے سند تکمیل کا حاصل کرنا۔
//	اسناد حدیث مسلسل
۱۹	اسناد مشکوۃ المصابیح
۲۰	حضرت شیخ رح کا مسند افادہ پر بیٹھنا اور طلبہ کا درس دینا
//	حضرت شیخ رح کا رد روافض مین رسالہ لکھنا۔
//	حضرت شیخ رح کا آگرہ پہنچنا اور فیضی وابو الفضل سے ملاقی ہونا۔
//	حضرت شیخ کا فیضی کو تفسیر بے نقطہ مین مدد دینا۔
۲۱	حضرت شیخ احمد رح اظہار حق مین کسی سے بھی خوف نہ کرتے تھے۔
۲۲	حضرت مخدوم کا آپکے لینے کے لیئے اکبرآباد و پہنچنا
//	حضرت شیخ کا وطن مین پہنچکر تاحین حیات والد بزرگوار کی خدمت مین رہنا اور فوائد باطنیہ حاصل کرنا۔
۲۳	حضرت شیخ احمد رح کو بواسطہ والد بزرگوار اور بیواسطہ دونون طرح نسبت قادریہ حاصل ہوئی
۲۳	شاہ سکندر رح کا آنا اور باشتال جد امجد شاہ کمال رح کا خرقہ مبارک حضرت کو لاکر دینا۔
//	حضرت شیخ رح کا خرقہ پہننا اور بزرگان قادریہ کا
//	معائنہ کرنا اور اکابر نقشبندیہ کا اکابر قادریہ سے معارضہ کرنا
۲۴	مشایخ کبرویہ اور چشتیہ رحمہم اللہ کا دونون مین مصالحت کرانا۔
//	حضرت شیخ کا سلسلۂ قادریہ مین مرید کرنا اور نسبت قادریہ مین توجہ دینا۔
//	حضرت شیخ احمد رح کو سلسلۂ چشتیہ مین اپنے والد بزرگوار سے اجازۃ تھی۔
//	حضرت شیخ احمد رح کا بیمار ہونا اور آپکی والدہ ماجدہ کا دعا کرنا اور آپ کا شفا پانا۔
۲۵	علما سرگروہ جہان واہل جہانیان مین
//	**حضرت شیخ احمد رحمۃ اللہ کا حضرت خواجہ باقی باللہ رح کی خدمت بابرکت مین پہنچنا اور آنکی شرف صحبت سے مستفید ہونا۔**
//	آپ کا بعد انتقال حضرت مخدوم شتنا مین حرمین شریفین کا ارادہ کرنا اور دہلی مین مولانا حسن کشمیری سے ملکر حضرت خواجہ سے ملنا اور بیعت کرکے مراتب سلوک کا طے کرنا۔
۲۶	آپکو حضرت خواجہ باقی باللہ رحمہ اللہ کا بشارت با

Marfat.com

صفحہ	نام مضمون
	عالیہ سے سرفراز فرمانا۔
۲۷	بیان توجہات حضرت خواجہ باقی باللہ رح بحضرت مجددؒ
۳۰	جو حضرت مجددی کی تحریر سے ظاہر ہے بلفظ درج ہے
	حضرت خواجہ باقی باللہؒ کا مکتوب اپنے کسی مخلص کے نام متضمن حالات حضرت شیخ احمد رح
۳۱	حضرت مجددؒ خواجہ صاحبؒ کا بہت ادب کرتے تھے
//	حضرت شیخ احمد کا خواجہ صاحب کی اجازۃ کاملہ سے باصد ہزار فتوح وطن مین تشریف لانا۔ اور بحکم خواجہ طالبانِ حق کی تربیت مین مشغول ہونا۔
۳۲	حضرت شیخ رح کا عزلت اختیار کرنا اور سب مسترشدین کا رخصت کرنا اور لوگونکا حضرت خواجہ کو آپ کی طرف سے برہم کرنے کی تجویز کرنا اور آپکا خبر پاکر حضرت خواجہ بزرگوار کو عریضہ لکھنا۔
۳۳	عریضہ بحضرت خواجہ بزرگوارؒ۔
۳۴	حضرت مجدد رح کا عزلت کے بعد پھر افاضۂ طلاب کے لیئے دروازہ کھولنا۔
//	حضرت مجددؒ کا بار دیگر حضرت خواجہ کی خدمت مین دہلی آنا۔
۳۵	حضرت خواجہ کی خدمت مین چار شخص ممیز تھے
//	حضرت خواجہ نے کارخانہ ارشاد حضرت مجدد رح کے حوالہ فرمادیا۔
۳۶	حضرت خواجہ قدس سرہ کا مکتوب حضرت شیخ احمدؒ

صفحہ	نام مضمون
	کے نام۔
۳۷	حضرت خواجہ کا دوسرا مکتوب
۳۸	حضرت خواجہ کا تیسرا مکتوب۔
//	الفاظ مدحیہ حضرت خواجہ بزرگوار بحق حضرت شیخؒ
۳۹	تیسری مرتبہ حضرت مجدد رح کا پیر بزرگوار کی خدمت مین آنا اور اُن کو بیمار پانا اور پھر بایماے حضرت خواجہ آپ کا لاہور تشریف لے جانا۔
//	مولانا جمال تلوی کا حضرت مجدد رح سے فیضیاب ہونا
۴۰	بعض عرائض حضرت شیخ بحضرت خواجہ باقی باللہ
۴۸	خصرت شیخ رح کا پیر بزرگوار کے انتقال کی خبر سن کر لاہور سے دہلی آنا اور پھر وطن کو مراجعت فرمانا
//	حاسدانِ مناعِ الخیر کا فساد برپا کرنا اور حضرت مجدد رح کا سمجھانا اور بعض کی نسبتین سلب کرنا
۴۹	شیخ تاج رحمہ اللہ کا حالتِ نوم مین کُمّلِ اولیاء امت کا معائنہ کرنا اور عفو تقصیر کرانا۔
۵۰	حضرت خواجہ کا عرس پر تشریف لانا اور سب کا قصور معاف کرنا۔
//	مزاحمت سلطانی بحضرت شیخ۔
۵۱	حضرت شیخ اور سلطان نورالدین جہان گیر حضرت شیخ کا مجلس خانہ مین پہونچنا اور کئی ہزار کفار کا اسلام لانا۔

Marfat.com

صفحہ	نام مضمون
۵۳	اولیاء پر بلا کا نازل ہونا اُن کے مقامات ولایت کی ترقیات کا موجب ہوا کرتا ہے۔
۵۴	دو سال کے بعد بادشاہ کا اپنی حرکت سے پشیمان ہونا اور حضرت شیخ کو اپنے پاس بُلا کر اکرام کرنا اور شاہزادہ خرم (شاہ جہان) کو داخل حلقہ مریدان کرانا
۵۵	حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رح کا برسر انکار ہونا اور حضرت شیخ سے نزاع کرنا اور پھر بعد صفائی معتقد ہونا۔
۵۶	حضرت شیخ کی تصنیفات۔
۵۷	معترضین کے ساتھ حضرت کا برتاؤ۔
"	ذکر سلاسل ہر چہار خانوادہ حضرت مجدد رح
۵۹	مختصر بیان معاملات بزرگ و مراتب شگرف حضرت شیخ
"	حضرت شیخ کا الہام ہونا کہ مجدد الف ثانی تم ہو۔ اور اُسکے افشا کا حکم ہونا۔
"	مکتوب حضرت شیخ مشتمل بر ضرورت مجددیت و اظہار نعمت حق
۶۱	اکابر علماء سے جسنے پہلے آپ کو مجدد الف ثانی کہا وہ مولانا عبد الحکیم سیالکوٹی ہین۔
"	آپکے مراتب و مقامات و مجددیت پر دوسرے علماء و فضلا کی شہادتین۔
۶۲	فضائل و محامد حضرت مجدد رح
۶۳	**مختصر بعض حالات بلند و مقامات ارجمند حضرت مجدد رح**
"	بشارات حضرت خواجہ باقی باللہ رح
۶۴	بعض مکاشفات حضرت مجدد رح
۷۲	بعض خوارق عادات و کرامات حضرت مجدد رح
۸۷	مختصر بیان عبادات و عادات و عقائد شریف آنحضرت
۱۰۱	مختصر بیان سلوک
۱۰۶	رسالہ حضرت شاہ غلام علی شاہ صاحب قبلہ در بیان طریقہ نقشبندیہ
۱۱۱	ذکر رحلت حضرت مجدد رح
۱۲۲	قطعات تاریخ وفات حضرت مجدد رح و اسماء گرامی خلفائے آنحضرت

یہ وہ کتابین ہین کہ جن سے یہ کتاب تالیف کی گئی ہے

نمبر	نام کتاب	نام مصنف	سن تصنیف
۱	زبدة المقامات	مولانا خواجہ محمد ہاشم کشمی بدخشی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۳۷ھ
۲	حضرات القدس	حضرت مولانا بدرالدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰۵۷ھ
۳	وصال احمدی	ایضاً	
۴	عمدۃ المقامات	حضرت حاجی میان محمد فضل اللہ نقشبندی مجددی کابلی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۳۳ھ
۵	مقامات سعیدی	حضرت مولانا محمد مظہر صاحب ابن امامنا وقبلتنا حضرت شاہ احمد سعید فاروقی۔ احمدی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۵۵ھ
۶	شمائل العارفین	حضرت مولانا شاہ محمد معصوم صاحب فاروقی مجددی احمدی سلمہ اللہ تعالیٰ	۱۲۹۸ھ
۷	سبع اسرار فی مدارج الاخیار	ایضاً	۱۳۱۰ھ
۸	خزینۃ الاصفیا	مفتی غلام سرور لاہوری چشتی رح	۱۲۸۰ھ
۹	ہدیہ مجددیہ	مولانا حکیم وکیل احمد صاحب سکندرپوری نقشبندی	۱۳۰۸ھ
۱۰	ہدایۃ الطالبین	قدوۃ السالکین زبدۃ الواصلین شیخ ابوسعید فاروقی المجددی الدہلوی رح	۱۲۳۱ھ
	مبدا و معاد	حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ	
۱۱	مکتوبات شریف		

اعلان

جملہ حقوق اس کتاب مقامات
امام ربانی مجتبائی کے بحق مطبع مجتبائی
دہلی بذریعہ رجسٹری باضابطہ محفوظ ہیں کوئی
صاحب بلا اجازت صریح راقم الحروف قصد طبع کا نفرمائین

محمد عبدالاحد پروپرائٹر مطبع مجتبائی دہلی ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۰ء

مژدہ

جملہ علوم وفنون کی کتابین کتبخانہ تجارت مطبع
مجتبائی دہلی سے ملینگی

سنہ ۱۳۲۸ھ

تفسیر بیان القرآن

دلائل الخیرات
مجتبائی متن مصری حاشیہ پر
بامحاورہ اردو ترجمہ روایات جزری
متن میں اور مغربی مابین حلقہ
و متن بنہایت صحیح ۱۲

سیف المتین

خیر متین
ترجمہ اردو حصن حصین
مجتبائی اعمال و وظائف
قیمت تیرہ آنے

نظائف

بخاری